عمران سیریز

مظہر کلیم ایم اے

ٹوپاز



ناشران ——— اشرف قریشی
——— یوسف قریشی
پرنٹر ——— محمد یونس
طابع ——— ندیم یونس پرنٹرز لاہور
قیمت ——— ۱۵/ روپے

چند باتیں

معزز قارئین۔ سلام مسنون۔
میرا نیا ناول "ٹاپ پاور" آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ اس ناول کی
کہانی منشیات سمگل کرنے والی ایک ایسی تنظیم کی کہانی ہے۔ جسے دنیا کا
سب سے عظیم سمگلنگ ریکٹ ہونے کا فخر حاصل تھا۔ اور جس کے مقابلے میں
بین الاقوامی ادارہ انسداد منشیات بھی بے بس ہو کر رہ گیا تو عمران کو مدد کے
لئے بلایا گیا۔ لیکن عمران کو مسخرہ کہہ کر بری طرح دھتکار دیا گیا۔ اور عمران اپنی
توہین کا بدلہ لینے کی خاطر خود بھی منشیات کا سمگلر بن گیا۔ جی ہاں وہی عمران
جو آج تک مجرموں سے لڑتا رہا۔ انتقاماً ٹوپاز کے ساتھ ایک ارب ڈالر کی
منشیات کا سودا کرنے پر تیار ہو گیا۔ مگر ٹوپاز کا چیف باس اُسے سمگلر بنا دینے
کے باوجود اس کی موت کا خواہاں تھا پھر عمران کی موت کے لئے ایک بھیانک
جال بنا گیا۔ اور اب مجرم تنظیم کی سربراہ مادام بریڈی عمران سے ٹکرائی اور
عمران صرف مادام بریڈی کی خاطر دانستہ موت کے جال میں پھنستا چلا گیا۔
اس طرح گولیوں کی بارش میں موت کا ہولناک کھیل شروع ہو گیا۔ اور
نارکوٹکس ایجنسی کا سربراہ کرنل ہالینڈ جس نے عمران کو مسخرہ کہہ کر دھتکار دیا
تھا۔ آخر کار عمران کے پیروں پہ جھکنے پر مجبور ہو گیا۔ مگر اب پانی سر سے گزر

چکا تھا عمران چاہنے کے باوجود بھی واپس نہ پلٹ سکتا تھا اور اس طرح یہ کہانی
لمحہ بہ لمحہ دلچسپ ہونے کے ساتھ ساتھ تحیر خیز بھی بنتی چلی گئی۔ یہ کہانی کچھ
اس قدر انوکھی اور دلچسپ ہے کہ آپ یقیناً اسے ایک نئے انداز کی کہانی
کہنے پر مجبور ہو جائیں گے۔ ایک ایسا انداز جو یقیناً آپ کو بے حد پسند آئے
گا۔ آپ اسے پڑھیے اور پھر مجھے لکھیے کہ کیا واقعی ایسا ہی ہے۔

والسلام

مظہر کلیم ایم اے

ہر طرف گہری دھند چھائی ہوئی تھی۔ دھند اس قدر گہری تھی کہ دو
فٹ سے زائد فاصلے پر کوئی چیز نظر نہ آتی تھی۔ اور وہ اس دھند میں لپٹی
ہوئی سڑک پر پڑا آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر سڑک کے دونوں اطراف میں
دیکھنے کی کوشش کر رہا تھا۔ وہ سڑک کے عین درمیان میں چوڑائی کے
بل پڑا ہوا تھا۔ اس کے ہاتھ اور پیر مضبوطی سے بندھے ہوئے تھے اور
منہ پر ٹیپ لگا ہوا تھا۔ باندھنے والوں نے کچھ ایسی مہارت کا مظاہرہ کیا
تھا کہ وہ باوجود سر توڑ کوشش کے وہاں سے ایک انچ بھی آگے پیچھے نہ
سرک سکا تھا۔ گو سڑک ویران تھی لیکن اسے معلوم تھا کہ کسی بھی لمحے دھند کی
دبیز چادر پھاڑتی ہوئی کوئی گاڑی نمودار ہو گی اور پھر اس کے جسم کے
ٹکڑے سڑک پر بکھر جائیں گے اور شاید گاڑی چلانے والے کو اس
بات کا احساس تک نہ ہو سکے کہ وہ کسی جیتے جاگتے انسان کو روندتا
ہوا نکل گیا ہے۔

اس کا نام فلپ برگر تھا۔ اور اس کا تعلق انسداد منشیات کے

بین الاقوامی ادارے نارکوٹکس ایجنسی سے تھا ــــ وہ نارکوٹکس ایجنسی کی خفیہ تحقیقاتی کمیٹی کا سربراہ تھا۔ آج صبح وہ اپنے شاندار انداز میں سجے ہوئے فلیٹ میں بے خبر سویا ہوا تھا کہ اچانک کسی نے اُسے جھنجوڑ کر جگایا اور پھر جیسے ہی اس کی آنکھیں کھلیں اس نے اپنے بستر کے گرد چار لمبے تڑنگے آدمیوں کو کھڑے دیکھا ــــ ان سب نے چہروں پر سرخ رنگ کے نقاب چڑھائے ہوئے تھے۔ پھر اس سے پہلے کہ وہ کوئی حرکت کرتا ایک نقاب پوش نے ہاتھ میں پکڑے ہوئے ریوالور کو لاٹھی کی طرح استعمال کرتے ہوئے اس کا دستہ قلب کی پیشانی پر مار دیا ــــ اس کے منہ سے بے اختیار چیخ نکلی اور اس نے تڑپ کر اٹھنا چاہا۔ درد کی تیز لہر اس کے جسم میں برقی رو کی طرح دوڑتی چلی گئی تھی۔ اور پھر اُسے اپنی پیشانی پر دوسرا دھماکہ محسوس ہوا اور اس کے بعد اس کے دماغ پر گہرے اندھیروں نے یلغار کر دی۔

اس کے بعد اس کی آنکھ کھلی تو اس نے اپنے آپ کو اس ویران سڑک پر اس حالت میں پڑے ہوئے پایا ــــ اس کا سر درد کی شدت سے پھٹنے کے قریب تھا۔ لیکن جان کے خوف نے اس درد کی حیثیت ثانوی کر دی تھی۔ جیسے ہی اُسے اپنے اردگرد کا شعور ہوا تھا۔ اس کے پورے جسم میں خوف کی لہریں سی دوڑنے لگ گئی تھیں ــــ اور پیٹ میں اینٹھن سی ہونے لگی تھی۔ وہ سمجھ گیا تھا کہ ان نقاب پوشوں نے اُسے اس انداز میں مارنے کا منصوبہ بنایا ہے۔ اور ہو سکتا ہے وہ کہیں قریب ہی چھپے ہوئے ہوں تاکہ جیسے ہی کوئی گاڑی اُسے روند کر نکل جائے وہ اس کے جسم کے گرد بندھی ہوئی رسیاں اٹھا کر لے جائیں ــــ اس کے بعد پولیس کے پاس سوائے اچانک حادثے کے اور کوئی راہِ عمل باقی نہ رہے گی۔ ایک لمحے کے لئے اُسے خیال آیا کہ مجرموں نے خود ہی اُسے اپنی گاڑی کے نیچے کیوں نہیں روند ڈالا لیکن دوسرے ہی لمحے وہ سمجھ گیا کہ مجرم اس کی توقع سے کہیں زیادہ ہی ذہین ہیں ــــ کیونکہ اس طرح ان کے ٹائروں پر خون کے نشانات لگ سکتے تھے۔ اور خون کے یہ نشانات کسی بھی لمحے ان کے لئے باعث مصیبت بن سکتے تھے۔

وہ بار بار آنکھیں پھاڑے گہری دھند میں سڑک کے دونوں اطراف میں دیکھ رہا تھا۔ اس کا دل کسی ڈھول کی طرح بج رہا تھا ــــ اور پورا جسم پسینے میں تر بتر ہو رہا تھا۔ اُسے یہ سمجھ نہ آ رہی تھی کہ آخر اُسے اس طرح قتل کرنے والے کون ہیں ــــ کیونکہ اس کے فرائض ایسے تھے کہ وہ سامنے آئے بغیر منشیات کے بڑے بڑے سمگلروں کے گروہوں کی کارکردگی کو چیک کرتا رہتا تھا اور پھر اس سلسلے میں رپورٹیں تیار کر کے ایجنسی کے چیکنگ شعبے کو بھجوا دیتا تھا اور چیکنگ شعبہ ان سمگلروں کو گرفتار کر لیتا تھا ــــ اُسے اس ایجنسی سے متعلق ہوئے دس سال گزر چکے تھے اور وہ آج تک کبھی سامنے نہ آیا تھا۔ اور ویسے بھی ظاہری طور پر وہ ایک امپورٹ ایکسپورٹ فرم کا مالک سمجھا جاتا تھا ــــ وہ اپنی تمام تحقیقات مخبروں کے ذریعے مکمل کرتا تھا۔ اور مخبروں سے معلومات حاصل کرنے کے لئے بھی اس نے بے حد پیچیدہ طریقہ کار اپنایا ہوا تھا۔ مخبر یہ نہیں جانتے تھے کہ جنہیں وہ خبریں پہنچاتے ہیں وہ کون ہے ــــ کہاں رہتا ہے اور کیا کرتا ہے۔ یہی وجہ تھی کہ آج تک بڑے بڑے گروہوں کے پکڑے جانے کے باوجود اس کی طرف کسی نے انگلی تک نہیں اٹھائی تھی۔

لیکن یہ لوگ نجانے کون تھے جو نقاب پہنے اچانک اس کے فلیٹ میں گھس آئے تھے اور اب انہوں نے اُسے قتل کرنے کے لئے اس سڑک پہ ڈال رکھا تھا۔

فلپ برگر نے ایک بار اپنی جگہ سے کھسکنے کی کوشش کی لیکن مسلسل کوشش کے باوجود وہ اپنے جسم کو ذرا برابر بھی حرکت نہ دے سکا۔ صرف اس کا سر دائیں بائیں حرکت کر سکتا تھا ——— اور پھر اچانک اس کا دل اچھل کر حلق میں آ گیا۔ کیونکہ اس کے کانوں میں کہیں دور سے انجن کی ہلکی ہلکی آوازیں سنائی دینے لگیں یوں لگ رہا تھا جیسے کوئی بہت بڑا ہیوی لوڈر ٹرک اس سڑک پہ دوڑتا ہوا آ رہا ہو ——— مدھم سی آوازیں آہستہ آہستہ تیز ہوتی جا رہی تھیں۔ اور فلپ کو یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے وہ مجسم موت کو لمحہ بہ لمحہ اپنی طرف بڑھتا دیکھ رہا ہو۔ اس کا ذہن ماؤف سا ہونے لگا۔ دل کی دھڑکن اتنی بڑھ گئی کہ اُسے یقین ہو گیا کہ ٹرک کے اس تک پہنچنے سے پہلے ہی اس کا دل پھٹ جائے گا ——— اس نے آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر اس طرف دیکھنا شروع کر دیا۔ جدھر سے اُسے ٹرک کے انجن کی آوازیں سنائی دے رہی تھیں اور پھر چند لمحوں بعد اس کے بدترین شبہات کی تصدیق ہو گئی۔ گہری دھند میں کافی دور دو جگنو سے چمکتے نظر آئے یہ یقیناً ٹرک کے طاقتور ہیڈ لیمپوں سے نکلنے والی روشنی تھی جو فاصلے اور گہری دھند کی وجہ سے صاف نہیں آ رہی تھی ——— لیکن یہ جگنو آہستہ آہستہ واضح ہوتے جا رہے تھے۔ اور ان کی روشنی بھی پہلے سے زیادہ تیز ہوتی جا رہی تھی۔ اور انجن کی آواز میں اب غراہٹ سی شامل ہو گئی تھی ——— اور فلپ کو یقین ہو گیا کہ زیادہ سے زیادہ پانچ منٹ بعد اس کا جسم اس ہیوی ٹرک کے

بڑے بڑے پہیوں کے نیچے کچلا جائے گا ——— اور فلپ پر غشی سی طاری ہونے لگی۔ اب سڑک یوں ہل رہی تھی جیسے زلزلہ آ گیا ہو۔ وہ دیو ہیکل ٹرک موت کی صورت میں لمحہ بہ لمحہ فلپ کی طرف بڑھا چلا آ رہا تھا ——— اور پھر اس ٹرک کا ہیولہ بھی فلپ کو نظر آنے لگا۔ ٹرک بہت بڑا اور چوڑا تھا۔ اور اس پر شاید کوئی بہت بڑی مشین لوڈ تھی۔ ہیولہ تیزی سے واضح ہوتا جا رہا تھا ——— ایک لمحے کے لئے فلپ کے ذہن میں یہ خیال آیا کہ شاید اتنی دھند کے باوجود وہ طاقتور ہیڈ لیمپس کی روشنی میں ٹرک ڈرائیور کو سڑک پہ پڑا ہوا نظر آ جائے اور وہ ویکیوم بریکوں کی مدد سے ٹرک روک لے۔ لیکن ہیولہ خاصا واضح ہونے کے باوجود اس کی رفتار میں ذرا سی بھی کمی نہ آئی تھی ——— اس لئے فلپ کے ذہن میں زندگی کی یہ آخری امید بھی دم توڑ گئی۔ اور اسے یوں محسوس ہوا جیسے وہ صدیوں پہلے مر چکا ہو اور اب صرف اس کی لاش سڑک پر پڑی ہو ——— ٹرک اب صرف چند گزوں کے فاصلے پہ تھا اور پھر اچانک فلپ کے ذہن پر گہری تاریکیوں کا پردہ پڑتا چلا گیا۔ اور تمام احساسات دم توڑ گئے۔

[illegible]

سرخ رنگ کی کار خاصی تیز رفتاری سے دوڑتی ہوئی ساحل سمندر کے ویران حصے کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی۔ ساحل سمندر پر تفریحات کے لئے آئے ہوئے لوگوں کے جھمگھٹے آہستہ آہستہ ختم ہوتے جا رہے تھے۔ اب کہیں اکا دکا ان لوگوں کی چھتریاں نظر آ رہی تھیں۔

کار میں اس وقت چار افراد سوار تھے۔ ان سب کے چہروں پر گہری سنجیدگی چھائی ہوئی تھی سب حد نظر پھیلی ہوئی ریت کو مسلسل دیکھے چلے جا رہے تھے اور سوائے کار کے انجن کے اور کوئی آواز سنائی نہ دے رہی تھی۔

کچھ دیر بعد کار ایسی جگہ پر پہنچ گئی جہاں اب دور دور تک ایک بھی آدمی نظر نہ آ رہا تھا۔ اور پھر ڈرائیور نے کار کی رفتار آہستہ کی اور اسے سمندر کی طرف موڑ دیا ——— سمندر کے کنارے پر جا کر اس نے کار روکی اور ایک طویل سانس لیتا ہوا نشست کے ساتھ سر ٹکا دیا۔ ڈرائیور کے قریب بیٹھے ہوئے قوی ہیکل آدمی نے کار کا ڈیش بورڈ کھولا اور اس کے اندر ہاتھ ڈال کر ایک چھوٹا سا مائیک باہر نکال لیا۔ مائیک

کے ساتھ لگے ہوئے بٹن کو اس نے جیسے ہی پریس کیا۔ ڈیش بورڈ سے زوں زوں کی آوازیں نکلنے لگیں۔ چند لمحوں بعد ایک مردانہ آواز ان پر غالب آ گئی۔

"نمبر ون سپیکنگ اوور" ——— بولنے والے کا لہجہ مشینی تھا۔

"نمبر تھرٹی سپیکنگ اوور" ——— مائیک بردار نے سپاٹ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تو باز اوور" ——— نمبر تھرٹی نے جواب دیا۔

"او کے ——— رپورٹ دو اوور" ——— دوسری طرف سے پوچھا گیا۔

"مال پہنچنے والا ہے۔ پوائنٹ نمبر تھری کلیر ہو چکا ہے اوور" ——— نمبر تھرٹی نے سپاٹ لہجے میں کہا۔

"کتنی دیر میں پہنچ جائے گا اوور" ——— دوسری طرف سے سوال کیا گیا۔

"آدھے گھنٹے بعد پہنچے گا ——— دو ٹرک ہیں اوور" ——— نمبر تھرٹی نے جواب دیا۔

"او کے ——— ان کی وصولی کے انتظامات ہو جائیں گے اوور" ——— نمبر ون نے جواب دیا۔

"ہمارے لئے مزید کیا حکم ہے اوور" ——— نمبر تھرٹی نے پوچھا۔

"سپلائی نمبر بارہ کے متعلق اطلاع ملی ہے کہ اسے پوائنٹ نمبر چودہ پر چیک کیا گیا ہے۔ گو مال بچ نکلنے میں کامیاب ہو گیا ہے۔ لیکن

اب یہ پوائنٹ مخدوش ہو گیا ہے۔ نارکوٹک انسپکٹر ہنری جیمز کے متعلق اطلاع ملی ہے کہ وہ ٹوپاز کے اڈے آ رہا ہے ــــ اس لئے اسے صاف کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے اوور" ــــ نمبر ون نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"مکمل صفائی یا عارضی اوور" ــــ نمبر تھرٹی نے سپاٹ لہجے میں پوچھا۔

"مکمل صفائی ــــ عارضی صفائی کی کوششیں کی گئی تھیں لیکن ناکامی ہوئی اوور" ــــ نمبر ون نے جواب دیا۔

"اس کی رہائش اوور" ــــ نمبر تھرٹی نے پوچھا۔

"سن بیچ اپارٹمنٹس فلیٹ نمبر ایک سو تیس اوور" ــــ نمبر ون نے جواب دیا۔

"او کے ــــ مکمل صفائی کر دی جائے گی اوور" ــــ نمبر تھرٹی نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے ــــ سب کام ہوشیاری سے ہونا چاہئے۔ کیونکہ ہنری جیمز کے متعلق اطلاع ملی ہے کہ وہ بے حد چالاک اور عیار آدمی ہے اوور" ــــ نمبر ون نے کہا۔

"ہمارے سامنے اس کی کوئی چالاکی نہیں چلے گی ــــ آپ بے فکر رہیں اوور" ــــ نمبر تھرٹی نے بڑے بااعتماد لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"فلپ برگر کا کیا ہوا اوور" ــــ نمبر ون نے اچانک پوچھا۔

"فلپ برگر کی مکمل صفائی کر دی گئی ہے۔ اس کے فلیٹ سے ملنے

والی رپورٹ پوائنٹ سولہ پر پہنچا دی گئی ہے اوور" ــــ نمبر تھرٹی نے جواب دیا۔

"ویری گڈ ــــ اس کے متعلق مصدقہ اطلاعات ملی تھیں کہ وہ ٹوپاز کے خلاف کام کر رہا تھا۔ اور یہاں یہ بات بھی دھیان میں رہے کہ کچھ عرصہ پہلے ہنری جیمز اس کے ساتھ کام کرتا رہا ہے۔ وہ ابھی حال ہی میں فیلڈ میں آیا ہے ــــ اور اس نے آتے ہی ٹوپاز کا مال چیک کرنا شروع کیا ہے۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ ٹوپاز کے متعلق کام ہو رہا ہے۔ مکمل صفائی سے پہلے اگر ہنری جیمز سے اس سلسلے میں مزید معلومات مل سکیں تو زیادہ اچھا ہے اوور" ــــ نمبر ون نے کہا۔

"ٹھیک ہے ــــ ہم کوشش کریں گے کہ اس سے اصل بات اگلوا لیں اوور" ــــ نمبر تھرٹی نے جواب دیا۔

"اوور اینڈ آل" ــــ دوسری طرف سے کہا گیا اور نمبر تھرٹی نے مائیک کا بٹن آف کر کے اسے دوبارہ ڈیش بورڈ میں ڈال دیا۔

"اب کیا پروگرام ہے مارٹن" ــــ ڈرائیور نے سوالیہ نظروں سے نمبر تھرٹی سے سوال کرتے ہوئے کہا۔

"سن بیچ اپارٹمنٹس چلو ــــ یہ کام فوری طور پر ہونا چاہئے" مارٹن نے سرد لہجے میں کہا اور ڈرائیور نے سر ہلاتے ہوئے کار کو واپس موڑنا شروع کر دیا۔

"باس ــــ دن کے وقت سن بیچ اپارٹمنٹس میں خاصا رش ہوتا ہے۔ کیوں نہ مشن کو رات تک ملتوی کر دیا جائے" ــــ پیچھے بیٹھے ہوئے ایک آدمی نے دبے دبے لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"پہلے جگہ تو دیکھ لیں۔ ہو سکتا ہے ابھی چانس مل جائے۔ اگر ضروری محسوس ہوا تو اسے رات تک ملتوی بھی کیا جا سکتا ہے" ——— مارٹن نے جواب دیا۔

اور پھر پیچھے بیٹھے ہوئے آدمی نے کوئی بات نہ کی اور کار واپس مڑ کر تیزی سے شہر کی طرف بھاگتی چلی گئی۔



"ارے عمران ——— تم اور یہاں" ——— اچانک ہال میں ایک زوردار آواز گونجی اور ہال میں بیٹھا ہوا ہر فرد یوں چونک پڑا جیسے کوئی انہونی ہو گئی ہو۔

"کیوں ——— یہ کوئی جنت ہے۔ جس میں تم جیسا شیطان داخل نہیں ہو سکتا" ——— عمران نے بڑے معصوم سے لہجے میں جواب دیتے ہوئے اپنی ہی بات کا رخ پلٹ دیا۔

"اچھا جی ——— اب شیطان بھی ہم ہی ہو گئے" ——— اس لمبے تڑنگے نوجوان نے کہا۔ جس نے سب سے پہلے نعرہ لگایا تھا اور پھر وہ آگے بڑھ کر یوں عمران سے بغل گیر ہو گیا جیسے مدتوں سے بچھڑے

ہوئے دوست ملتے ہیں۔

"ارے ارے ——— میری پسلیاں ——— ارے تم تو حرام کھا کھا کر پل گئے ہو اور میں ٹھہرا ایک بیچارہ پردیسی" ——— عمران نے بھینچے بھینچے میں کہا اور اس لمبے تڑنگے آدمی نے قہقہہ مارتے ہوئے اسے چھوڑ دیا۔

"تم یہاں کب آئے" ——— اب اس نے میز کے گرد پڑی ہوئی دوسری کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"یہ پوچھو کر کیا کرو گے ——— کیونکہ جس انداز میں تم نے پسلیاں دبائی ہیں مجھے یقین ہے کہ میری روح اب تک یہاں سے روانہ ہو چکی ہوگی" عمران نے برا سا منہ بناتے ہوئے کہا اور پھر اپنی کرسی پر دوبارہ بیٹھ گیا۔

"بکواس مت کرو ——— پہلے یہ بتاؤ کہ تم یہاں آنے کے بعد سیدھے میرے گھر کیوں نہیں آئے" ——— اس لمبے تڑنگے آدمی نے مصنوعی غصے کا اظہار کرتے ہوئے باقاعدہ میز پر مکا مار دیا۔

"بھئی ——— میں نے ٹیکسی ڈرائیور سے کہا تھا کہ ہنری جیمز کے گھر لے چلو تو وہ لڑنے مرنے پر تیار ہو گیا" ——— عمران نے بڑی مسکینی سی صورت بناتے ہوئے کہا۔

"وہ کیوں" ——— مقابل نے حیرت سے آنکھیں پھاڑتے ہوئے کہا۔

"اس لئے کہ اس کا نام ہنری جیمز تھا اور اس کی ابھی نئی نئی شادی ہوئی تھی" ——— عمران نے رو دینے والے انداز میں کہا اور ہنری جیمز کے بے ساختہ قہقہے نے ایک بار پھر ہال کی چھت تک کو ہلا دیا۔

"سر ——— کیا لاؤں" ——— اچانک قریب کھڑے ویٹر نے جھک

مؤدبانہ انداز میں مداخلت کرتے ہوئے کہا۔ وہ شاید ہنری جیمز کو مزید قہقہوں سے باز رکھنا چاہتا تھا۔

"ایک عدد سائلنسر ۔۔۔" عمران نے بڑے معصوم سے لہجے میں کہا اور ہنری جیمز کا ایک بار پھر بے اختیار قہقہہ نکل گیا۔ ویٹر بھی بے اختیار ہنس پڑا۔

"تم ابھی تک وہی شیطان ہو۔ ذرہ برابر بھی تبدیلی نہیں ہوئی" ہنری جیمز نے ہنستے ہوئے کہا۔

"ابھی میری شادی جو نہیں ہوئی" ۔۔۔ عمران نے کہا اور ہنری جیمز کے ہنستے ہنستے اچھو سا لگ گیا۔

"یار ۔۔۔ اگر تمہارے پاس سائلنسر نہیں ہے تو پھر کپاس ہی لے آؤ تاکہ کم از کم میرے کانوں کے نازک پردوں کا تو دفاع ہو سکے" عمران نے بُرا سا منہ بناتے ہوئے ویٹر سے کہا۔

"اٹھو یار چلیں ۔۔۔ یہاں سے اپنے فلیٹ میں چل کر گپ شپ لگائیں گے" ۔۔۔ ہنری جیمز نے اٹھ کر عمران کا ہاتھ پکڑتے ہوئے کہا۔

"مم ۔۔۔ مگر میرا سامان" ۔۔۔ عمران نے زور دینے والے لہجے میں کہا۔

"ارے ہاں ۔۔۔ کہاں ہے تمہارا سامان" ۔۔۔ ہنری جیمز نے چونک کر ادھر ادھر دیکھتے ہوئے کہا۔

"اوپر کمرے میں ہے" ۔۔۔ عمران نے کہا۔

"تو چلو آؤ وہاں سے منگا لیتے ہیں" ۔۔۔ ہنری جیمز نے اُسے بازو سے پکڑ کر کاؤنٹر کی طرف گھسیٹتے ہوئے کہا۔

"مم ۔۔۔ مگر میں نے تو ایک ہفتے کا کرایہ بھی دے دیا ہے" عمران کی حالت واقعی رو دینے والی تھی۔

"وہ میں دے دوں گا ۔۔۔ تم چلو تو سہی" ۔۔۔ ہنری جیمز بھلا کہاں رکنے والا تھا۔ اور پھر کاؤنٹر پر پہنچتے ہی اس نے عمران کا سامان لانے کا حکم دے دیا اور چند لمحوں بعد وہ عمران کا بریف کیس اٹھائے اُسے تقریباً گھسیٹتا ہوا ہوٹل سے باہر لے آیا۔ اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ اُسے کار میں بٹھائے کار دوڑاتا سڑک پر آ گیا۔

"بڑے ٹھاٹھ ہیں بھائی ۔۔۔ بڑی لمبی چوڑی کار لئے پھرتے ہو ایک ہم ہیں کہ والد صاحب کو کہا کہ پرانی سی بائیسکل ہی لے دو۔ پتہ ہے کیا جواب ملا" ۔۔۔ عمران نے کہا۔

"کیا جواب ملا" ۔۔۔ ہنری جیمز نے اشتیاق آمیز لہجے میں کہا۔

"ابھی ٹرائی سائیکل ۔۔۔ یعنی وہ تین پہیوں والی سائیکل چلاؤ جو تمہیں بچپن میں لے دی تھی وہ ٹوٹے گی تو بائیسکل لے دیں گے" عمران نے جواب دیا اور ہنری جیمز کا قہقہہ کار میں گونج اٹھا۔

"یار تم کیا کھاتے ہو ۔۔۔ سچ سچ بتانا" ۔۔۔ اچانک عمران نے بڑے سنجیدہ لہجے میں پوچھا۔

"کیوں" ۔۔۔ ہنری جیمز عمران کی سنجیدگی پر چونک پڑا۔

"اس لئے کہ تمہارے پھیپھڑے مجھے فولاد کے بنے ہوئے لگتے ہیں۔ جب سے ملے ہو مسلسل کان پھاڑ قہقہے لگاتے جا رہے ہو" عمران نے جواب دیا۔

"یار ۔۔۔ تم نے کتنی مدت کے بعد آج دل کھول کر ہنسنے کا موقع

ملا ہے۔ تم اس سے بھی روک رہے ہو"۔۔۔۔ ہنری جیمز نے ہنستے ہوئے کہا۔ اور پھر چند لمحوں بعد اس کی کار ایک چار منزلہ عمارت کے گیٹ میں داخل ہو گئی۔ اس عمارت کے گیٹ کے ساتھ ہی بے شمار گیراج بنے ہوئے تھے۔ ہنری جیمز نے ایک گیراج میں کار کھڑی کی اور پھر عمران کا بریف کیس اٹھاتے وہ کار کو لاک کر کے عمارت کی سیڑھیوں کی طرف چل پڑا۔

تھوڑی دیر بعد وہ دونوں ایک بہترین انداز میں سجے ہوئے اپارٹمنٹس میں آمنے سامنے بیٹھے ہوئے تھے۔ یہ اپارٹمنٹ تین کمروں پر مشتمل تھا۔ جن میں سے ایک کو ڈرائنگ روم کی شکل دی گئی تھی۔ ایک گیسٹ روم اور دوسرا بیڈ روم۔

"تمہاری بیوی کہاں ہے یار۔۔۔ نظر نہیں آ رہی۔۔۔ کہیں قہقہے مار مار کر اس کا خاتمہ تو نہیں کر دیا"۔۔۔ عمران نے فلیٹ میں داخل ہوتے ہی ادھر ادھر دیکھتے ہوئے کہا۔

"میں نے آج تک شادی کا طوطا ہی نہیں پالا"۔۔۔ ہنری جیمز نے الماری کھول کر شراب کی بوتل نکالتے ہوئے کہا۔

"طوطا نہیں پالا نہ پالو۔۔۔ کوا پال لو۔ طوطے تو اکثر لوگ پالتے ہیں مگر کوا پالنا۔ یہ واقعی مردوں کا کام ہے"۔۔۔ عمران نے بڑے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"ارے میں محاورہ کہہ رہا تھا"۔۔۔ ہنری جیمز نے دو گلاس نکال کر بوتل کے ساتھ رکھتے ہوئے کہا۔

"اور میں بھی محاورہ ہی کہہ رہا ہوں۔ دیکھو طوطے کو تو خود چوری کھلا

کھلا کر بلوانا پڑتا ہے تب وہ بولتا ہے جبکہ کوا بس مسلسل بولے ہی چلا جاتا ہے اور تم جانتے ہو بیوی ساری عمر کیا کرتی ہے۔ بس بولتی ہی رہتی ہے"۔ عمران نے باقاعدہ فلسفہ بیان کرنا شروع کر دیا۔

"اچھا چھوڑو اس طوطے اور کوے کو۔۔۔ لو پیو"۔۔۔ ہنری جیمز نے شراب سے بھرا ہوا گلاس عمران کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔

"ارے توبہ توبہ۔۔۔ شراب مجھے دے رہے ہو۔ لاحول ولا قوۃ۔ قبلہ والد صاحب کو پتہ لگ گیا تو جوتے مار مار کر کھوپڑی پلپلی کر دیں گے نا بھی میں باز آیا ایسی دوستی سے۔۔۔ کہ میری کھوپڑی پلپلی ہو جائے"۔ عمران نے اٹھ کر دروازے کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔

"ارے ارے۔۔۔ کہاں جا رہے ہو"۔۔۔ ہنری جیمز نے چونکتے ہوئے کہا۔

"قبلہ والد صاحب کا کہنا ہے کہ ایسے دوستوں کے ساتھ مت بیٹھو جو تمہیں بری باتیں سکھاتے ہوں"۔۔۔ عمران نے بڑے معصوم سے لہجے میں کہا۔

"اچھا اچھا بیٹھو۔۔۔ مت پیو"۔۔۔ ہنری جیمز نے ہنستے ہوئے کہا۔

"وعدہ رہا کہ اب مجھے نہیں کہو گے"۔۔۔ عمران نے بڑے سنجیدہ لہجے میں پوچھا۔

"بھئی وعدہ۔۔۔ تم بیٹھو تو سہی"۔۔۔ ہنری جیمز نے کہا اور عمران واپس آ کر کرسی پر بیٹھ گیا۔ ابھی وہ پوری طرح کرسی پر بیٹھا بھی نہیں تھا کہ فلیٹ کا دروازہ ایک دھماکے سے کھلا اور دوسرے لمحے دو لمبے تڑنگے

آدمی ہاتھوں میں ریوالور اٹھائے اندر داخل ہوگئے۔ ان دونوں نے چہروں پر سرخ رنگ کے نقاب اوڑھے ہوئے تھے۔

"یا اللہ خیر" — عمران نے انہیں دیکھتے ہی ہاتھ اٹھا دیئے اور منہ ہی منہ میں کسی آیت کا ورد کرنے لگا۔ ہنری جیمز حیرت سے منہ پھاڑے ان نقاب پوشوں کو دیکھ رہا تھا۔

"ہنری جیمز — مرنے کے لئے تیار ہو جاؤ" — ایک نقاب پوش نے بڑے کرخت لہجے میں ہنری سے مخاطب ہو کر کہا۔

"تم کون ہو" — ہنری جیمز نے اپنے آپ کو سنبھالتے ہوئے پوچھا۔

"تم نے ٹوپاز کے آڑے آنے کی کوشش کی ہے اور ٹوپاز کے آڑے آنے والے دوسرا سانس نہیں لے سکتے" — نقاب پوش نے انتہائی کرخت لہجے میں کہا۔

"تم دوسرا سانس مت لینا یار — پہلے پر ہی قائم رہنا۔ پھر تو ان پردہ نشینوں کو کوئی اعتراض نہیں ہوگا" — اچانک عمران نے بڑے معصوم سے لہجے میں کہا۔

"شٹ اپ — ہمیں افسوس ہے کہ تم بھی ہمارے ہاتھوں مارے جاؤ گے۔ حالانکہ تمہارا ہمارا کوئی تعلق نہیں" — نقاب پوش نے انتہائی کرخت لہجے میں عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"اب تو تعلق پیدا ہو گیا پیارے نقاب پوش" — عمران نے جواب دیا اور دوسرے لمحے وہ بجلی کی سی تیزی سے اپنی جگہ سے اچھلا اور نقاب پوش پر کسی عقاب کی طرح جا پڑا۔ نقاب پوش کو شاید عمران سے

اتنی پھرتی کی توقع خواب میں بھی نہیں تھی۔ اس لئے وہ سنبھل ہی نہ سکا اور عمران نے نہ صرف اس کے ہاتھ سے ریوالور جھپٹ لیا بلکہ اس نے ایک بازو کی مدد سے اسے جکڑ کر اپنے سینے سے لگالیا۔

ادھر عمران کے حرکت میں آتے ہی ہنری جیمز نے بھی چھلانگ لگائی اور وہ اچھل کر صوفے کو گراتے ہوئے دیوار کے ساتھ جا لگا۔ صوفہ اب اس کے سامنے آگیا تھا — اور اس کی قسمت تھی کہ وہ بس ایک لمحے کے فرق میں بچ گیا۔ یوں کہ دوسرے نقاب پوش کے ریوالور سے نکلنے والی گولیاں صوفے میں ہی ٹھنڈی ہو کر رہ گئی تھیں — مگر اس نقاب پوش کو دوسری بار ٹریگر دبانے کی ضرورت ہی نہ رہی کیونکہ عمران نے پوری قوت سے اپنے سینے سے لگے ہوئے نقاب پوش کو اس کی طرف اچھال دیا — اور چونکہ وہ دروازے کے قریب ہی کھڑا تھا۔ اس لئے وہ دونوں ایک دوسرے سے ٹکرا کر دروازے سے باہر جا گرے۔ مگر اس سے پہلے کہ ہنری جیمز صوفے کے پیچھے سے نکل کر ان پر کوئی وار کرتا وہ دونوں بجلی کی سی تیزی سے اٹھے اور دوسرے لمحے راہداری میں غائب ہوتے چلے گئے — ہنری جیمز اٹھ کر ان کے پیچھے بھاگنے لگا۔

"ارے رک جاؤ یار — بھاگنے والوں کا پیچھا نہیں کیا کرتے" عمران نے ہاتھ میں پکڑے ہوئے ریوالور کو بڑے اطمینان سے میز پر رکھتے ہوئے کہا۔ مگر ہنری جیمز اس کی بات سنے بغیر چھلانگیں لگاتا ہوا دروازے سے باہر نکلا اور راہداری میں دوڑتا چلا گیا — جب کہ عمران بڑے اطمینان سے کرسی پر بیٹھ گیا۔ البتہ اس کی آنکھوں میں مخصوص چمک ابھر آئی تھی۔

"نکل گئے" ـــــ ہنری جیمز نے چند لمحوں بعد اندر آتے ہوئے کہا۔
اس کے چہرے پر پریشانی کے آثار نمایاں تھے۔

"میں نے پہلے ہی کہا تھا کہ بھگوڑوں کا پیچھا نہیں کیا کرتے۔ جو جاتا ہے اُسے جانے دو" ـــــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ویسے تم چاہتے تو ان میں سے ایک کو ڈھیر کر سکتے تھے۔ ریوالور تمہارے ہاتھ میں تھا" ـــــ ہنری جیمز نے کہا۔

"اور قتل کے مقدمے میں تاریخیں بھگتتا رہتا ـــــ ناں بھئی میں باز آیا ایسی دوستی سے ـــــ ویسے یہ ٹوپاز کیا بلا ہے" ـــــ عمران نے بڑے معصوم سے لہجے میں کہا۔

"یہ منشیات سمگلنگ کرنے والی ایک بین الاقوامی تنظیم ہے۔ اس کے ہاتھ بے حد لمبے ہیں" ـــــ ہنری جیمز نے پریشان سے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ہاتھ لمبے ہیں تو ٹانگیں یقیناً چھوٹی ہوں گی اسی لئے بھاگنے میں خاصی تیزی دکھائی ہے انہوں نے" ـــــ عمران نے برا سا منہ بناتے ہوئے کہا۔

"مذاق مت کرو یار ـــــ میں سوچ بھی نہ سکتا تھا کہ ٹوپاز والے یوں دن دہاڑے مجھ پر چڑھ دوڑیں گے" ـــــ ہنری جیمز نے کہا۔

"اچھا اگر وہ رات کو آتے تو پھر تمہیں کوئی اعتراض نہ تھا۔ بیچارے خواہ مخواہ دن کو ادھر آ نکلے۔ باہر دروازے پر اوقات حملہ درج کرا دو" ـــــ عمران کی زبان بھلا کہاں رکنے والی تھی۔

"عمران اگر ناراض نہ ہو تو تم یہاں بیٹھو میں ہیڈ کوارٹر اس حملے کی رپورٹ

کرا آؤں" ـــــ ہنری جیمز نے پریشانی سے بھرپور لہجے میں کہا۔

"اگر انہوں نے تمہیں ہیڈ کوارٹر تک پہنچنے دیا تب نا" ـــــ عمران نے سادہ سے لہجے میں کہا۔

"کیا مطلب ـــــ کیا وہ سڑک پر مجھ پر حملہ کر دیں گے" ہنری جیمز نے چونکتے ہوئے کہا۔

"ہنری ـــــ ریوالور کی گولی ٹریفک کے اشارے پر رک نہیں جاتی" عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور ہنری جیمز واپس کرسی پر بیٹھ گیا۔ اس کے چہرے پر شدید پریشانی ہویدا تھی۔ ابھی تھوڑی دیر پہلے اس کا خوشگوار موڈ اس حملے نے یکسر بدل دیا تھا۔

"یار ـــــ اتنے پریشان کیوں ہو ٹیلی فون پر رپورٹ کر دو" عمران نے ہنری جیمز کی پریشانی دیکھتے ہوئے تجویز پیش کی۔

"نہیں ـــــ ہمارے ہاں ٹیلی فون پر رپورٹ کرنے کی ممانعت ہے۔ مجرم عام طور پر ٹیلی فون لائنیں ٹیپ کر لیتے ہیں اس لئے اصول یہ بنایا گیا ہے کہ ہر رپورٹ ذاتی طور پر کی جائے" ـــــ ہنری جیمز نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تمہارے رپورٹ کرنے سے کیا ہو گا کیا حملہ آور ہاتھ جوڑ کر ہیڈ کوارٹر میں پیش ہو جائیں گے" ـــــ عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"یہ بات نہیں ـــــ مجھ پر اس طرح حملہ بتاتا ہے کہ ٹوپاز اب کھل کر سامنے آگئی ہے ـــــ اس لئے اس کے خلاف ہیڈ کوارٹر کو فوری طور پر حرکت کرنی ہوگی" ـــــ ہنری جیمز نے پریشانی سے ہاتھ ملتے ہوئے کہا۔

"تمہارا تعلق کس محکمے سے ہے" ـــــ عمران نے پوچھا۔

"نکل گئے" ۔۔۔ ہنری جیمز نے چند لمحوں بعد اندر آتے ہوئے کہا۔
اس کے چہرے پر پریشانی کے آثار نمایاں تھے۔

"میں نے پہلے ہی کہا تھا کہ بھگوڑوں کا پیچھا نہیں کیا کرتے۔ جو جاتا ہے
اُسے جانے دو" ۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ویسے تم چاہتے تو ان میں سے ایک کو ڈھیر کر سکتے تھے۔ ریوالور تمہارے
ہاتھ میں تھا" ۔۔۔ ہنری جیمز نے کہا۔

"اور قتل کے مقدمے میں تاریخیں بھگتاتا رہتا ۔۔۔ ناں بھئی میں باز
آیا ایسی دوستی سے ۔۔۔ ویسے یہ ٹوپاز کیا بلا ہے" ۔۔۔ عمران نے
بڑے معصوم سے لہجے میں کہا۔

"یہ منشیات سمگلنگ کرنے والی ایک بین الاقوامی تنظیم ہے۔ اس
کے ہاتھ بے حد لمبے ہیں" ۔۔۔ ہنری جیمز نے پریشان سے لہجے میں
جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ہاتھ لمبے ہیں تو ٹانگیں یقیناً چھوٹی ہوں گی اس لئے بھاگنے میں
خاصی تیزی دکھائی ہے انہوں نے" ۔۔۔ عمران نے بُرا سا منہ
بناتے ہوئے کہا۔

"مذاق مت کرو یار ۔۔۔ میں سوچ بھی نہ سکتا تھا کہ ٹوپاز والے یوں
دن دھاڑے مجھ پر چڑھ دوڑیں گے" ۔۔۔ ہنری جیمز نے کہا۔

"اچھا اگر وہ رات کو آتے تو پھر تمہیں کوئی اعتراض نہ تھا۔ بیچارے
خواہ مخواہ دن کو ادھر آ نکلے۔ باہر دروازے پر اوقات حملہ درج کرا
کرو" ۔۔۔ عمران کی زبان بھلا کہاں رکنے والی تھی۔

"عمران اگر ناراض نہ ہو تو تم یہاں جیشو میں ہیڈ کوارٹر اس حملے کی

کرا دوں" ۔۔۔ ہنری جیمز نے پریشانی سے بھرپور لہجے میں کہا۔

"اگر انہوں نے تمہیں ہیڈ کوارٹر تک پہنچنے دیا تب" ۔۔۔ عمران نے
سادہ سے لہجے میں کہا۔

"کیا مطلب ۔۔۔ کیا وہ سڑک پر مجھ پر حملہ کر دیں گے"
ہنری جیمز نے چونکتے ہوئے کہا۔

"بھئی ۔۔۔ ریوالور کی گولی ٹریفک کے اشارے پر رک نہیں جاتی"
عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور ہنری جیمز واپس کرسی پر بیٹھ گیا۔ اس کے
چہرے پر شدید پریشانی ہویدا تھی۔ ابھی تھوڑی دیر پہلے اس کا خوشگوار
موڈ اس حملے نے یکسر بدل دیا تھا۔

"یار ۔۔۔ اتنے پریشان کیوں ہو ٹیلی فون پر رپورٹ کر دو"
عمران نے ہنری جیمز کی پریشانی دیکھتے ہوئے تجویز پیش کی۔

"نہیں ۔۔۔ ہمارے ہاں ٹیلی فون پر رپورٹ کرنے کی ممانعت ہے۔
مجرم عام طور پر ٹیلی فون لائنیں ٹیپ کر لیتے ہیں اس لئے اصول یہ بنایا
گیا ہے کہ ہر رپورٹ ذاتی طور پر کی جائے" ۔۔۔ ہنری جیمز نے جواب
دیتے ہوئے کہا۔

"تمہارے رپورٹ کرنے سے کیا ہو گا کیا حملہ آور ہاتھ جوڑ کر ہیڈ کوارٹر
میں پیش ہو جائیں گے" ۔۔۔ عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"یہ بات نہیں ۔۔۔ مجھ پر اس طرح حملہ بتاتا ہے کہ ٹوپاز اب کھل کر
سامنے آگئی ہے ۔۔۔ اس لئے اس کے خلاف ہیڈ کوارٹر کو فوری طور پر
حرکت کرنی ہو گی" ۔۔۔ ہنری جیمز نے پریشانی سے ہاتھ ملتے ہوئے کہا۔

"تمہارا تعلق کس محکمے سے ہے" ۔۔۔ عمران نے پوچھا۔

"تمہارے ہیڈ کوارٹر چلتے ہیں وہاں چل کر کوئی بات چیت ہو گی" ـــ عمران نے اپنا بریف کیس اٹھاتے ہوئے کہا۔

"جان بچانے کا کیا مطلب تھا" ـــ ہنری جیمز نے چونکتے ہوئے کہا۔

"ابھی معلوم ہو جاتا ہے" ـــ عمران نے کہا اور پھر اس نے بریف کیس کھول کر اس میں سے موجود ایک چھوٹا سا ڈبہ کھولا جس میں مختلف رنگوں کی کریمیں موجود تھیں۔

"کیا میک اپ کرنا چاہتے ہو" ـــ ہنری جیمز نے پوچھا۔

"ہاں ـــ اس حلیے میں تم اتنے خوب صورت نہیں لگ رہے اگر کہیں راستے میں کوئی ٹی وی کا یونٹ مل گیا تو لوگ کیا کہیں گے کہ ہنری جیمز اتنا بدصورت ہے" ـــ عمران نے بڑے سنجیدہ سے لہجے میں کہا اور پھر اس کے ہاتھ انتہائی تیزی سے ہنری جیمز کے چہرے پر چلنے شروع ہو گئے۔ ہنری جیمز خاموش بیٹھا ہوا تھا ـــ تقریباً پندرہ منٹ بعد عمران نے ہاتھ پیچھے ہٹائے اور ایک لمحے کے لئے اس کے چہرہ کا جائزہ لیتا رہا۔

"اب ٹھیک ہے پورے گلفام لگ رہے ہو۔ جا کر یہ لباس بدل لو" عمران نے کہا اور ہنری جیمز اٹھ کر تیر کی طرح ٹوائلٹ کی طرف بھاگتا چلا گیا۔

"ارے ـــ کمال ہے تم تو جادوگر ہو" ـــ اچانک ٹوائلٹ سے ہنری جیمز کی چیخ سنائی دی۔ وہ شاید آئینے میں اپنا بدلا ہوا چہرہ دیکھ کر حیرت سے چیخ رہا تھا۔

"یہ تم نے کیا کر دیا ہے مجھے خود یقین نہیں آ رہا کہ یہ میرا چہرہ ہے" ہنری جیمز نے ٹوائلٹ سے باہر آتے ہوئے کہا۔

"کیوں خوب صورت لگ رہے ہو نا" ـــ عمران نے داد طلب

لہجے میں پوچھا۔

"ایسا ویسا ـــ یار کہیں یہ لڑکیاں مجھے راستے میں ہی نہ چمٹ جائیں" ہنری جیمز نے ہنستے ہوئے کہا اور پھر ٹوائلٹ میں گھستا چلا گیا۔

تھوڑی دیر بعد وہ ٹوائلٹ سے باہر آیا تو اس نے لباس بدل لیا تھا۔ اور اب وہ بطور ہنری جیمز پہچانا بھی نہ جا سکتا تھا۔

"اب تم یہاں بیٹھو اور میں ذرا اپنا حلیہ بدل لوں کہیں ایسا نہ ہو کہ میری وجہ سے تم مارے جاؤ" ـــ عمران نے کہا اور بریف کیس اٹھا کر ٹوائلٹ میں گھستا چلا گیا۔ ہنری جیمز اب بڑے مطمئن انداز میں بیٹھا شراب گلاس میں انڈیل رہا تھا۔

تھوڑی دیر بعد عمران باہر آیا تو جیمز چونک پڑا وہ حیرت سے آنکھیں پھاڑے عمران کو دیکھ رہا تھا۔

"ارے ـــ یہ تم ہو واقعی ـــ یار بڑے بدصورت ہو گئے ہو" ہنری جیمز نے حیرت سے آنکھیں ملتے ہوئے کہا۔

"میں نے سوچا کہ دونوں ہی خوب صورت ہو گئے تو بے چاری لڑکیاں فیصلہ نہ کر پائیں گی۔ اس لئے ان کے فائدے کے لئے میں بدصورت بن گیا ہوں" ـــ عمران نے اپنی پکوڑے جیسی ناک کو سکیڑتے ہوئے بڑے معصوم سے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوہ ـــ تم واقعی جادوگر ہو ـــ اب مجھے یقین ہے کہ ٹوپاز تمہارے ہاتھوں بچ نہیں سکتی" ـــ ہنری جیمز نے ہنستے ہوئے کہا۔

"اگر مونث ہے تو پھر تو اس کا بچ نکلنا یقینی ہے کیونکہ قبلہ والد صاحب نے کہا ہے کہ عورتوں پر ہاتھ اٹھانا مردانگی نہیں ہوتی۔ ہاتھ کی بجائے

چاہے جوتیاں اٹھالو۔ وہ ٹھیک ہے اس میں کھری مردانگی ہے۔"
عمران نے بڑے سنجیدہ لہجے میں کہا اور جنرل جیمز ایک بار پھر پہلے کی طرح ہنس پڑا۔
"شکر ہے تمہارا موڈ تو ٹھیک ہوا ۔۔۔ آؤ اب چلیں تم اپنی رپورٹ کہو اور میں رپورٹ مانگوں" ۔۔۔ عمران نے ہنستے ہوئے کہا اور پھر وہ دونوں کمرے سے باہر آ گئے۔



فلپ برگلر کی آنکھ کھلی تو پہلے تو وہ حیرت کے عالم میں ادھر ادھر دیکھتا رہا۔ یوں لگتا تھا جیسے اسے اندازہ نہ ہو رہا ہو کہ وہ کہاں ہے۔ اور پھر آہستہ آہستہ اس کے تمام احساسات جاگتے چلے گئے ۔۔۔ اور اسے اپنی طرف بڑھتے ہوئے اس دیوہیکل ٹرک کا منظر یاد آ گیا اور اس کے منہ سے بے اختیار چیخ نکل گئی اور وہ اچھل کر بیٹھ گیا۔ اور یوں اپنے آپ کو چٹکیاں بھر بھر کر دیکھنے لگا کہ جیسے اسے یقین نہ آ رہا ہو کہ کیا واقعی وہ زندہ ہے۔
"اوہ ۔۔۔ آپ ہوش میں آ گئے مسٹر برگلر" ۔۔۔ اچانک ایک آواز سنائی دی اور اس نے چونک کر ادھر دیکھا۔ اس کے سامنے سفید

کوٹ پہنے ایک نوجوان ڈاکٹر کھڑا تھا۔ اس کے چہرے پر اطمینان بھری مسکراہٹ تھی۔
"میں کہاں ہوں" ۔۔۔ فلپ برگلر نے چونکتے ہوئے پوچھا۔
"آپ سپیشل جنرل ہسپتال میں ہیں۔ آپ سڑک پر بندھے ہوئے پڑے تھے۔ کہ ایک ٹرک ڈرائیور نے آپ کو دیکھا اور پھر آپ کو وہ یہاں ہسپتال میں چھوڑ گیا ۔۔۔ آپ کے شناختی کارڈ سے ہم نے آپ کا نام جانا ہے" ۔۔۔ ڈاکٹر نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔
"لیکن اس ٹرک نے مجھے کچلا نہیں" ۔۔۔ فلپ نے حیرت بھرے انداز میں پوچھا۔ اسے شاید ابھی تک یقین نہیں آ رہا تھا کہ اس دیوہیکل ٹرک کے نیچے آنے سے وہ کچلا کیوں نہیں گیا۔
"ٹرک ڈرائیور کے بیان کے مطابق گہری دھند چھائی ہوئی تھی۔ اس لئے جس وقت آپ اسے نظر آئے اس وقت ٹرک آپ کے اتنے قریب پہنچ چکا تھا کہ وہ اسے کسی صورت میں بھی نہ روک سکتا تھا ۔۔۔ چنانچہ ٹرک آپ کے اوپر سے گزرتا چلا گیا۔ ٹرک ڈرائیور کا بھی یہی خیال تھا کہ آپ اس کے ٹرک کے نیچے کچلے گئے ہیں لیکن جب وہ ٹرک روک کر پیچھے آیا تو آپ صحیح سالم پڑے ہوئے تھے البتہ بے ہوش ضرور تھے ۔۔۔ دراصل آپ کی خوش قسمتی تھی۔ ٹرک سپیشل ہیوی لوڈر تھا۔ اس لئے اس کی چوڑائی کافی زیادہ تھی کہ ٹرک کے دونوں سائیڈوں کے پہیے آپ کے پاس سے گزر گئے اور آپ کچلے جانے سے بچ گئے" ۔۔۔ ڈاکٹر نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔
"اوہ ۔۔۔ خدا کا شکر ہے" ۔۔۔ فلپ برگلر کے منہ سے اطمینان

کی ایک طویل سانس نکل گئی۔

"آپ صرف خوف کی شدت کی وجہ سے بے ہوش رہے تھے۔ ویسے آپ کو کوئی چوٹ وغیرہ نہیں آئی۔ اس لئے آپ پولیس کو بیان دینے کے بعد ہماری طرف سے فارغ ہیں" ۔۔۔۔ ڈاکٹر نے جواب دیا۔

"پولیس کو" ۔۔۔۔ خلپ نے چونکتے ہوئے کہا۔

"ہاں ۔۔۔۔ یہ ضابطے کی کارروائی ہے۔ سارجنٹ باہر آپ کے ہوش میں آنے کے انتظار میں بیٹھا ہوا ہے۔ میں اسے بھیجتا ہوں" ۔۔۔۔ ڈاکٹر نے کہا اور پھر مڑ کر کمرے سے باہر نکلتا چلا گیا۔ اس کے جانے کے چند ہی لمحوں بعد ایک طویل القامت سارجنٹ اندر داخل ہوا۔

"ہیلو مسٹر برگر ۔۔۔۔ میری طرف سے اس خوف ناک حادثے سے بچ نکلنے پر مبارک باد قبول فرمائیے" ۔۔۔۔ سارجنٹ نے بستر کے قریب پڑی ہوئی کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"شکریہ سارجنٹ ۔۔۔۔ واقعی بے حد خوف ناک واقعہ تھا۔ مجھے ان لمحات کا تصور آتے ہی جھرجھری سی آتی ہے" ۔۔۔۔ خلپ برگر نے واقعی جھرجھری لیتے ہوئے کہا۔

"ہم نے آپ کے بارے میں تمام معلومات اکٹھی کر لی ہیں۔ آپ ایک تاجر ہیں۔ ایک امپورٹ ایکسپورٹ فرم کے مالک۔ غیر شادی شدہ ہیں۔ اور اکیلے فلیٹ میں رہتے ہیں ۔۔۔۔ آپ کی کسی کے ساتھ کوئی دشمنی یا کاروباری رقابت نہیں ہے۔ آپ ایک تنہائی پسند اور سیدھے سادھے آدمی ہیں ۔۔۔۔ لیکن اس کے باوجود آپ کے ساتھ یہ حادثہ پیش آیا۔ اس کی کیا وجوہات ہیں" ۔۔۔۔ سارجنٹ نے گفتگو کا آغاز کرتے

ہوئے کہا۔

"سارجنٹ ۔۔۔۔ یقین جانو ۔۔۔۔ میری سمجھ میں ابھی تک خود نہیں آیا کہ یہ سب کچھ کیا تھا۔ میں رات کو حسب معمول ٹی وی دیکھنے کے بعد سو گیا۔ کہ اچانک کسی نے مجھے جھنجھوڑ کر جگا دیا ۔۔۔۔ جیسے ہی میری آنکھیں کھلیں میں نے اپنے بستر کے گرد چار نقاب پوشوں کو کھڑے دیکھا۔ انہوں نے چہروں پر سرخ رنگ کے نقاب چڑھائے ہوئے تھے ۔۔۔۔ اس سے پہلے کہ میں صورت حال کو سمجھتا ایک نقاب پوش نے کوئی چیز میری پیشانی پر ماری اور میں بے ہوش ہو گیا۔ ہوش آنے پر میں نے اپنے آپ کو سڑک پر بندھا ہوا پایا ۔۔۔۔ اور پھر ایک دیوہیکل ٹرک مجھے اپنی طرف بڑھتا نظر آیا۔ اور میں خوف کی شدت سے بے ہوش ہو گیا۔ اس کے بعد میری آنکھ ابھی اس ہسپتال میں کھلی ہے" ۔۔۔۔ خلپ برگر نے مختصر سا بیان دیتے ہوئے کہا۔ سارجنٹ ہاتھ میں پکڑی ہوئی نوٹ بک میں اس کا بیان نوٹ کرتا رہا۔

"آپ کا کیا اندازہ ہے وہ لوگ کون تھے۔ اور انہوں نے کیوں یہ پیچیدہ طریقہ کار استعمال کیا وہ آپ کو وہیں فلیٹ میں بھی ہلاک کر سکتے تھے" ۔۔۔۔ سارجنٹ نے پوچھا۔

"میں بالکل اندازہ نہیں کر سکتا۔ اگر وہ لٹیرے ہوتے تو وہ مجھے بے ہوش کر کے وہیں ڈال جاتے۔ میری سمجھ میں کچھ نہیں آتا" ۔۔۔۔ خلپ برگر نے دونوں ہاتھوں سے سر پکڑتے ہوئے کہا۔

"آپ کے فلیٹ کی مکمل تلاشی لی گئی ہے۔ ہر چیز الٹی پلٹی ہوئی ہے۔ یوں محسوس ہوتا ہے جیسے انہیں کسی خاص چیز کی تلاش تھی۔ آپ بتا سکتے

ہیں کہ ایسی کون سی خاص چیز ہو سکتی ہے" ۔۔۔۔ سارجنٹ نے ذرا تیکھے لہجے میں پوچھا۔

"میرے پاس تو ایسی کوئی خاص چیز نہیں ہو سکتی۔ کاروباری کاغذات میں کبھی فلیٹ پر لایا ہی نہیں اور میرے پاس نہ ہی رقم تھی اور نہ ہی کوئی قیمتی چیز" ۔۔۔۔ فلپ برگر نے جواب دیا۔ لیکن اس کے ذہن میں سارجنٹ کی بات سن کر بھونچال سا آ گیا تھا۔ اُسے اب تک خیال ہی نہیں آیا تھا کہ اس کے فلیٹ میں ٹوپاز کے بارے میں تحقیقاتی رپورٹ موجود تھی۔ اور وہ یہ رپورٹ چیکنگ شعبے کو بھیجنے ہی والا تھا ۔۔۔۔ لیکن ظاہر ہے وہ اس بارے میں سارجنٹ کو کچھ نہ بتا سکتا تھا۔

"ٹھیک ہے ۔۔۔۔ ہم دیکھیں گے کہ وہ لوگ کون تھے اور کیا چاہتے تھے۔ آپ فلیٹ پر پہنچ کر خود بھی چیک کریں اگر کوئی چیز گم ہو تو ہمیں ضرور رپورٹ کیجئے" ۔۔۔۔ سارجنٹ نے اکتائے ہوئے لہجے میں کہا۔ وہ بھی شاید رسمی کارروائی پوری کرنے آیا تھا۔ اور شاید جلد از جلد جان چھڑا کر واپس جانا چاہتا تھا ۔۔۔۔ چنانچہ اس نے نوٹ بک بند کر کے جیب میں ڈالی اور پھر تیزی سے مڑ کر دروازے سے باہر نکل گیا۔ اس کے جانے کے بعد ایک نرس نے فلپ برگر کو اس کا لباس لا کر دیا اور فلپ برگر نے ملحقہ ٹائلٹ میں لباس تبدیل کیا ۔۔۔۔ اور پھر ہسپتال کے دفتر میں آ کر اس نے واپسی رجسٹر پر اپنے دستخط کئے اور ہسپتال کی عمارت سے باہر نکل آیا۔ وہ جلد از جلد اپنے فلیٹ پر پہنچنا چاہتا تھا تاکہ اس رپورٹ کے متعلق معلوم کر سکے کہ آیا وہ محفوظ ہے یا نہیں۔

چند لمحوں بعد ہی ٹیکسی نے اُسے فلیٹ تک پہنچا دیا۔ فلپ برگر جب

فلیٹ میں پہنچا تو واقعی ہر چیز الٹ پلٹ ہوئی پڑی تھی۔ اُس نے سب سے پہلے لکھنے کی میز کی وہ خفیہ دراز چیک کی جس میں وہ رپورٹ موجود تھی۔ لیکن دوسرے لمحے وہ ایک طویل سانس لے کر رہ گیا۔ خالی دراز اس کا منہ چڑا رہی تھی رپورٹ غائب ہو چکی تھی۔

فلپ برگر نے ایک طویل سانس لیا۔ اور پھر الماری سے شراب کی بوتل نکال کر وہ کرسی پر بیٹھ گیا۔ اب یہ بات تو واضح ہو گئی تھی کہ حملہ آوروں کا تعلق یقیناً ٹوپاز سے تھا ۔۔۔۔ لیکن سوچنے کی بات یہ تھی کہ انہیں اس رپورٹ کے متعلق کیسے پتہ چلا۔ اور پھر انہوں نے اُسے مارنے کے لئے اتنا پیچیدہ طریقہ کار کیوں استعمال کیا ۔۔۔۔ وہ اُسے فلیٹ میں بھی ہلاک کر سکتے تھے۔ اور پھر اچانک اس کے ذہن میں ایک خیال بجلی کے کوندے کی طرح لپکا۔ وہ سوچ رہا تھا کہ جب ٹوپاز والوں کو معلوم ہوگا کہ وہ ٹرک کے نیچے آ کر مرنے کی بجائے بچ نکلا ہے تو کیا وہ اس پر دوبارہ حملہ کریں گے۔ یقیناً یہ بات واضح تھی ۔۔۔۔ اس کے خیال کے مطابق اُسے سڑک پر صرف اس لئے پھینک دیا گیا تھا کہ ٹرک کے نیچے آ کر کچلے جانے سے اس کی لاش مسخ ہو جائے گی اور پھر کوئی اُسے پہچان نہ سکے گا ۔۔۔۔ لیکن یہ بات اس طرح غلط ہو جاتی تھی کہ پھینکنے والوں نے اس کی جیبیں خالی نہ کی تھیں۔ اس کا شناختی کارڈ اس کی جیبوں میں موجود تھا۔ اور پھر اُسے خود بخود اپنے خیال پر ہنسی آ گئی ۔۔۔۔ دراصل اس کی ایک عادت نے انہیں تلاشی لینے سے باز رکھا تھا۔ عام طور پر نائٹ سوٹ کی جیبوں میں کوئی شخص کوئی چیز نہیں رکھتا لیکن فلپ برگر کی عادت تھی کہ وہ اپنا شناختی کارڈ ہمیشہ نائٹ سوٹ کی جیب میں رکھ لیتا تھا ۔۔۔۔ یہی وجہ تھی کہ اس کا

شناختی کارڈ جیب ہی میں رہ گیا تھا۔ ابھی وہ اسی سوچ بچار میں مصروف تھا کہ اچانک سامنے میز پر پڑے ہوئے ٹیلی فون کی گھنٹی بج اٹھی اور ظلپ نے چونک کر فون کی طرف دیکھا —— اور پھر کچھ لمحے وہ تذبذب کے عالم میں بیٹھا سوچتا رہا کہ فون رسیو کرے یا نہیں کیونکہ اسے خیال آگیا تھا کہ کہیں مجرموں کی طرف سے یہ فون نہ ہو کہ وہ چیک کرنا چاہتے ہوں کہ کوئی اس فلیٹ میں موجود ہے یا نہیں —— لیکن پھر اس نے رسیور اٹھا لیا۔ کہ آخر کب تک وہ چھپ سکتا ہے۔

"ہیلو —— ظلپ برگر؟" —— دوسری طرف سے ایک زنانہ آواز سنائی دی۔

"ہاں —— ظلپ برگر بول رہا ہوں۔" —— ظلپ برگر نے طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔ کیونکہ وہ آواز پہچان گیا تھا۔

"آپ نے رپورٹ بھیجنے کے لئے کہا تھا۔ باس آپ کی رپورٹ کے منتظر ہیں۔" —— دوسری طرف سے کہا گیا۔

"وہ رپورٹ چوری ہو گئی ہے۔ اور مجھ پر بھی قاتلانہ حملہ ہوا ہے۔ میں ابھی ہسپتال سے واپس لوٹا ہوں۔" —— ظلپ برگر نے جواب دیا۔

"اوہ —— ویری بیڈ —— اچھا —— ایک لمحہ ہولڈ کیجئے۔ میں باس سے بات کرتی ہوں۔" —— دوسری طرف سے کہا گیا اور ظلپ برگر خاموش رہا۔

"ہیلو۔" —— چند لمحوں بعد ایک بھاری آواز سنائی دی۔ اور وہ سمجھ گیا کہ یہ آواز نارکوٹک ایجنسی کے چیف کرنل ہالینڈ کی ہوگی۔ کیونکہ نارکوٹک ایجنسی کا چیف باس وہی تھا —— ویسے آج تک اسے کرنل

سے براہ راست رابطے کی ضرورت پیش نہ آئی تھی۔

"یس باس —— میں ظلپ برگر بول رہا ہوں۔" —— ظلپ برگر نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"مجھے بتایا گیا ہے کہ رپورٹ چوری ہو گئی ہے اور تم پر قاتلانہ حملہ ہوا ہے۔" چیف کی کرخت آواز سنائی دی۔

"یس باس۔" —— ظلپ نے جواب دیا اور پھر اس نے تفصیل سے تمام واقعات بتا دیئے۔

"ہوں —— ٹھیک ہے۔ تم ایسا کرو کہ فوراً جیلی نوم ہوٹل میں آ کر رپورٹ کرو۔ بار ٹینڈر سے صرف تم نے دو لفظ کہنے ہیں۔ "بلیک وسکی" اور وہ تمہیں مجھ تک پہنچا دے گا۔ اس کے بعد تفصیل سے بات ہو گی۔" چیف نے اسے ہدایت دیتے ہوئے کہا۔

"بہتر باس —— میں ابھی پہنچ رہا ہوں۔" —— ظلپ نے جواب دیا۔

"او۔ کے —— میں منتظر ہوں۔" —— چیف نے جواب دیا اور اس کے ساتھ ہی دوسری طرف سے رسیور رکھ دیا گیا۔ اور ظلپ بھی رسیور رکھ کر اٹھ کھڑا ہوا۔ ویسے وہ سوچ رہا تھا کہ چیف نے اسے اپنے پاس کیوں بلایا ہے۔ بہرحال اس نے کندھے جھٹکے اور پھر فلیٹ کی الٹ پلٹ چیزوں کو درست کرنے میں مصروف ہو گیا تاکہ انہیں درست کرنے کے بعد وہ چیف کے پاس جا سکے۔

یہ ایک بہت بڑا ہال تھا۔ جس میں بے شمار عجیب و غریب مشینیں نصب تھیں اور ان مشینوں کے سامنے سفید رنگ کا لباس اور چہرے پر آکسیجن ماسک پہنے بے شمار لوگ کام کر رہے تھے ـــــ ان کا انچارج سرخ رنگ کا لباس پہنے ایک طرف کرسی میز بچھائے بڑے چوکنے انداز میں بیٹھا ہوا تھا۔ ہال کی دیواروں کے درمیان جگہ جگہ شیشے کی بڑی بڑی کھڑکیاں بنی ہوئی تھیں ـــــ جن کی دوسری طرف سمندر کا شفاف پانی صاف نظر آ رہا تھا۔ مختلف قسموں کی مچھلیاں اور سمندری جانور تیرتے پھر رہے تھے۔

مشینوں کے اوپر بڑے بڑے کیپ لگے ہوئے تھے جن میں سفید رنگ کا پوڈر بھرا ہوا تھا۔ چھت کے ساتھ پائپ نصب تھے جن میں سے سفید رنگ کا پوڈر مسلسل ان کیپوں میں گزر رہا تھا ـــــ اور پھر یہ سفید رنگ کا پاؤڈر مشینوں سے گزر کر مائع صورت میں بڑے بڑے جاروں میں بھرا جا رہا تھا۔ یہ جار ایک بڑی مشین سے منسلک تھے اور مائع اس مشین میں سے گزر کر مشین کے آخری سرے پر موجود نلکی میں جب پہنچتا تھا تو وہاں وہ

خاکی رنگ کے سفوف میں تبدیل ہو جاتا تھا ـــــ اور پھر یہ سفوف ایک چھوٹے سے شفاف پائپ سے ہوتا ہوا ہال کی ایک دیوار میں غائب ہو جاتا تھا۔ مشینوں پر مسلسل کام ہو رہا تھا۔

انچارج اپنی کرسی پر بیٹھا بڑے غور سے ایک ایک مشین کی کارکردگی کا جائزہ لے رہا تھا کہ اچانک میز پر پڑے ہوئے ٹیلی فون کی گھنٹی بج اٹھی اور انچارج نے چونک کر رسیور اٹھا لیا ـــــ اس کے چہرے پر چونکہ گیس ماسک چڑھا ہوا تھا۔ گیس ماسک کی ایک سائیڈ پر مائیک سا نصب تھا ـــــ انچارج نے رسیور کا بولنے والا سرا اس مائیک کے ساتھ رکھا اور دوسرا کان پر لگا لیا۔

"یس نمبر تھری سپیکنگ" ـــــ انچارج نے کہا۔ اس کی آواز مائیک سے نکلی تھی۔

"نمبر ون سپیکنگ ـــــ کام کی کیا رپورٹ ہے" ـــــ دوسری طرف سے کہا گیا۔ لہجہ مشینی سا تھا۔

"کام تسلی بخش طور پر ہو رہا ہے باس ـــــ تمام مشینیں درست کام کر رہی ہیں" ـــــ نمبر تھری نے جواب دیا۔

"کتنا مال تیار ہو جائے گا" ـــــ نمبر ون نے پوچھا۔

"باس ـــــ اس بار ہم اپنا ٹارگٹ کور کر لیں گے" ـــــ نمبر تھری نے جواب دیا۔

"او کے ـــــ ٹارگٹ ضرور کور ہونا چاہیے۔ مال کی پہلی کھیپ آج سوئیڈن جانی ہے۔ پارٹی تیار ہے" ـــــ نمبر ون نے کہا۔

"ہو جائے گا باس" ـــــ نمبر تھری نے جواب دیا اور پھر دوسری

طرف سے رابطہ ختم ہو جانے پر اس نے رسیور رکھ دیا ——— اور دوبارہ مشینوں کو دیکھنے لگا۔ تقریباً ایک گھنٹے تک مسلسل کام ہونے کے بعد اچانک چھت سے آنے والے پائپوں میں سے سفید رنگ کا سفوف گرنا بند ہو گیا ——— اور اس کے ساتھ ہی تمام مشینیں خود بخود بند ہوتی چلی گئیں۔

انچارج نے میز کے کنارے پر لگا ہوا ایک بٹن دبا دیا۔ دوسرے لمحے ایک زوردار گھڑگھڑاہٹ ہوئی اور تمام مشینیں آہستہ آہستہ فرش میں دھنستی چلی گئیں ——— چھت سے نکلے ہوئے پائپ چھت میں غائب ہو گئے اور چند لمحوں بعد ہی ہال بالکل خالی ہو گیا۔ مشینوں پر کام کرنے والے لوگ تیزی سے ہال کے دروازے کی طرف بڑھتے چلے گئے جو مشینوں کے دھنسنے کے بعد نمودار ہوا تھا ——— جب آخری شخص بھی چلا گیا تو انچارج تیزی سے ایک کونے کی طرف بڑھا اس نے ایک مخصوص جگہ پر زور سے پیر مارا تو دیوار درمیان سے پھٹتی چلی گئی اور انچارج اس حصے سے گزر کر دوسری طرف آ گیا ——— یہ ایک چھوٹا سا کمرہ تھا۔ انچارج نے یہاں آ کر چہرے سے گیس ماسک اتار دیا اور سرخ رنگ کا چغہ بھی اتار کر اس نے ایک الماری میں رکھا اور پھر کمرے کا دروازہ کھول کر باہر راہداری میں آ گیا ——— راہداری کے آخر میں ایک دروازہ تھا جس کے اوپر سرخ رنگ کا بلب جل رہا تھا۔ اور سامنے دو مسلح افراد بڑے چوکنے انداز میں کھڑے تھے۔ نمبر تھری نے دروازے پر اپنی بائیں ہتھیلی پھیلا کر رکھی اور اسے ہلکے سے دبایا ——— دوسرے لمحے دروازے پر جلنے والا سرخ رنگ کا بلب سبز ہو گیا اور اس کے ساتھ ہی دروازہ خود بخود کھلتا چلا گیا۔ نمبر تھری اندر داخل ہوا۔ یہ ایک خاصا بڑا کمرہ تھا جس کے درمیان میں

ایک بڑی سی میز کے پیچھے ایک ادھیڑ عمر آدمی بیٹھا ہوا تھا۔ اس کے سر کے بال برف کی طرح سفید تھے جب کہ چہرے پر موجود چھوٹی چھوٹی داڑھی گہری سیاہ تھی ——— اس طرح اس کا حلیہ عجیب و غریب ہو گیا تھا۔

"باس ——— کام مکمل ہو گیا ہے" ——— نمبر تھری نے میز کے قریب رک کر بڑے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"ٹھیک ہے ——— بیٹھو ——— میں نے نمبر ٹو اور فور کو بھی بلایا ہے ایک اہم بات سامنے آئی ہے میں چاہتا ہوں اس پر گفتگو کر لی جائے" ——— نمبر ون نے سر ہلاتے ہوئے کہا اور نمبر تھری بڑے مؤدبانہ انداز میں میز کے سامنے رکھی ہوئی کرسی پر بیٹھ گیا۔

چند لمحوں بعد ہی باری باری دو اور آدمی اندر داخل ہوئے۔ اور نمبر ون نے انہیں بھی کرسیوں پر بیٹھنے کے لئے کہا ——— ان کے کرسیوں پر بیٹھ جانے کے بعد نمبر ون نے سائیڈ ایک پر موجود بٹنوں کے ایک بڑے سے بورڈ پر لگے ہوئے دو بٹن دبا دیئے تو دروازے اور کمرے کی دیواروں پر لوہے کی سی شیٹیں چڑھتی چلی گئیں ——— اور اب یہ کمرہ ہر لحاظ سے محفوظ ہو چکا تھا۔

"میرے پاس سپیشل گروپ نے رپورٹ بھیجی ہے۔ اس رپورٹ کے مطابق فوپاز کے خلاف بین الاقوامی قوتیں حرکت میں آ گئی ہیں" نمبر ون نے میز کی دراز سے ایک فائل نکال کر میز پر رکھتے ہوئے کہا۔

"بین الاقوامی قوتیں ——— کیا مطلب باس" ——— نمبر ٹو نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"بات یہ ہے کہ مجھے ایک خفیہ اطلاع ملی تھی کہ ناڈکا ایجنسی نے

ٹوپاز کا سراغ لگا لیا ہے۔ اور مزید تفصیلات حاصل کرنے کے لئے معاملہ نارکونگ ایجنسی کی خفیہ تحقیقاتی کمیٹی کے سپرد کر دیا گیا ہے —— میں نے کوشش شروع کر دی کہ اس خفیہ تحقیقاتی کمیٹی کو تلاش کیا جائے۔ چنانچہ مجھے معلوم ہوا کہ اس کا سربراہ ایک شخص فلپ برگر ہے۔ جو بظاہر ایک امپورٹ ایکسپورٹ فرم کا مالک ہے —— اور اس نے ٹوپاز کے بارے میں کوئی خفیہ رپورٹ بھی تیار کی ہے۔ جس پر میں نے مرڈر سیکشن کے نمبر تھرٹی کے ذمہ اس کی مکمل صفائی کا کام لگا دیا —— اور ساتھ ہی یہ ہدایت بھی کہ اس کی موت کو حادثہ بنا دیا جائے تاکہ نارکونگ ایجنسی چوکنی نہ ہو جائے —— اور اس سے رپورٹ بھی حاصل کی جائے۔ نمبر تھرٹی نے رپورٹ حاصل کر کے پوائنٹ سولہ پر پہنچا دی اور وہاں سے وہ رپورٹ میرے پاس آ گئی —— لیکن یہ رپورٹ فضول سی ہے اس میں کوئی اہم بات نہیں ہے صرف قیاسیات سے کام لیا گیا ہے۔ پھر نارکونگ ایجنسی کا ایک انسپکٹر ہنری جیمز کے متعلق اطلاع ملی کہ وہ ٹوپاز کے آڑے آ رہا ہے —— اس نے سپلائی نمبر بارہ کو پوائنٹ نمبر چودہ پر چیک کیا لیکن مال بچ نکلا۔ یہ ہنری جیمز فلپ برگر کے ساتھ کام کرتا رہا ہے۔ نمبر تھرٹی کو اس کی مکمل صفائی کے بارے میں بھی احکامات دے دیئے گئے —— لیکن اب سپیشل گروپ نے رپورٹ دی ہے کہ فلپ برگر بھی بچ گیا ہے۔ نمبر تھرٹی نے انتہائی اناڑی پن سے کام لیا ہے۔ اس نے اسے رسیوں سے باندھ کر سڑک پر ڈال دیا تاکہ وہ ٹرک سے کچلا جائے —— بہرحال وہ بچ گیا۔ اور ہمیں اس وقت اطلاع ملی جب وہ ہسپتال سے نکل جانے میں کامیاب ہو گیا۔ چنانچہ اس کے

فلیٹ پر ریڈ کیا گیا اور پھر وہاں اسے گولیوں سے چھلنی کر دیا گیا۔ ادھر نمبر تھرٹی نے ہنری جیمز کے فلیٹ پر حملہ کیا لیکن وہاں ایک ایشیائی موجود تھا —— جس کی وجہ سے حملہ ناکام ہو گیا اور انہیں فرار ہونا پڑا۔ پھر انہوں نے فلیٹ سے باہر مورچے لگا لئے۔ لیکن جب بہت دیر تک وہ باہر نہ نکلے تو نمبر تھرٹی نے فلیٹ کو ہی بم سے اڑا دیا —— لیکن بعد میں معلوم ہوا کہ فلیٹ خالی تھا۔ ملبے سے کوئی آدمی یا لاش برآمد نہیں ہوئی اس کا مطلب ہے کہ وہ ایشیائی اور ہنری جیمز فلیٹ تباہ ہونے سے پہلے ہی نکل گئے —— سپیشل گروپ نے نمبر تھرٹی سے اس ایشیائی کا حلیہ معلوم کر کے تحقیقات کیں تو پتہ چلا کہ وہ پاکیشیا کا علی عمران ہے۔ ایک ایسا شخص جسے پوری دنیا کے مجرم عزرائیل کے نام سے یاد کرتے ہیں۔ دنیا کا خطرناک ترین انسان —— جس نے بڑی بڑی طاقتور تنظیموں کا خاتمہ کر دیا ہے۔ بظاہر انتہائی معصوم سا اور احمق سا نوجوان لیکن درپردہ دنیا کا خطرناک ترین انسان ہے —— پھر مزید تحقیقات کی گئیں۔ تو پتہ چلا کہ علی عمران کو نارکونگ ایجنسی نے باقاعدہ دعوت بھیج کر بلایا ہے اور اس کے بلانے کا مقصد ٹوپاز کے خلاف مورچہ بندی ہے —— چنانچہ اب صورت حال یہ ہے کہ علی عمران نارکونگ ایجنسی کی حمایت میں ٹوپاز کے خلاف میدان میں اتر آیا ہے۔ سپیشل گروپ علی عمران کو تلاش کرنے میں مصروف ہے —— جیسے ہی اس کی اطلاع ملی میں نے احکامات دے دیئے ہیں کہ اس کا ہر قیمت پر خاتمہ کر دیا جائے۔ نمبر تھرٹی کو اس کے اناڑی پن کے جرم میں موت کی سزا دی جا چکی ہے —— ان حالات میں جب کہ ہمیں سوئیڈن سے بہت بڑا آرڈر ملا ہے اور جس کی

یہ بلیک میپ آج تیار ہوئی ہے علی عمران کا یہاں آنا اور نارکوٹکس ایجنسی کا یوں تیزی سے حرکت میں آ جانا ہمارے لئے بے حد خطرناک ثابت ہو سکتا ہے" ——— نمبر ون نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"لیکن باس ——— کیا یہ شخص علی عمران واقعی اتنا خطرناک ہے کہ ہماری اس قدر طاقتور تنظیم کے خلاف اکیلا کچھ کرے گا" نمبر تھری نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اس کے متعلق رپورٹیں تو ایسی ہی ہیں۔ کہ اس ورلڈ آرگنائزیشن اور سٹار ورلڈ آرگنائزیشن دونوں سے سپیشل گروپ نے رپورٹیں حاصل کی ہیں ——— آپ کو معلوم ہے کہ ان دونوں اداروں کی رپورٹیں مصدقہ ہوتی ہیں۔ دونوں اداروں کے مطابق علی عمران دنیا بھر میں سب سے خطرناک آدمی ہے ——— اور اس کا ریکارڈ ہے کہ جب بھی یہ شخص کسی تنظیم کے خلاف کام شروع کرتا ہے تو ایسے حالات پیدا کر دیتا ہے کہ انتہائی جدید ترین وسائل کے مالک اور انتہائی طاقتور تنظیم کا شیرازہ بکھر کر رہ جاتا ہے ——— دنیا کی بڑی سے بڑی مجرم تنظیم جب بھی اس سے ٹکراتی ہے ہمیشہ ختم ہو گئی ہے۔ اس لئے مجھے تشویش ہوئی ہے" نمبر ون نے جواب دیا۔

"باس ——— جہاں تک نارکوٹکس ایجنسی کا تعلق ہے۔ وہ تو ہمارا کچھ نہیں بگاڑ سکتی۔ ہمارے آدمی اس تنظیم میں موجود ہیں۔ ہم جب بھی چاہیں اس ایجنسی کے کسی بھی خطرناک شخص کا خاتمہ کر سکتے ہیں۔ اس لئے ہمیں اس کی طرف سے کوئی فکر نہیں ہے ——— البتہ یہ شخص علی عمران اگر واقعی اتنا خطرناک ہے تو پھر ہم تنظیم کی پوری طاقت اس کے خاتمے پر

لگا دیتے ہیں یہ ایک اکیلا شخص آخر ہم سے کب تک بچ سکتا ہے" ——— نمبر ٹو نے رائے دیتے ہوئے کہا۔

"یہی میں سوچ رہا تھا۔ میرا خیال ہے کہ ——— گروپ کے تمام قاتلوں اور سپیشل گروپ کو ملا کر نیا گروپ تشکیل دیا جائے۔ جس کا چارج آپ تینوں میں سے کسی ایک کے پاس ہو ——— اور یہ گروپ پورے ملک میں فوری حرکت میں آ جائے۔ مجھے یقین ہے کہ ہم اس علی عمران کا خاتمہ کرنے میں کامیاب ہو جائیں گے" ——— نمبر ون نے تجویز پیش کرتے ہوئے کہا۔

"باس ——— یہ مشن آپ مجھے سونپ دیں۔ اور نیا گروپ بنانے کی بھی ضرورت نہیں۔ صرف مرڈر گروپ ہی کافی ہے۔ میں چند گھنٹوں میں ہی اس کی لاش آپ کے سامنے ڈال دوں گا" ——— نمبر تھری نے بڑے بااعتماد لہجے میں کہا۔

"ٹھیک ہے ——— یہ مشن تمہارے سپرد کر دیا گیا۔ تم مرڈر گروپ کا چارج سنبھال لو میں آرڈر کر دیتا ہوں۔ اس وقت تک لیبارٹری میں تمہارے شعبے کو نمبر ٹو سنبھالے گا" ——— نمبر ون نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے باس" ——— ان تینوں نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

اور نمبر ون نے بٹن دبا کر دروازے اور دیواروں والی چادریں گرا دیں۔ اور وہ تینوں اٹھ کھڑے ہوئے۔ اور پھر باری باری کمرے سے باہر نکلتے چلے گئے۔

ٹیکسی ——— ایک بڑی سی عمارت کے سامنے رک گئی تو ہنری جیمز اور عمران ٹیکسی سے نیچے اتر آئے۔ ہنری جیمز نے کرایہ ادا کیا اور ٹیکسی تیزی سے آگے بڑھتی چلی گئی ——— ہنری جیمز کا ارادہ پہلے اپنی کار پر آنے کا تھا لیکن عمران کے کہنے پر کہ اس طرح تو میک اپ فضول ہو جائے گا اور وہ دونوں کار کی وجہ سے پہچانے جائیں گے ——— چنانچہ ہنری جیمز نے ٹیکسی انگیج کر لی اور پھر اب وہ اس بڑی سی عمارت کے سامنے اتر گئے تھے۔ ٹیکسی جانے کے بعد ہنری جیمز عمران کو اشارہ کرتے ہوئے آگے بڑھا ——— اور عمارت کے ساتھ تپلی سی گلی میں سے ہوتے ہوئے وہ پچھلی سڑک پر آ گئے۔ سڑک کراس کر کے وہ ایک چھوٹے سے ہوٹل کے گیٹ میں داخل ہو گئے۔ ہوٹل پر لگے ہوئے بورڈ کے مطابق اس کا نام بیلی ٹوم ہوٹل تھا ——— ہنری جیمز اندر داخل ہوتے ہی تیزی سے کاؤنٹر کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ عمران اس کے پیچھے پیچھے تھا۔

"بلیک وسکی" ——— ہنری جیمز نے بارٹینڈر سے مخاطب ہو کر دبے لہجے میں کہا اور بارٹینڈر نے سر ہلاتے ہوئے کاؤنٹر کی دراز سے ایک کارڈ نکال کر ہنری جیمز کے ہاتھ میں پکڑا دیا۔ ہنری جیمز کارڈ ہاتھ میں لئے واپس مڑا اور پھر تیزی سے مین گیٹ کی طرف بڑھتا چلا گیا ——— ہوٹل سے باہر آنے کے بعد اس نے کارڈ کو دیکھا اور دوسرے لمحے وہ مڑا اور ہوٹل کے برآمدے کی دائیں سمت بڑھتا چلا گیا۔ برآمدے کا اختتام دیوار پر ہوا۔ اس دیوار پر ایک اژدھے کی تصویر بنائی گئی تھی ——— جس کا منہ لیٹر بکس کی طرح کھلا ہوا تھا۔ ہنری جیمز نے کارڈ اس کے منہ میں ڈال دیا تب عمران کو پتہ چلا کہ منہ کے درمیان ایک خلا ہے۔ اور کارڈ اس خلا سے دوسری طرف غائب ہو گیا ——— چند لمحوں بعد دیوار تیزی سے ایک طرف کھسکتی چلی گئی۔ اور وہ دونوں اندر داخل ہو گئے۔ ان کے اندر داخل ہوتے ہی دیوار ان کے پیچھے برابر ہو گئی ——— اب وہ ایک چھوٹے سے کمرے میں تھے۔ کمرے کی ایک دیوار کے ساتھ سٹینڈ پر سرخ رنگ کا ٹیلی فون رکھا ہوا تھا۔ ہنری جیمز نے ٹیلی فون کا رسیور اٹھایا اور تین بار صفر ڈائل کر کے رسیور رکھ دیا ——— پھر چند لمحوں بعد اس نے دوبارہ رسیور اٹھایا اور دو بار صفر ڈائل کر کے رسیور رکھ دیا۔ تیسری بار اس نے رسیور اٹھا کر ایک بار صفر ڈائل کیا اور رسیور رکھ دیا ——— عمران خاموشی سے یہ سارا ڈرامہ دیکھ رہا تھا۔ ہنری جیمز کو رسیور رکھے چند ہی لمحے گزرے ہوں گے کہ ٹیلی فون کی گھنٹی بج اٹھی اور ہنری جیمز نے رسیور اٹھا لیا۔

"یس ——— ہوٹل بیلی ٹوم" ——— دوسری طرف سے ایک آواز سنائی دی۔

"ہنری جیمز اسپیکنگ" ——— ہنری جیمز نے جواب دیا۔

"کون؟" ۔۔۔۔ دوسری طرف سے پوچھا گیا۔

"سنڈے مارننگ" ۔۔۔۔ ہنری جیمز نے جواب دیا۔

"کیا بات ہے؟" ۔۔۔۔ دوسری طرف سے پوچھا گیا۔

"باس کو سپیشل رپورٹ دینی ہے۔ اور میرے ساتھ پاکیشیا کے علی عمران ہیں۔ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے چیف ایکسٹو کے خصوصی نمائندے ہیں" ۔۔۔۔ ہنری جیمز نے وضاحت کرتے ہوئے کہا۔

"ہولڈ کیجئے" ۔۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا اور ہنری جیمز رسیور پکڑے خاموش کھڑا رہا۔ چند لمحوں بعد رسیور سے ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔

"ہنری جیمز ۔۔۔۔ کیا تمہیں یقین ہے کہ تمہارے ساتھ صحیح آدمی ہے" ۔۔۔۔ بولنے والے کا لہجہ باوقار تھا۔

"یس باس ۔۔۔۔ میں نے ایجنسی کا جاری کردہ خط خود دیکھا ہے" ۔۔۔۔ ہنری جیمز نے جواب دیا۔

"اچھا ۔۔۔۔ رسیور اسے دو" ۔۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا اور ہنری جیمز نے رسیور عمران کی طرف بڑھایا۔

"یس علی عمران ۔۔۔۔ ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) سپیکنگ فرام ہنرماؤتھ" ۔۔۔۔ عمران نے بڑے باوقار لہجے میں کہا لیکن اس کے آخری الفاظ سن کر ہنری جیمز نے اپنے منہ پر ہاتھ رکھ کر ابل کر آنے والی ہنسی کو بڑی مشکل سے روکا۔

"آپ ہنری جیمز سے کیسے ملے" ۔۔۔۔ دوسری طرف سے قدرے سخت لہجے میں پوچھا گیا۔

"قسم لے لیجئے جو میں ملا ہوں۔ یہ خود ہی مجھ سے آ ملا تھا۔ میں اچھا بھلا ہوٹل میں بیٹھا خوبصورت لڑکیوں کی ننگی پنڈلیاں تاڑ رہا تھا کہ بس یہ آن ٹپکا اور نتیجہ یہ کہ میں یہاں آپ کی کرخت باتیں سن رہا ہوں" ۔۔۔۔ عمران نے بڑے سنجیدہ لہجے میں جواب دیا۔

"آپ ناراض ہو گئے مسٹر علی عمران ۔۔۔۔ میں تو صرف تسلی کے لئے پوچھ رہا تھا" ۔۔۔۔ دوسری طرف سے بولنے والے نے اس بار نرم لہجے میں کہا۔

"اگر آپ کی تسلی صرف ہمیں یہاں کھڑے کرنے سے ہی ہوتی ہے تو میں چار دن کھڑا رہنے کے لئے تیار ہوں" ۔۔۔۔ عمران نے طنزیہ لہجے میں کہا۔

"رسیور جیمز کو دے دیجئے" ۔۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا اور عمران نے رسیور جیمز کی طرف بڑھا دیا۔

"ٹھیک ہے جیمز ۔۔۔۔ میں دروازہ کھولتا ہوں" ۔۔۔۔ باس نے کہا اور ہنری جیمز نے شکریہ ادا کر کے رسیور واپس کریڈل پر رکھ دیا۔ چند لمحوں بعد ہی سامنے کی دیوار درمیان سے پھٹ کر دونوں اطراف میں سمٹتی چلی گئی۔ اب سامنے ایک طویل راہداری نظر آ رہی تھی۔ راہداری کے آخر میں ایک دروازہ تھا جس پر سرخ رنگ کا بلب جل رہا تھا ۔۔۔۔ وہ دونوں جیسے ہی دروازے کے سامنے پہنچے۔ دروازہ خود بخود کھلتا چلا گیا۔ اور وہ دونوں اندر داخل ہو گئے ۔۔۔۔ کمرے میں ایک بڑی سی میز کے پیچھے ایک نوجوان لڑکی موجود تھی۔ جیسے ہی وہ اندر داخل ہوئے وہ مسکراتی ہوئی اٹھ کھڑی ہوئی۔

"آیئے — باس آپ کے منتظر ہیں" — لڑکی نے بڑے احترام بھرے لہجے میں کہا اور پھر تیزی سے بغلی دروازے کی طرف بڑھتی چلی گئی اس کے پیچھے چلتے ہوئے وہ مختلف راہداریوں سے گزر کر ایک دروازے کے سامنے رک گئے — لڑکی نے مخصوص انداز میں دستک دی۔

"کم ان" — اندر سے باس کی بھاری آواز سنائی دی۔ اور لڑکی دروازے کو دھکیل کر ایک طرف ہٹتی چلی گئی۔

ہنری جیمز نے عمران کو اندر آنے کا اشارہ کیا اور وہ دونوں کمرے میں داخل ہو گئے۔

یہ ایک وسیع و عریض کمرہ تھا جسے بہترین انداز میں سجایا گیا تھا۔ ایک بڑی سی میز کے پیچھے ایک ادھیڑ عمر لیکن بھاری جسامت کا آدمی موجود تھا۔ یہ کرنل ہالینڈ تھا — نارکوٹکس ایجنسی کا سربراہ — کرنل ہالینڈ پہلے ایکریمیا کا ٹاپ سیکرٹ ایجنٹ تھا لیکن پھر ایک حادثے میں اس کی ٹانگ کٹ گئی تو اسے نارکوٹکس ایجنسی کا سربراہ مقرر کر دیا گیا — اب اس کی ایک ٹانگ مصنوعی تھی لیکن غور سے دیکھے بغیر اس کے مصنوعی پن کا احساس نہ ہوتا تھا۔

"میں آپ کو نارکوٹکس ایجنسی کی طرف سے خوش آمدید کہتا ہوں مسٹر علی عمران" — کرنل ہالینڈ نے اٹھ کر باقاعدہ عمران سے مصافحہ کرتے ہوئے کہا۔

"شکریہ کرنل" — عمران نے سنجیدہ سے لہجے میں کہا اور کرنل ہالینڈ سے مصافحہ کر کے وہ قریب پڑی کرسی پر بیٹھ گیا۔ ہنری جیمز نے بھی کرسی سنبھال لی۔

"یہ آپ کا خط" — عمران نے جیب میں ہاتھ ڈال کر خط نکالا اور کرنل ہالینڈ کے سامنے رکھ دیا۔

"ہنری جیمز — تمہارا میک اپ شاندار ہے۔ میں نے صرف تمہیں چال سے پہچانا ہے" — کرنل ہالینڈ نے خط پر ایک نظر ڈال کر ایک طرف کرتے ہوئے کہا۔

"یہ میک اپ عمران صاحب نے کیا ہے اور یہ خود بھی میک اپ میں ہیں ورنہ یہ خاصے خوب صورت ہیں" — ہنری جیمز نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"اوہ — اچھا — ورنہ مجھے افسوس ہو رہا تھا کہ اتنا بدصورت آدمی زندگی کیسے گزار سکتا ہے" — کرنل ہالینڈ نے ہنستے ہوئے کہا۔

"آپ کو عورتوں کی نفسیات کا علم نہیں جناب — عورتیں بدصورت مردوں کو پسند کرتی ہیں اور بدصورت عورتیں خوب صورت مردوں کو اب دیکھیے آپ کی سیکرٹری مجھے دیکھ کر مسکرائی تھی — جب کہ اس نے ہنری جیمز کو لفٹ بھی نہیں دی" — عمران نے فلسفہ بگھارتے ہوئے کہا۔ اور کرنل ہالینڈ کے ساتھ ساتھ ہنری جیمز بھی مسکرا دیا۔

"پاکیشیا سیکرٹ سروس کے چیف ایکسٹو کی ایجنسی بے حد شکر گزار ہے کہ انہوں نے ہمارے خط کے جواب میں آپ کو یہاں بھیجا ہے لیکن معاف کیجیے میں صاف گو آدمی ہوں — مجھے آپ صرف کھلنڈرے سے نوجوان لگ رہے ہیں۔ لاابالی طبیعت کے نوجوان جو ساحل سمندر پر لڑکیوں کو دیکھ کر سیٹیاں بجاتے رہتے ہیں۔ اور شاید اس سے زیادہ

ان میں جرأت بھی نہیں ہوتی ۔اس لئے آپ ہمارے مہمان ہیں جب تک آپ چاہیں ایجنسی کے اخراجات پر یہاں رہیں سیر و تفریح کریں ــــ اور جب آپ کا واپسی کا موڈ بن جائے تو مجھے اطلاع کر دیجئے گا"۔
کرنل ہالینڈ نے بڑے سپاٹ سے لہجے میں کہا اور عمران کے لبوں پر شریر سی مسکراہٹ ابھر آئی ۔
"آپ کی صاف گوئی مجھے بے حد پسند آئی ہے ۔ کرنل ہالینڈ میرے خیال میں آپ بھی کرنل فریدی کے بیچ کے کرنل ہیں وہ بھی اسی طرح بے رنگ و بے بو قسم کے آدمی ہیں ــــ بہرحال آپ سے ملاقات کا شرف حاصل ہو گیا ہے ۔میرے لئے یہی بہت بڑی خوش بختی ہے کہ میں نے زندگی میں ایک ایسے آدمی سے ملاقات کر لی جس نے سیٹی بجانے کے بعد آگے بھی جرأت کی اور نتیجہ یہ کہ مصنوعی ٹانگ لگوا کر بیٹھنا پڑ گیا"۔
عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا:
"اوہ ــــ آپ مجھ پر طنز کر رہے ہیں ۔بہرحال آپ ہمارے مہمان ہیں میں کوئی تلخی پیدا نہیں کرنا چاہتا ۔لیکن آپ نے کرنل فریدی کا حوالہ دیا ہے ــــ کرنل فریدی کو میں اچھی طرح جانتا ہوں ۔ وہ بہت بڑے آدمی ہیں ۔ایک بار میں نے اور انہوں نے مل کر کام کیا تھا ۔تب سے میں ان کا مداح ہوں ــــ میں نے تو ایجنسی کے گورنر بورڈ سے یہی استدعا کی تھی کہ کرنل فریدی کو اس مشن پر بلایا جائے ۔لیکن گورنر بورڈ نے بتایا کہ کرنل فریدی کسی خصوصی مشن میں مصروف ہیں اس لئے انہوں نے ایکسٹو سے بات کرنے کی کوشش کی کیوں کہ کرنل فریدی نے ہی ایکسٹو کی سفارش کی تھی ــــ کرنل ہالینڈ نے سپاٹ لہجے میں جواب دیتے

ہوئے کہا ۔
"اوہ ــــ کرنل فریدی کی بڑی مہربانی کہ انہوں نے یہ سفارش کی بہرحال مجھے خوشی ہے کہ میں آپ کی توقع پر پورا نہیں اترا ۔لیکن کم از کم آپ مجھے یہ تو بتا دیں نے کہ آخر آپ کو کرنل فریدی یا ایکسٹو سے رابطہ قائم کرنے کی ضرورت کیوں محسوس ہوئی" ــــ عمران نے بڑے سنجیدہ لہجے میں کہا ۔
"دراصل ایجنسی نے محسوس کیا ہے کہ کچھ عرصے سے منشیات کے سمگلر بڑے منظم ہو گئے ہیں اور منشیات کی نقل و حمل میں تیزی پیدا ہو گئی ہے ۔ اور ایک نئی چیز سامنے آئی ہے جسے عرف عام میں ایکس وائی کہا جاتا ہے ۔ ایکس وائی منشیات میں ایک ایسی چیز ہے جو نہ صرف بے حد قیمتی ہے بلکہ اس کا نشہ دنیا میں سب سے تیز ہے ــــ اور پھر یہ کہ طبی طور پر اسے چیک نہیں کیا جا سکتا ۔اس لئے ایکس وائی پوری دنیا میں تیزی سے پھیلتی چلی جا رہی ہے ــــ یہ خاکی رنگ کا پوڈر ہوتا ہے جسے چائے یا کسی بھی مشروب میں ڈال کر پیا جاتا ہے ۔ہمارے ماہرین نے ایکس وائی پر جب ریسرچ کی تو معلوم ہوا کہ یہ دراصل کوکین کی اعلیٰ ترین کوالٹی ہے ۔ اور اس میں خاص تناسب سے چند ایسے کیمیکلز ملائے گئے ہیں جس کے لئے بہت قیمتی اور بہت بڑی مشینری کی ضرورت ہے ۔چنانچہ ماہرین اس نتیجے پر پہنچے کہ ایکس وائی کی تیاری کے لئے دنیا میں کہیں بہت بڑی لیبارٹری تیار کی گئی ہے اور وہ کام کر رہی ہے ــــ ظاہر ہے اتنی بڑی لیبارٹری کسی سمگلر کے بس کا روگ نہیں ہے ۔ چنانچہ اس سے یہ نتیجہ نکالا گیا کہ مجرموں کی کوئی بہت بڑی تنظیم میدان میں

اتری ہے۔ چنانچہ جب اس کے لئے غور کیا گیا تو گورنر بورڈ اس نتیجے پر پہنچا۔ کہ ایجنسی مجرموں کی بین الاقوامی تنظیم سے نپٹنے کے لئے کافی نہیں ہے اس کے لئے کسی ایسی تنظیم کی ضرورت ہے جو مجرموں سے نپٹنے میں مہارت رکھتی ہوں ــــ اور خاص طور پر ایسے مجرم جن کا تعلق نشیات سے رہا ہو۔ چنانچہ اس سلسلے میں کرنل فریدی کا نام سامنے آیا ــــ لیکن کرنل فریدی نے معذرت کر لی اور گورنر بورڈ کو یقین دلایا کہ اگر پاکیشیا سیکرٹ سروس کے چیف ایکسٹو سے رابطہ قائم کیا جائے تو وہ بے حد موثر ثابت ہو سکتے ہیں ــــ یہی وجہ ہے کہ آپ کے چیف کو خط لکھا گیا اور آپ تشریف لائے۔" ــــ کرنل ہالینڈ نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"آپ کے اس اعتماد کا بے حد شکریہ ــــ اب آپ صرف فلپ برگر کا پتہ بتا دیں وہ شاید آپ کی ایجنسی سے متعلق ہے۔" ــــ عمران نے بڑے مطمئن لہجے میں کہا۔

"فلپ برگر ــــ آپ اسے کیسے جانتے ہیں۔" ــــ کرنل ہالینڈ نے چونکتے ہوئے کہا۔

"وہ میرا دوست ہے اور مجھے معلوم ہوا تھا کہ وہ نارکوٹک ایجنسی سے متعلق ہے۔ اس لئے میں پہلے اس سے ملنا چاہتا تھا ــــ یہ تو اتفاق ہے کہ ہنری جیمز سے ملاقات ہو گئی۔ ہم دونوں اکٹھے ہی آکسفورڈ میں پڑھتے رہے ہیں اور پھر ان کے فلیٹ پر بات کھل گئی اور پھر یہ مجھے آپ کے پاس لے آئے۔" ــــ عمران نے وضاحت کرتے ہوئے جواب دیا۔

اور پھر اس سے پہلے کہ کرنل ہالینڈ کوئی جواب دیتا۔ میز پر پڑے ہوئے کئی ٹیلی فونوں میں سے ایک کی گھنٹی بج اٹھی۔ اور کرنل ہالینڈ نے رسیور اٹھا لیا۔

"یس کرنل ہالینڈ سپیکنگ" ــــ کرنل ہالینڈ نے بڑے باوقار لہجے میں کہا۔

"باس ــــ فلپ برگر کو اس کے فلیٹ پر گولیوں سے چھلنی کر دیا گیا۔ حملہ آور نقاب پوش تھے۔ اس کے علاوہ یہ بھی اطلاع ملی ہے۔ کہ انسپکٹر ہنری جیمز کے فلیٹ کو بم مار کر اڑا دیا گیا ہے۔ لیکن شاید فلیٹ خالی تھا۔ کیونکہ ملبے میں سے کوئی لاش نہیں ملی۔" دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اوہ ــــ اس کا مطلب ہے حالات روز بروز خراب ہوتے جا رہے ہیں۔ ان نقاب پوشوں کے خلاف مکمل تحقیقات کراؤ کہ یہ لوگ کون ہیں۔ انہی سے ہی کوئی کلیو مل سکتا ہے۔" ــــ کرنل ہالینڈ نے بجھے ہوئے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"بہتر باس ــــ ویسے ہمارے آدمی کوشش کر رہے ہیں۔" دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اوکے ــــ جیسے ہی کوئی کلیو ملے مجھے فوراً رپورٹ دینا۔" کرنل ہالینڈ نے کہا اور پھر ڈھیلے ہاتھوں سے رسیور رکھ دیا۔

"عمران صاحب ــــ آپ کے دوست ــــ فلپ برگر کو گولی مار کر ہلاک کر دیا گیا ہے۔ سمگلروں کی ایک تنظیم حال ہی میں سامنے آئی ہے ــــ اس کا نام ٹوپاز ہے۔ بس اتفاق سے اس کے

متعلق ایک ٹرانسمیٹر کال سے پتہ چلا ـــــ فلپ برگر ہماری ایجنسی کی
خفیہ تحقیقاتی کمیٹی کا سربراہ تھا۔ چنانچہ اُسے ٹوپاز کے متعلق رپورٹ تیار
کرنے کا حکم دے دیا گیا ـــــ پھر اطلاع ملی کہ فلپ برگر کو رات کو
فلیٹ سے اغوا کر لیا گیا۔ اور اُسے رسیوں سے باندھ کر ایک سڑک پر
ڈال دیا گیا جہاں وہ ایک ٹرک کے نیچے آنے سے بال بال بچا۔ ٹرک
ڈرائیور نے اُسے ہسپتال پہنچا دیا ـــــ وہاں سے ہمیں اس واردات
کی اطلاع ملی۔ ہسپتال سے فارغ ہو کر وہ جب اپنے فلیٹ پہنچا تو میں
نے اس سے رابطہ قائم کیا تو معلوم ہوا کہ وہ رپورٹ جو اس نے تیار کی
تھی وہ بھی غائب کر دی ہے ـــــ چنانچہ میں نے اُسے یہاں بلوایا تھا۔
تاکہ اس سے زبانی اس رپورٹ کے متعلق پوائنٹس معلوم کیے جائیں
لیکن ابھی ابھی اطلاع ملی ہے کہ اُسے فلیٹ میں نقاب پوشوں نے گولیوں
سے چھلنی کر دیا ہے ـــــ اور ہاں ہنری جیمز ایک حیرت انگیز اطلاع
اور بھی ہے۔ تمہارے فلیٹ کو بھی بم مار کر اڑا دیا گیا ہے۔ ایسا کیوں ہوا؟"
کرنل ہالینڈ نے کہا۔

"باس ـــــ اسی کے متعلق رپورٹ دینے میں یہاں آیا ہوں۔
میں اور عمران فلیٹ پر بیٹھے باتیں کر رہے تھے کہ اچانک دو نقاب
پوش اندر گھس آئے ـــــ وہ مجھے قتل کرنا چاہتے تھے لیکن عمران
کی مداخلت کی وجہ سے وہ بھاگ جانے پر مجبور ہو گئے۔ پھر عمران نے خدشہ
ظاہر کیا کہ ہو سکتا ہے وہ باہر میرے انتظار میں چھپے ہوئے ہوں۔ اس لئے
عمران صاحب نے میرا میک اپ کیا اور خود بھی میک اپ کیا۔ اور
ہم ٹیکسی کے ذریعے یہاں آئے ہیں۔ اس کا مطلب ہے کہ عمران کا

خدشہ درست تھا وہ باہر ہمارا انتظار کر رہے تھے۔ جب ہم باہر نکلے تو
انہوں نے بم سے فلیٹ ہی اڑا دیا ـــــ ظاہر ہے میک اپ کی وجہ سے
وہ ہمیں باہر نکلتے ہوئے چیک نہ کر سکے ہوں گے۔ اور خاص بات یہ کہ
ان نقاب پوشوں نے اپنا تعلق ٹوپاز سے ہی بتایا تھا" ـــــ ہنری جیمز
نے تفصیل بتلاتے ہوئے کہا۔

"اوہ ـــــ اس کا مطلب ہے ٹوپاز اب کھل کر سامنے آگئی ہے۔ اور
ان کے ہاتھ بھی بے حد لمبے ہیں ـــــ بہر حال مجھے یقین ہے کہ جلد ہی
ہم اس تنظیم کا خاتمہ کرنے میں کامیاب ہو جائیں گے" ـــــ کرنل
ہالینڈ نے جواب دیا۔

"اچھا جناب ـــــ مجھے اجازت دیجئے تاکہ میں واپسی کی تیاری کروں"
عمران نے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا۔

"آپ کچھ دن یہاں رہیں" ـــــ کرنل ہالینڈ نے اٹھ کر مصافحے
کے لئے ہاتھ بڑھاتے ہوئے کہا۔ وہ شاید خود بھی یہی چاہتا تھا کہ عمران
واپس چلا جائے ـــــ اس لئے یہ بات کہتے ہوئے اس کا لہجہ
رسمی سا تھا۔

"نہیں ـــــ مجھے تو اس ٹوپاز سے ڈر لگنے لگ گیا ہے۔ اس نے
مجھے ہنری جیمز کے ساتھ دیکھ لیا ہے ایسا نہ ہو کہ وہ مجھے میک اپ میں
بھی پہچان لے اور پھر میں کنوارا ہی مارا جاؤں" ـــــ عمران نے بڑے
خوف زدہ لہجے میں کہا۔

"او۔ کے ـــــ آپ کی مرضی ـــــ ہنری ـــــ تم انہیں باہر
پہنچا کر واپس آؤ۔ اور ہاں ـــــ ایکسٹو سے ایک بار پھر ایجنسی کی

طرف سے شکریہ ادا کر دیجئے گا" ۔۔۔ کرنل ہالینڈ نے بڑے طنزیہ لہجے میں کہا۔

"اگر میں ٹوپاز کے ہاتھوں بچ گیا تو یقیناً ادا کر دوں گا۔ ورنہ مجبوری" عمران نے کانپتے ہوئے لہجے میں کہا اور تیزی سے واپس مڑ گیا۔ ہنری جیمز بھی اس کے پیچھے چل پڑا۔

"مجھے افسوس ہے عمران ۔۔۔ کرنل دراصل بے حد سخت مزاج آدمی ہے" ۔۔۔ ہنری جیمز نے ہوٹل کے برآمدے میں پہنچتے ہوئے بڑے ندامت بھرے لہجے میں عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"کوئی بات نہیں ۔۔۔ میری جان بچ گئی۔ یہی غنیمت ہے۔ وہ اگر گولی مار دیتا تو میں اس کا کیا بگاڑ سکتا تھا۔ میرا بریف کیس تو ظاہر ہے فلیٹ میں ہی ختم ہو چکا ہو گا اس لئے اجازت" ۔۔۔ عمران نے مصافحے کے لئے ہاتھ بڑھاتے ہوئے کہا۔

"اگر کچھ دن رہ جاتے تو ۔۔۔۔۔۔" ۔۔۔ ہنری جیمز نے مصافحہ کرتے ہوئے کہا۔

"نا بابا ۔۔۔ کیوں مجھے ٹوپاز کے ہاتھوں مروانا چاہتے ہو۔ میں باز آیا ایسی جاسوسی سے ۔۔۔ اچھا خدا حافظ" ۔۔۔ عمران نے سہمے ہوئے لہجے میں کہا اور پھر تیزی سے سڑک کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ ہنری جیمز چند لمحے اسے جاتا ہوا دیکھتا رہا۔ پھر مڑ کر واپس ہیڈ کوارٹر کی طرف چل دیا ۔۔۔ اب ظاہر ہے کرنل ہالینڈ کے رویے اور عمران کے خوف زدہ ہونے کے بعد وہ اسے زبردستی تو نہ روک سکتا تھا۔

ٹیلی فون کی گھنٹی بجتے ہی میز کے پیچھے بیٹھے ہوئے کرخت چہرے والے آدمی نے رسیور اٹھا لیا۔

"یس ۔۔۔ نمبر تھری سپیکنگ" ۔۔۔ اس نے انتہائی کرخت لہجے میں کہا۔

"باس ۔۔۔ ابھی ابھی اطلاع ملی ہے کہ ایک شخص نے ہوٹل ہیلی گوم کے برآمدے میں بات چیت کرتے ہوئے ٹوپاز کا نام لیا ہے۔ دراصل ہوا یہ کہ راجر عمران کی تلاش میں ہوٹل چیک کر رہا تھا ۔۔۔ چنانچہ جیسے ہی وہ ہوٹل ہیلی گوم کے اندر جانے کے لئے برآمدے سے گزرنے لگا۔ اس نے برآمدے کی دائیں سائیڈ پر دو آدمیوں کی باتیں سنیں ۔۔۔ ان میں سے ایک نے دوسرے کو کچھ دن رہنے کے لئے کہا مگر دوسرے نے بڑے خوف زدہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا کہ کیوں مجھے ٹوپاز کے ہاتھوں مروانا چاہتے ہو ۔۔۔ میں باز آیا ایسی جاسوسی سے"

اور سنو ـــــ سب کام انتہائی احتیاط سے ہونا چاہیئے۔ آدمی بے حد خطرناک، چالاک اور عیار ہے ـــــ نمبر تھری نے مائیکل اور موتلاشے سے مخاطب ہو کر کہا۔ اور وہ دونوں سر ہلاتے ہوئے کرسیوں سے اٹھے اور پھر میز پر بیٹھے ہوئے نوجوان کی طرف بڑھتے چلے گئے۔



عمران کرنل ہالینڈ کی طرف سے کورا جواب سن کر دل ہی دل میں بے حد خوش ہوا تھا ـــــ کیوں کہ وہ خود بھی یہی چاہتا تھا کہ نارکوٹک ایجنسی کی پابندیوں سے آزاد ہو کر کام کرے۔ کرنل فریدی نے اُسے فون پر خود ہی کہہ دیا تھا کہ اس نے ایجنسی کو اس کا نام ریفر کر دیا ہے ـــــ اور مطلب ریگر کے متعلق بھی اُس نے خود بتایا تھا۔ اور پھر اُسی روز ایجنسی کی طرف سے خط بھی مل گیا ـــــ اس لیے عمران اکیلا ہی چلا آیا تاکہ یہاں آ کر حالات کا جائزہ لے اور پھر اگر ضرورت محسوس ہو تو اپنے ساتھیوں کو بلوا لے۔ یہاں پہنچ کر ابھی وہ ہوٹل میں کھولے کر بیٹھا کھانا کھا ہی رہا تھا کہ اتفاق سے ہنری جیمز وہاں آ نکلا اور اس طرح ٹوباز بھی سامنے آ گئی اور کرنل ہالینڈ سے بھی ملاقات ہو گئی ـــــ بہرحال کرنل ہالینڈ سے

اُسے ضروری معلومات مل گئی تھیں۔ اور پھر اس نے فیصلہ کر لیا تھا کہ وہ سب سے پہلے ٹوباز کا پتہ کرے گا ـــــ کہ یہ کس قسم کی تنظیم ہے۔ کیا یہ اس ایکس وائی بچر میں ملوث ہے یا صرف سمگلنگ کرتی ہے۔ ایکس وائی کے متعلق اُسے ورلڈ... پہلے بھی رپورٹیں مل چکی تھیں ـــــ کیوں کہ پاکیشیا میں بھی ایسے سمگلر پکڑے گئے تھے۔ جن سے ایکس وائی برآمد ہوئی تھی۔ اور عمران نے ذاتی طور پر بھی ایکس وائی کا تجزیہ کیا تھا ـــــ اور وہ بھی اس نتیجے پر پہنچا تھا کہ یہ دنیا کے لئے انتہائی خطرناک ایجاد ہے۔ اور اس کی تیاری کے لئے بہت قیمتی مشینری اور بہت بڑی لیبارٹری کی ضرورت ہے ـــــ اور ایجنسی کی کال پر وہ آیا بھی اسی لئے تھا کہ اس لیبارٹری کا کھوج نکال کر اسے تباہ کیا جائے تاکہ آئندہ ایکس وائی کی تیاری رک سکے۔

ہنری جیمز سے مصافحہ کر کے اس نے ٹیکسی پکڑی اور سیدھا ہوٹل تھری سٹارز میں آیا جہاں سے وہ ہنری جیمز کے ساتھ گیا تھا ـــــ وہاں اس کا کمرہ پہلے سے ریزرو تھا اور اس نے ایک ہفتے کا کرایہ ایڈوانس دے دیا تھا۔ ہنری جیمز نے جلدی میں سے صرف سامان منگوایا تھا۔ کمرہ چھوڑنے کا نہیں کہا تھا۔

عمران جب وہاں پہنچا تو کمرہ اُسی کے نام موجود تھا۔ چوں کہ کاؤنٹر مین وہ نہ تھا جس نے کمرہ بک کیا تھا ـــــ اس لئے ظاہر ہے۔ نئے کاؤنٹر مین نے اس کے بدلے ہوئے حلیے پر غور ہی نہیں کیا اور چابی عمران کے حوالے کر دی۔

عمران کمرے میں گیا اور پھر اس نے سب سے پہلے پاکیشیا بلیک زیرو

دس منٹ بعد ہی اس کا رابطہ بلیک زیرو سے ہو گیا۔

"طاہر ــــ میں عمران بول رہا ہوں ــــ ساؤتھ سٹی سے۔ ایسا کرو کہ صفدر۔ کیپٹن شکیل۔ جولیا۔ جوزف اور جوانا کو یہاں بھیج دو۔ بی۔ ٹو ٹرانسمیٹر ان کے ساتھ کر دینا ــــ وہ اس پر مجھ سے رابطہ قائم کریں گے انہیں ہدایت کر دینا کہ وہ علیحدہ علیحدہ رہیں۔" ــــ عمران نے بلیک زیرو کو ہدایات دیتے ہوئے کہا۔

"وہی منشیات کا چکر ہے؟" ــــ بلیک زیرو نے پوچھا۔

"ہاں ــــ وہی چکر ہے۔ نارکوٹک ایجنسی بے بس ہو چکی ہے۔ اور کرنل ہائیلڈ جو کہ نارکوٹک ایجنسی کا سربراہ ہے اس نے تمہارا شکریہ ادا کیا ہے۔ کیوں کہ میں اُسے پسند نہیں آیا۔" ــــ عمران نے بڑے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"ظاہر ہے آپ نے اپنی فطری جولانیاں دکھائی ہوں گی" ــــ بلیک زیرو نے ہنستے ہوئے کہا۔

"ابھی دکھائی کہاں ہیں ــــ دکھانے کی تیاری ہی کر رہا تھا کہ اس نے خود سُرخ جھنڈی دکھا دی" ــــ عمران نے جواب دیا۔

"اب آپ کا اکیلے ہی میدان مارنے کا پروگرام ہے۔ اگر حکم دیں تو میں خود بھی آ جاؤں" ــــ بلیک زیرو نے کہا۔

"تم یہاں آ گئے تو میرے سسرال والے کس سے میرا پتہ پوچھیں گے۔ چلو تم انہیں سچے جھوٹے بہانے بنا کر ٹالتے تو رہو گے ورنہ انہوں نے کہیں اور دلہن کی شادی کر دی تو میں رنڈوا ہی رہ جاؤں گا" ــــ

عمران نے جواب دیا اور بلیک زیرو بے اختیار ہنس دیا۔

"او۔ کے ــــ ان لوگوں کو آج ہی کسی فلائٹ پر بھیجو اور زیادہ سے زیادہ کل تک انہیں پہنچ جانا چاہیئے" ــــ عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے جناب" ــــ بلیک زیرو نے سنجیدہ ہوتے ہوئے کہا۔

"او۔ کے" ــــ عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ ایک لمحے کے لئے اس نے سوچا کہ میک اپ صاف کر دے۔ لیکن پھر اس نے ارادہ بدل دیا کیوں کہ ٹوباز والے اُسے اصل شکل میں دیکھ چکے تھے ــــ اس لئے خطرہ تھا کہ وہ اُسے کہیں پہچان کر گولی ہی نہ مار دیں۔ اس لئے اس نے فی الحال میک اپ کا ارادہ بدل دیا ــــ اور پھر اٹھ کر وہ نیچے ہال میں آ گیا۔ کیوں کہ ممبروں کے آنے تک اس نے کارروائی کو ملتوی رکھنے کا فیصلہ کیا تھا۔

ہال میں آ کر اس نے ایک میز سنبھال لی۔ اور پھر ویٹر کو چائے لے آنے کا کہہ کر وہ اس سوچ بچار میں مصروف ہو گیا کہ لائن آف ایکشن کیا اختیار کی جائے ــــ فی الحال اس نے ٹوباز کو چیک کرنے کا پروگرام بنایا تھا۔ کیوں کہ سامنے وہی تھی۔ لیکن ٹوباز کو تلاش کیسے کیا جائے۔ یہ اصل مسئلہ تھا۔ ویٹر نے چائے کے برتن رکھ دیئے تو عمران نے پیالی تیار کی اور اطمینان سے چسکیاں لینے لگا ــــ اور وہ چائے پیتے پیتے اس نتیجہ پر پہنچا کہ یہاں کی زیر زمین دنیا کو کھنگالا جائے۔ وہاں سے ٹوباز کا سراغ مل سکتا ہے ــــ اس کے لئے دو صورتیں تھیں ایک تو یہ کہ وہ خود غنڈہ بن کر کسی بڑے غنڈے سے ٹکرا جائے۔ اور پھر اس کا

دوست بن کر ڈپاز کا پتہ چلائے یا پھر دوسری صورت یہ بھی تھی کہ یہاں وہ ٹونی کو تلاش کرے جو کسی زمانے میں ساؤتھ سٹی کا بڑا نامی گرامی غنڈہ تھا اور عمران نے ایک بار اس کی جان بچائی تھی ——— اس لئے وہ عمران کا ممنونِ احسان تھا۔ لیکن اس بات کو طویل عرصہ گزر گیا تھا۔ اور اب نجانے ٹونی زندہ بھی ہے یا نہیں ——— اور اگر زندہ ہے تو کہاں ہو گا۔ ایک اور صورت بھی اس کے ذہن میں آئی تھی کہ وہ اصل صورت میں یہاں گھومتے پھرے ہو سکتا ہے ڈپاز والے اس پر خود حملہ کریں اور اس طرح وہ ڈپاز کا سراغ حاصل کرنے میں کامیاب ہو جائے ———

وہ چائے کی پیالی سامنے رکھے یہی سوچ رہا تھا کہ اچانک اس نے اپنے سے تیسری میز پر بیٹھے ہوئے تین افراد کو چونک کر اور مڑ کر اپنی طرف دیکھتے دیکھا ——— ان لوگوں کی ظاہری شکلیں اور چونک کر اُسے دیکھنے سے ہی عمران کی چھٹی حس نے خطرے کا الارم بجانا شروع کر دیا۔ اور دوسرے لمحے اس کی چھٹی حس کا الارم درست ثابت ہوا ——— کیوں کہ اس نے اس میز پر موجود دو لمبے تڑنگے آدمیوں کو اٹھ کر تیر کی طرح اپنی طرف بڑھتے دیکھا۔ ان کی بغلوں کے ابھار بتا رہے تھے کہ وہ مسلح ہیں۔ اور پھر ان کا انداز چہرے اور آنکھوں سے جھلکتی ہوئی سفاکی نے عمران کو بتا دیا کہ یہ لوگ جرائم کی دنیا کے باشندے ہیں۔

"خاموشی سے اٹھ کر ہمارے ساتھ باہر چلو ورنہ یہیں گولی مار کر ڈھیر کر دیں گے" ——— ان دونوں نے عمران کی کرسی کے دائیں بائیں رکتے ہوئے کہا۔

"تم ——— مگر یہ چائے تو میں نے پی ہی نہیں یہ تو ...."

عمران نے خوف زدہ لہجے میں کہا۔

"جو ہم کہہ رہے ہیں وہ کرو ——— جلدی ——— ورنہ ....."

ان میں سے ایک نے چائے کی پیالی ایک طرف کرتے ہوئے انتہائی سخت لہجے میں کہا۔

اور عمران ایک طویل سانس لیتا ہوا اٹھ کھڑا ہوا۔ اس نے سوچا کہ اگر ان کا تعلق ڈپاز سے ہے تو قدرت نے خود ہی کلیو دے دیا ہے۔ اب اس موقع کو گنوانا نہیں چاہیئے۔

"خاموشی سے باہر چلے چلو" ——— ان میں سے ایک نے کرخت لہجے میں کہا اور عمران خوف زدہ ہونے کی ایکٹنگ کرتا ہوا خاموشی سے مین گیٹ کی طرف بڑھتا چلا گیا ——— اب میز پر بیٹھا ہوا تیسرا آدمی بھی اٹھ کھڑا ہوا تھا اور وہ بھی ان کے پیچھے چل پڑا تھا۔ تھوڑی دیر بعد وہ مین گیٹ سے باہر آ گئے۔ دونوں اس کے دائیں بائیں یوں چل رہے تھے۔ جیسے اس کے دوست ہوں ——— اور اس لئے کسی کو احساس تک نہ ہو سکا کہ عمران کو بھرے ہوٹل سے جبراً اغوا کیا جا رہا ہے۔

"پارکنگ کی طرف چلو" ——— باہر آتے ہی ایک نے اُسے کندھے سے دھکا دیتے ہوئے کہا اور عمران خاموشی سے پارکنگ کی طرف بڑھتا چلا گیا ——— ان کے پیچھے آنے والا تیسرا آدمی باہر نکلتے ہی تیز تیز قدم اٹھاتا پارکنگ کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ اور جب عمران پارکنگ میں پہنچا۔ تو وہ پہلے ہی ایک بڑی سی سیاہ رنگ کی کار کا دروازہ کھولے کھڑا تھا۔

"اس کو درمیان میں رکھ کر پیچھے بیٹھ جاؤ اور دھیان رکھنا یہ ذرا بھی

محسوس ہو رہا تھا۔ کہ اُسے اتنی آسانی سے اپنا مشن مکمل کرنے پر دلی خوشی ہو رہی ہے۔

"بیٹھو جناب دولہا صاحب ——— تاکہ آپ کی دل بھر کر خاطر مدارت کی جا سکے" ——— ان میں سے ایک نے عمران کو کرسی پر دھکیلتے ہوئے کہا۔ اور عمران بڑے اطمینان سے کرسی پر بیٹھ گیا۔ وہ دراصل یہ چیک کرنا چاہتا تھا کہ یہ لوگ اُسے کیوں اغوا کر آئے ہیں۔

اور پھر دوسرے آدمی نے ایک الماری سے رسی نکال کر اس کو کرسی سے جکڑ دیا۔ لیکن عمران مطمئن تھا کہ ناخنوں میں لگے ہوئے بلیڈوں کی مدد سے وہ جب بھی چاہے گا آزاد ہو جائے گا۔

"ہاں ——— اب بتاؤ کہ تمہارا نام کیا ہے" ——— باس نے بڑے مطمئن لہجے میں کہا۔ اس کے ساتھی ہاتھوں میں ریوالور سنبھالے ایک طرف کھڑے تھے۔

"میں تمہیں سب کچھ بتانے کو تیار ہوں پہلے یہ بتا دو کہیں تمہارا تعلق ٹوپازسے تو نہیں ہے" ——— عمران نے بڑے مطمئن لہجے میں کہا۔

"ٹوپاز سے کیوں" ——— باس نے چونکتے ہوئے کہا۔

"اگر تمہارا تعلق ٹوپاز سے ہے تب تو میں تمہارے ساتھ ہر ممکن تعاون کرنے پر تیار ہوں۔ اور اگر نہیں ہے تو پھر تم مجھ سے کچھ حاصل نہیں کر سکو گے ——— کیوں کہ میں ٹوپاز کے کسی سرکردہ آدمی سے ملنا چاہتا ہوں۔ میں نے ایکس وائی کے متعلق ایک اہم بات کرنی ہے" ——— عمران نے بڑے مطمئن لہجے میں کہا۔

"اوہ ——— اس کا مطلب ہے تم بہت کچھ جانتے ہو ——— ٹھیک

ہے ہمارا تعلق ٹوپاز سے ہے۔ اب بولو" ——— باس نے ایک لمحہ سوچنے کے بعد جواب دیتے ہوئے کہا۔

"مجھے کیسے یقین آئے کہ واقعی تمہارا تعلق ٹوپاز سے ہے۔ کیوں کہ میں جو کچھ بتانا چاہتا ہوں وہ ٹوپاز کے لئے بے حد اہم ہے ——— اور اگر وہ بات ٹوپاز کی بجائے کسی اور تنظیم تک پہنچ گئی تو نقصان ٹوپاز کا ہی ہو گا" ——— عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"جب ہم کہہ رہے ہیں کہ ہمارا تعلق ٹوپاز سے ہے۔ تو بات ختم۔ اور سنو ——— مجھے کوئی چکر دینے کی ضرورت نہیں ہے۔ تمہیں اب تک زندہ صرف اس مقصد کے لئے رکھا گیا ہے کہیں ہمارے ہاتھ سے کوئی غلط آدمی نہ مارا جائے ورنہ تمہیں وہیں بھرے ہوٹل میں ہی گولی ماری جا سکتی تھی" ——— باس نے سخت لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تمہاری مرضی ——— اگر تم مجھے کسی طرح قائل کر سکتے ہو کہ واقعی تمہارا تعلق ٹوپاز سے ہے۔ تو اس میں تمہارا فائدہ ہے۔ بہت بڑا فائدہ ... ——— ورنہ زیادہ سے زیادہ تم مجھے جان سے مار ڈالو گے۔ لیکن میری موت ٹوپاز کے لئے زبردست نقصان دہ ثابت ہو سکتی ہے" ——— عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"سنو ——— تم نے ہوٹل ٹیلی ٹوم کے برآمدے میں ایک اور آدمی سے باتیں کرتے ہوئے ٹوپاز کا نام استعمال کیا تھا۔ وہاں سے ہمارے ایک آدمی نے تمہارا تعاقب کیا اور پھر ہمیں اطلاع ملی اور ہم ہوٹل میں پہنچ کر تمہیں اغوا کر کے لے آئے ——— اب تم خود سوچ سکتے ہو کہ تم نے ٹوپاز کا لفظ ہوٹل ٹیلی ٹوم کے برآمدے میں استعمال کیا تھا یا

"نہیں" ۔۔۔ باس نے وضاحت کرتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے مجھے یقین آگیا کہ تمہارا تعلق ٹوپاز سے ہے۔ اب تم میری اپنے چیف باس سے بات کراؤ ۔۔۔ تاکہ میں ایکس وائی کی لیبارٹری کے متعلق اُسے اہم بات بتا سکوں۔ یاد رکھو اگر تم نے جلد از جلد ایسا نہ کیا تو ایکس وائی کی لیبارٹری تباہ ہو جائے گی۔ اور تم جانتے ہو کہ ٹوپاز کے لئے یہ کتنا بڑا نقصان ہو گا" ۔۔۔ عمران نے بڑے مطمئن لہجے میں کہا۔

"ایکس وائی کی لیبارٹری ۔۔۔ مگر تم اس لیبارٹری کو کیسے جانتے ہو۔ پہلے تم اپنے متعلق تفصیل بتاؤ" ۔۔۔ باس کا چہرہ لیبارٹری کے متعلق سن کر بری طرح چونکا تھا۔ اور اس کی آنکھوں میں الجھن کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"میں سب کچھ بتا دوں گا ۔۔۔ تم فوراً میری بات چیف باس سے کراؤ" ۔۔۔ عمران نے دانہ ڈالتے ہوئے کہا۔ دراصل وہ صرف یہی چیک کرنا چاہتا تھا کہ کیا ٹوپاز کا تعلق اس لیبارٹری سے ہے یا یہ عام سمگلروں کی کوئی تنظیم ہے ۔۔۔ لیکن اس باس کے چونکنے اور چہرے کے تاثرات نے اُسے بتا دیا تھا کہ ٹوپاز ہی لیبارٹری سے متعلق ہے۔ اس بات کا اطمینان ہونے کے بعد اس نے یہ داؤ کھیلا تھا ۔۔۔ کہ شاید وہ چیف باس سے بات کرانے کے لئے اُسے لیبارٹری میں لے جائیں۔ اور اس طرح اپنے اصل مشن تک پہنچ جائے گا۔

"میں چیف باس ہوں۔ بولو" ۔۔۔ باس نے کچھ دیر سوچتے ہوئے کہا۔

"نہیں ۔۔۔ تم چیف باس نہیں ہو۔ سنو ۔۔۔ دیر مت کرو۔

اس میں تمہارے ہی فائدے کی بات ہے۔ ورنہ میں تمہیں بھی بتا دیتا" عمران نے اتنے مضبوط اور بااعتماد لہجے میں کہا کہ باس چند لمحے تذبذب کے عالم میں سوچتا رہا اور پھر وہ ایک ریوالور بردار سے مخاطب ہوا۔

"ٹرانسمیٹر یہاں لے آؤ مائیکل" ۔۔۔ اس کا لہجہ متذبذب سا تھا۔

"یس باس" ۔۔۔ ان میں سے ایک نے کہا اور تیز تیز قدم اٹھاتا کمرے سے باہر نکلتا چلا گیا۔ چند لمحوں بعد وہ ایک بڑا سا ٹرانسمیٹر اٹھائے واپس آیا اور اس نے سامنے رکھی ہوئی میز پر ٹرانسمیٹر رکھ دیا ۔۔۔ باس نے تیزی سے اس کی ناب گھمائی اور مختلف بٹن دباتا رہا۔ عمران کی نظریں اس کے ہاتھوں پر جمی ہوئی تھیں۔ وہ مخصوص فریکوئنسی چیک کرنا چاہتا تھا ۔۔۔ اور پھر باس نے ایک بٹن دبا دیا۔ ٹرانسمیٹر سے ایسی آوازیں نکلنے لگیں جیسے پانی کی بڑی بڑی لہریں ساحل سے ٹکرا رہی ہوں۔ اور عمران کے لبوں پر ہلکی سی مسکراہٹ تیرنے لگی ۔۔۔ ٹرانسمیٹر کی ساخت سے معلوم ہو رہا تھا کہ یہ بہت وسیع حیطہ عمل کا ٹرانسمیٹر نہیں ہے اس لئے ظاہر ہے چیف باس سامراک سٹی میں ہی موجود ہے اور پانی کی مخصوص آواز نے اُسے یہ بھی بتا دیا تھا کہ باس جس جگہ موجود ہے۔ وہاں جیسے ساحل نزدیک ہے ۔۔۔ چند لمحوں بعد آوازیں ہلکی پڑ گئیں اور پھر ایک تیز آواز ابھری۔

"یس ۔۔۔ نمبر ون سپیکنگ اوور" ۔۔۔ بولنے والے کا لہجہ مشینی تھا۔

"نمبر تھری سپیکنگ باس فرام مرڈر سیکشن ہیڈ کوارٹر اوور"

باس نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"کوڈ اوور"۔۔۔۔ دوسری طرف سے پوچھا گیا۔

"ٹوپاز اوور"۔۔۔۔ نمبر تھری نے جواب دیا۔

"اوکے۔۔۔ کیا بات ہے نمبر تھری اوور"۔۔۔۔ دوسری طرف سے مطمئن لہجے میں پوچھا گیا۔

"باس۔۔۔ میں نے ریڈ سیکشن کا چارج سنبھالتے ہی مطلوبہ شخص کا کھوج نکالا۔ جو اس وقت سیکشن ہیڈ کوارٹر میں میرے سامنے بندھا بیٹھا ہے۔۔۔ لیکن اس سے پہلے کہ میں اس سے پوچھ گچھ کرتا۔ اس نے ایک نیا چکر چلا دیا ہے۔ وہ کہتا ہے کہ اگر تعلق ہمارا ٹوپاز سے ہے تو وہ ایکس وائی کے متعلق اہم بات خود بتانا چاہتا ہے۔۔۔ جب میں نے بتایا کہ ہمارا تعلق ٹوپاز سے ہے تو اس نے ایکس وائی لیبارٹری کے متعلق کوئی اہم بات بتانے پر آمادگی ظاہر کی لیکن اس کی ضد ہے کہ وہ یہ بات صرف چیف باس کو ہی بتائے گا۔۔۔ اس لئے میں نے آپ سے رابطہ قائم کیا ہے اوور"۔۔۔ نمبر تھری نے وضاحت کرتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔۔۔ تمہارا دماغ تو خراب نہیں ہو گیا نمبر تھری۔۔۔ کہ تم ایک غیر متعلق آدمی کے سامنے سب کچھ قبول کرتے جا رہے ہو۔ اسے فوراً گولی مار دو فوراً۔۔۔ بغیر کچھ وقت ضائع کئے اوور"۔۔۔ چیف باس نے غصے سے چیختے ہوئے کہا۔

اور پھر اس سے پہلے کہ نمبر تھری ٹرانسمیٹر آف کر کے عمران کو گولی مارنے کا حکم دیتا۔ عمران خود ہی حرکت میں آ گیا۔ باتیں کرنے کے دوران وہ رسیاں تو پہلے ہی کاٹ چکا تھا۔۔۔ اس لئے پلک جھپکنے میں

اس نے چھلانگ لگائی۔ اور پھر اس سے پہلے کہ نمبر تھری یا اس کے دو آدمی کچھ سنبھلتے۔ عمران نمبر تھری کو اپنے سینے کے سامنے رکھ کر جکڑ چکا تھا۔

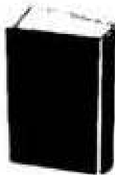
"خبردار۔۔۔ اگر کسی نے حرکت کی تو۔۔۔ تمہارے باس کی گردن ٹوٹ جائے گی"۔۔۔ عمران نے تیز لہجے میں نمبر تھری سمیت پیچھے ہٹتے ہوئے کرخت لہجے میں کہا۔۔۔ مگر اسی لمحے اس نے ایک آدمی کے ریوالور کو حرکت میں آتے دیکھا تو اس نے پھرتی سے نمبر تھری کو ان دونوں کی طرف اچھال دیا۔۔۔ اور اس آدمی کے ریوالور سے نکلی ہوئی گولی نمبر تھری کے سینے پر پڑی اور وہ دونوں چیختے ہوئے ایک دوسرے سے ٹکرا گئے۔ عمران نے نمبر تھری کو دھکیلتے ہی تیزی سے لات گھمائی اور میز ٹرانسمیٹر سمیت دوسرے آدمی سے جا ٹکرائی۔۔۔ اور اس کے ریوالور سے نکلنے والی گولی میز میں ہی غائب ہو گئی۔ اور پھر اس سے پہلے کہ دونوں گر کر سیدھے ہوتے عمران کے ہاتھ میں ریوالور آ چکا تھا اور پھر وہ فائر ہوئے اور ان دونوں کی کھوپڑیاں کئی حصوں میں بکھرتی چلی گئیں۔۔۔ نمبر تھری پہلے ہی فرش پر گر کر ساکت ہو چکا تھا۔

عمران ان کے ختم ہوتے ہی تیزی سے کمرے سے باہر نکلا اور چونکہ کمرہ گیٹ کے بالکل ہی قریب تھا۔ اس لئے چند ہی لمحوں میں وہ گیٹ سے ہوتا ہوا سڑک پر پہنچ گیا۔۔۔ وہ تیز رفتاری سے دوڑتا ہوا سڑک کراس کر کے سامنے والے کیفے میں داخل ہو گیا۔ وہ اس لئے فوراً عمارت سے نکل آیا تھا کیونکہ وہ اپنا مقصد حل کر چکا تھا۔ اور اب وہاں رہنے کا مطلب یہ تھا کہ وہ گھیرا جاتا۔

کیفے کے ٹوائلٹ میں داخل ہو کر اس نے بڑی تیزی سے پانی کی مدد سے اپنا میک اپ صاف کیا اور چند لمحوں بعد باہر آ گیا ۔۔۔ اسے معلوم تھا کہ ہیڈ کوارٹر سے کوئی نہ کوئی نکلے گا اور اس کا تعاقب کر کے وہ ان کا دوسرا ٹھکانہ دیکھ لے گا اس نے قریب ہی موجود ایک موٹر سائیکل تاڑ لی تھی ۔۔۔ اور پھر اُسے عمارت میں سے چند افراد باہر نکلتے نظر آئے ۔ وہ غور سے اِدھر اُدھر دیکھ رہے تھے ۔ لیکن عمران جانتا تھا کہ وہ اُسے نہیں پہچان سکتے ۔ اس لئے وہ کیفے کے ساتھ موجود بک سٹال پر بڑے اطمینان سے کھڑا رہا ۔۔۔ وہ آدمی چند لمحے اِدھر اُدھر دیکھنے کے بعد واپس عمارت میں چلے گئے اور جب تقریباً آدھے گھنٹے تک کوئی باہر نہ نکلا تو عمران کو بے چینی سی محسوس ہونے لگی ۔۔۔ کیونکہ یہ بات فطری طور پر غلط تھی ۔ اس نے تیزی سے سڑک پار کی اور پھر عمارت کے سامنے سے ایک بار گزرا ۔ اور پھر مڑ کر دوبارہ عمارت میں داخل ہو گیا ۔۔۔ لیکن پھر وہ ایک طویل سانس لے کر رہ گیا ۔ عمارت خالی پڑی ہوئی تھی ۔ اس کا عقبی دروازہ کھلا ہوا تھا ۔ جو کہ پچھلی سڑک پر پڑتا تھا ۔۔۔ یقیناً انہوں نے چیف باس سے رابطہ قائم کیا ہو گا اور اس نے انہیں فوراً پچھلی طرف سے عمارت خالی کرنے کا حکم دے دیا ہو گا اس سے چیف باس کی ذہانت کا اندازہ ہوتا تھا ۔

بہر حال اب صرف ایک ہی کلیو باقی رہ گیا تھا اور وہ کار تھی ۔ جو عمارت کے بیرونی دروازے کے باہر کھڑی تھی ۔۔۔ ظاہر ہے کوئی نہ کوئی کار لینے ضرور آئے گا ۔ چنانچہ عمران تیزی سے باہر آیا اور پھر اس نے کوٹ کی اندرونی جیب سے ایک چھوٹا سا بٹن سا

نکالا اور جھک کر کار کے پچھلے بمپر کے نیچے چپکا دیا ۔ اب اس بٹن کی بدولت وہ آسانی سے اس کار کو تلاش کر سکتا تھا ۔ اس لئے مطمئن ہو کر وہ آگے بڑھتا چلا گیا ۔



چیف باس بڑی بے چینی کے عالم میں کمرے میں ٹہل رہا تھا ۔ اس کے چہرے پر گہری تشویش کے آثار نمایاں تھے ۔ دوسرے لمحے کمرے کا دروازہ کھلا اور دو نوجوان اندر داخل ہوئے ان دونوں کے چہرے بھی لٹکے ہوئے تھے ۔

" بیٹھو ۔۔۔ " چیف باس نے ان دونوں کو کرسیوں پر بیٹھنے کا اشارہ کرتے ہوئے کہا اور خود بھی میز کے پیچھے رکھی ہوئی کرسی پر بیٹھ گیا ۔

" حالات تیزی سے خراب ہوتے جا رہے ہیں ۔۔۔ نمبر تھری مارا جا چکا ہے ۔ مرڈر سیکشن کا نمبر ون مائیکل اور نمبر ٹو موتلشے بھی ہلاک ہو گئے ہیں ۔ مرڈر سیکشن کے ہیڈ کوارٹر کو ہنگامی طور پر بدلنا پڑا ہے ۔ اور ستم یہ ہے کہ یہ سب کچھ صرف ایک آدمی کی وجہ سے ہو رہا ہے ۔ اس آدمی نے اپنی ذہنی عیاری کی مدد سے نمبر تھری سے منوا لیا کہ اس کا

تعلق ٹوپاز سے ہے۔ اور پھر یہ کہ ٹوپاز کا تعلق ایکس وائی لیبارٹری سے ہے۔
ایکس وائی لیبارٹری کے متعلق نجانے اُسے کیسے اور کہاں سے علم ہوا۔ خلپ
برگ کی رپورٹ میں بھی اس لیبارٹری کا کوئی ذکر نہ تھا ۔۔۔ بہرحال
ہماری پوری تنظیم اور لیبارٹری دونوں صرف ایک آدمی کی وجہ سے شدید
خطرے میں ہیں اور وہ آدمی سارا کاسٹی کے دو کروڑ افراد کے سمندر
میں گم ہو گیا ہے" ۔۔۔ چیف باس نے فیصلے لہجے میں کہا۔

"نمبر تھری کو جب اس کا سراغ مل گیا تھا تو اُسے ہوٹل سے اغوا کر
کے سیکشن ہیڈ کوارٹر میں لے آنے کی کیا ضرورت تھی ۔۔۔ اُسے
وہیں گولی مار دی جاتی" ۔۔۔ ایک نوجوان نے سپاٹ لہجے میں
کہا۔

"نجانے اس نے یہ حماقت کیوں کی۔ بہرحال اب مزید حماقتیں نہیں
کی جا سکتیں۔ اس آدمی کو فوری طور پر ختم ہونا چاہئے ۔۔۔ ہر قیمت پر۔
ورنہ ہو سکتا ہے وہ لیبارٹری کو ہی تلاش کر لے" ۔۔۔ چیف باس
نے دانتوں سے ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا۔

"ہمیں اس سلسلے میں کوئی منظم لائحہ عمل تیار کرنا چاہئے۔ ورنہ اس
طرح حماقتوں پر حماقتیں ہوتی چلی جائیں گی اور حالات مزید خراب ہو جائیں
گے" ۔۔۔ دوسرے نوجوان نے کچھ سوچتے ہوئے کہا۔

"اس لئے تو میں نے تم دونوں کو بلایا ہے کہ اس سلسلے میں کیا
لائحہ عمل تیار کیا جانا چاہئے" ۔۔۔ چیف باس نے ان دونوں کو
غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"باس ۔۔۔ بات دراصل یہ ہے کہ ہماری تنظیم سمگلنگ کا کام کرتی

ہے۔ ہماری ٹیم بہرحال سمگلنگ کے داؤ پیچ تو اچھی طرح جانتا ہے۔ اور یہ
بھی درست ہے کہ ہم نے دس پیشہ ور قاتلوں پر مبنی ایک مرڈر سیکشن
بھی بنایا ہوا ہے ۔۔۔ جس میں سے مارٹن پہلے اپنی حماقت کی وجہ سے
موت کی سزا پا گیا۔ مائیکل اور موتا شے کو اس علی عمران نے ہلاک کر
ڈالا۔ اس طرح تین اہم ترین پیشہ ور قاتل ختم ہو گئے ۔۔۔ اب باقی سات
رہ گئے ہیں۔ لیکن یہ سات آدمی بھی صرف اتنا کام جانتے ہیں کہ انہیں کسی
شکار کے متعلق تفصیلات بتا دی جائیں اور یہ جا کر اُسے ہلاک کر ڈالیں۔
اس سے زیادہ یہ لوگ اور کچھ نہیں کر سکتے ۔۔۔ لیکن جہاں تک اس
آدمی کا تعلق ہے۔ چیف باس نے پہلی میٹنگ میں ہی بتا دیا تھا کہ یہ
شخص اول درجے کا جاسوس ہے۔ انتہائی ذہین۔ عیار۔ چالاک اور
تیز رفتاری سے کام کرنے کا عادی ہے ۔۔۔ اور جیسا کہ پہلی جھڑپ
میں ہی بات سامنے آ گئی کہ اُسے ہوٹل سے اغوا کیا گیا تو وہ یہ جانتے
ہوئے بھی کہ موت کے منہ میں جا رہا ہے بڑے اطمینان سے چلا آیا۔
اُسے کرسی پر رسیوں سے باندھ دیا گیا ۔۔۔ لیکن ہمارے کسی آدمی نے اس
کی تلاشی لینے کے متعلق سوچا ہی نہیں۔ بہرحال سیکشن ہیڈ کوارٹر میں جہاں
وہ بظاہر بالکل بے بس تھا۔ اس نے اپنی ذہانت سے نمبر تھری سے سب
کچھ اگلوا لیا ۔۔۔ اور پھر خطرہ محسوس ہوتے ہی وہ نہ صرف رسیوں سے
آزاد ہو گیا۔ بلکہ اس نے نمبر تھری اور دو پیشہ ور قاتلوں کو بھی ہلاک کر دیا۔
پھر اس سے پہلے کہ دوسرے کمروں میں موجود لوگ گولیوں کی آوازیں سن
کر اس کمرے تک پہنچتے وہ باہر بھی نکل کر غائب ہو گیا ۔۔۔ ان ساری
باتوں سے کس چیز کی نشاندہی ہوتی ہے۔ صرف اس بات کی کہ ہم لوگ

باوجود زبردست تنظیم رکھتے ہوئے بھی اس کے مقابلے میں اناڑی ہیں۔ اس لئے میری تجویز یہ ہے کہ ہمیں خود سامنے آنے کی بجائے۔ کسی پیشہ ور جاسوس تنظیم سے رابطہ قائم کرنا چاہیئے ——— اور اسے معاوضہ دے کر اس مشن پر لگا دیا جائے کہ وہ اس آدمی کا خاتمہ کر دے "۔ اس آدمی نے پوری تفصیل سے حالات کا تجزیہ کرتے ہوئے کہا۔

"ویری گڈ ——— نمبر ٹو ——— تم نے واقعی حالات کا بہترین اور غیر جانبدارانہ تجزیہ کیا ہے۔ میں تمہارے خیالات سے بالکل متفق ہوں۔ لیکن اس کا ایک پہلو یہ بھی ہے کہ اس شخص کا ٹارگٹ یقیناً ڈوپاز اور ایکس وائی لیبارٹری ہی ہو گا ——— ایسا نہ ہو کہ ہم دوسری تنظیم کو مشن سونپ کر خود مطمئن ہو کر بیٹھ جائیں اور وہ ہم پر چڑھ دوڑے "——— چیف باس نے کہا۔

"اس کا ایک حل ہے کہ جب تک اس آدمی کا قتل نہ ہو جائے تنظیم کی سرگرمیاں یک لخت ختم کر دی جائیں ——— اسے بالکل سٹاپ کر دیا جائے۔ یوں کہ جیسے ڈوپاز کا کہیں کوئی وجود ہی نہیں ہے۔ لیبارٹری کو بھی بیرونی دنیا سے کاٹ دیا جائے ——— اس طرح وہ کوشش کے باوجود ڈوپاز کا کسی طور پر سراغ نہ لگا سکے گا "——— اس بار نمبر فور نے جواب دیا۔

"لیکن ہم نے سویڈن کو ایکس وائی کی بہت بڑی کھیپ مہیا کرنی ہے۔ اب صرف ایک آدمی کے خوف کی بنا پر اتنا بڑا سودا کینسل تو نہیں کیا جا سکتا "——— چیف باس نے برا سا منہ بناتے ہوئے کہا۔

"چلو ——— اس طرح کر لیا جائے کہ سوائے اس کھیپ کی تیاری اور ترسیل کے علاوہ سارا سسٹم باقی کام فی الحال بند کر دیا جائے۔ اور اس دوران تمام تر توجہ لیبارٹری کی حفاظت پر لگا دی جائے "——— نمبر ٹو نے کہا۔

"ہاں ——— یہ ٹھیک ہے۔ ایسا ہو سکتا ہے۔ لیکن اب وہ کون سی تنظیم ہو سکتی ہے جسے اس آدمی کے مقابلے میں لایا جائے "——— چیف باس نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔ اس کی آنکھوں میں چمک سی ابھر آئی تھی۔

"باس ——— میرا خیال ہے مارشل گینگ اس کام کے لئے بہتر رہے گا۔ اس کا نام ایسے معاملات میں سرفہرست ہے وہ چوہے کے بل میں سے بھی شکار کو ڈھونڈ لینے کا ماہر ہے "——— نمبر فور نے کہا۔

"مارشل گینگ تو قاتلوں کی تنظیم ہے۔ ہمیں وہ تنظیم چاہیئے جو جاسوسی کی ماہر ہو "——— نمبر ٹو نے نفی میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"پھر ایک ہی تنظیم باقی رہ جاتی ہے۔ جو دونوں کاموں میں ماہر ہے۔ مادام بریڈی گروپ۔ اگر وہ اس مشن پر تیار ہو جائے تو مجھے یقین ہے کہ دو تین روز میں ہی اس آدمی کی لاش ہمارے سامنے پڑی ہو گی "——— نمبر فور نے کہا۔

"اوہ ——— واقعی اس کا تو مجھے خیال ہی نہیں آیا۔ مادام بریڈی واقعی اس قابل ہے کہ اس شخص کا بھرپور مقابلہ کر سکے۔ اس سے ہمارے تعلقات بھی ہیں ——— ٹھیک ہے ——— اسے کنٹیکٹ کیا جائے "———

چیف باس نے خوشی سے اچھلتے ہوئے کہا اور جب باقی دونوں نے بھی اس تجویز سے اتفاق کیا تو چیف باس نے میز کی دراز کھول کر اس میں سے ٹرانسمیٹر نکالا اور پھر تیزی سے ایک فریکوئنسی سیٹ کرنے لگا۔

"ہیلو — ہیلو — مادام بریڈی بوتھم کالنگ یو اوور"

چیف باس نے جس کا نام بوتھم تھا بار بار یہی فقرہ دہراتے ہوئے کہا۔

"یس — بریڈی سپیکنگ اوور" — چند لمحوں بعد ایک مترنم سی نسوانی آواز سنائی دی۔

"مادام — ایک اہم مشن پر گفتگو کرنی ہے۔ ہوٹل البانیہ میں کمرہ نمبر تین سو پانچ میں آجاؤ اوور" — بوتھم نے کہا۔

"کیا مشن خیریت ہے اوور" — مادام بریڈی نے ہنستے ہوئے کہا۔

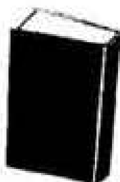
"تفصیلات زبانی طے ہوں گی۔ تمہیں معقول معاوضہ دیا جائے گا۔ میں اپنے دو ساتھیوں سمیت آؤں گا۔ تم چاہو تو اپنے دو ساتھی لے آسکتی ہو اوور" — بوتھم نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے — میں دو گھنٹے بعد پہنچ جاؤں گی۔ ٹرپاز کے لئے کام کر کے مجھے خوشی ہوگی اوور" — مادام بریڈی نے اس بار سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"او۔ کے — تھینک یو — ٹھیک دو گھنٹے بعد ہوٹل البانیہ کمرہ نمبر تین سو پانچ اوور" — چیف باس نے کہا اور ٹرانسمیٹر کا بٹن آف کر دیا۔

"تم دونوں بھی دو گھنٹے بعد وہاں پہنچ جانا تاکہ تفصیلی طور پر مشن ڈسکس

ہو سکے۔ میں اس دوران موجودہ سیٹنگ کے مطابق ہدایات دے دیتا ہوں" — چیف باس نے نمبر ٹو اور فور سے مخاطب ہو کر کہا اور وہ دونوں سر ہلاتے ہوئے اٹھے اور پھر باری باری کمرے سے باہر نکلتے چلے گئے۔



عمران کار کے بمپر کے نیچے مشن چسپاں کرنے کے بعد وہاں رکا نہیں بلکہ خاصی تیز رفتاری سے آگے بڑھتا چلا گیا — اب اسے کار کی طرف سے کوئی فکر نہ تھی۔ وہ جب بھی چاہتا اسے آسانی سے تلاش کر سکتا تھا۔ اب واپس ہوٹل تھری سٹار جانا تو ایک حماقت ہی ہوتا۔ اور ویسے بھی وہ مشن شروع ہو جانے کے بعد ہوٹلوں میں رہنے کا قائل نہ تھا — اس لئے اس نے سوچا کہ ٹونی کو تلاش کیا جائے۔ اگر وہ مل جائے تو اس کے ذریعے کوئی رہائشی عمارت کا بندوبست آسانی سے ہو جائے گا۔

یہی سوچتا ہوا وہ آگے بڑھا تو اچانک اس کی نظریں ایک تنگ سی گلی میں لگے ہوئے چھوٹے سے بورڈ پر پڑیں — بورڈ پر ایگلز بار کے الفاظ لکھے نظر آ رہے تھے اور گلی میں ایسے لوگ آ جا رہے تھے۔ جو

جرائم پیشہ قسم کے دکھائی دیتے تھے۔ ایسی جگہوں سے ہی ٹوٹی کا پتہ
مل سکتا تھا اس لئے عمران اس گلی میں مڑا اور پھر چند لمحوں بعد وہ ایک
تنگ سے دروازے سے گزر کر بار میں داخل ہو گیا ——— بار کا ہال خاصا
بڑا تھا۔ اور اس وقت چرس کے دھوئیں اور گھٹیا شراب کی بدبو سے
مہک رہا تھا۔ ہال کھچا کھچ بھرا ہوا تھا۔ اور عورتوں کی تعداد تقریباً مردوں کے
برابر ہی تھی اور وہ سب اپنے حال میں مست تھے ——— ہال کے چاروں
کونوں پر لحیم شحیم اور قد آور کرخت چہروں والے لوگ دونوں پہلوؤں پر
ریوالور لٹکائے بڑے چوکنے انداز میں کھڑے تھے ——— جب بھی کوئی
آدمی نشے میں بدمست ہو کر کنٹرول سے باہر ہو جاتا تو ان میں سے کوئی
آگے بڑھ کر اُسے گردن سے پکڑتا اور یوں اٹھا کر بار سے باہر پھینک دیتا
جیسے وہ چوہے کو پھینکا جاتا ہے ——— شاید ان غنڈوں کے رعب
کی وجہ سے شراب اور چرس پینے کے باوجود بار میں موجود لوگ خاصے
محتاط نظر آ رہے تھے ——— عمران یہ انتظام دیکھ کر ہی سمجھ گیا کہ یہ کسی خاص
غنڈے کی بار ہے ورنہ عام باروں میں ایسا انتظام نہیں کیا جاتا تھا۔ عمران
بار میں داخل ہوتے ہی کاؤنٹر کی طرف بڑھتا چلا گیا ——— جہاں ایک گنجے
سر اور خاصے کرخت چہرے والا بار ٹنڈر موجود تھا۔ اس کی آنکھوں میں
عمران کو دیکھ کر حیرت کی پرچھائیاں ابھر آئیں۔ شاید یہ حیرت اس لئے
تھی کہ ایک تو عمران ایشیائی تھا ——— اور دوسرا وہ شکل و صورت سے
اس دنیا کا باسی نظر نہ آتا تھا۔ جس دنیا کے لوگ اس بار میں آتے جاتے
رہتے تھے۔

"کیا چاہئے" ——— بار ٹنڈر نے بڑے کرخت لہجے میں عمران سے
مخاطب ہو کر کہا

"ایک گلاس ٹھنڈا پانی پلوا دو ——— بڑی پیاس لگی ہے"
عمران نے بڑے سہمے سہمے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"چلو ——— بھاگ جاؤ ——— یہاں پانی وانی نہیں ملتا۔ نکل جاؤ
یہاں سے ——— تمہارا یہاں کوئی کام نہیں" ——— بار ٹنڈر نے
حقارت بھرے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"بھائی ——— پیاسے کو پانی پلوانا بڑا ثواب کا کام ہے۔ اللہ بخشے
دادی اماں ——— کہتی تھیں جو پیاسے کو پانی پلواتا ہے۔ اُسے جنت میں
دودھ کے گلاس ملتے ہیں۔ گائے بھینسوں والا دودھ نہیں بلکہ نہر والا
دودھ" ——— عمران نے بڑے عاجزانہ لہجے میں کہا۔

"میں کہتا ہوں چلے جاؤ یہاں سے ——— ورنہ مفت میں مارے
جاؤ گے" ——— بار ٹنڈر نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"تو کیا یہاں لوگ پیسے لے کر بھی مارے جاتے ہیں ——— واہ واہ
پھر تو اچھی جگہ ہے۔ جس نے خودکشی کرنی ہو۔ یہاں آ جائے ——— پیسے بھی
مل جائیں گے اور موت بھی۔ ویسے بائی دی وے کتنی رقم دیتے ہو"
عمران نے باقاعدہ کاؤنٹر پر کہنیاں ٹیکتے ہوئے پوچھا۔

"اُلو کے پٹھے ——— جاتے ہو یا نہیں ——— میں ہمدردی کر رہا
ہوں۔ الٹا سر پر چڑھے آ رہے ہو" ——— بار ٹنڈر نے غصے سے
بازو گھماتے ہوئے کہا۔ وہ شاید عمران کو تھپڑ مارنا چاہتا تھا۔ لیکن ظاہر ہے
عمران اتنی آسانی سے تھپڑ کھانے والوں میں سے تو نہیں تھا ——— وہ
تیزی سے پیچھے ہٹا اور پھر اس سے پہلے کہ بار ٹنڈر سمجھتا عمران

کا ہاتھ بجلی کی سی تیزی سے حرکت میں آیا۔ اور بار ٹنڈر کے سر پر پٹاخہ سا چھوٹ گیا۔ عمران کی زوردار چپت گنجے کے سر پر پڑی تھی ——— آواز اتنی اچانک اور زوردار تھی کہ بار میں موجود ہر شخص چونک پڑا۔

"واہ واہ۔ ——— خاصا چکنا گنج ہے ——— مزہ آ گیا چپت لگانے کا"۔ عمران نے چٹخارہ لیتے ہوئے کہا۔ اور اسی لمحے گنجا بار ٹنڈر غصے کی شدت سے زور سے دھاڑا اور اس نے کاؤنٹر پر پڑی ہوئی شراب کی ایک بڑی سی بوتل اٹھا کر پوری قوت سے عمران کے سر پر ماری لیکن ظاہر ہے بوتل نے فرش پر ہی جا کر ٹوٹنا تھا۔

"یہ نقلی شراب ہو گی اسی لئے توڑ دی ——— اچھا کیا ——— ثواب کا کام ہے۔ نقلی مال بیچنا اچھا نہیں ہے" ——— عمران نے بڑے ناصحانہ لہجے میں کہا۔

اور پھر گنجا بری طرح گالیاں بکتا ہوا اچھل کر کاؤنٹر سے باہر آ گیا۔ غصے کی شدت سے اس کے منہ سے جھاگ نکل رہے تھے۔

"کیا بات ہے جانی" ——— اچانک ریوالور بردار ایک غنڈے نے چیخ کر کہا لیکن جانی کو اس کی بات کا جواب دینے کا ہوش ہی کہاں تھا وہ تو غصے اور جھلاہٹ سے نیم پاگل ہو رہا تھا۔

"تمہاری یہ جرأت ——— کہ تم جانی پر ہاتھ اٹھاؤ" ——— جانی نے دانت پیستے ہوئے کہا اور اس نے عمران پر چھلانگ لگا دی۔ خاصی چوڑی جسامت کے باوجود اس کے انداز میں بے پناہ پھرتی تھی۔ اس نے اپنی طرف سے چھلانگ لگا کر عمران کو دیوار کے ساتھ رگڑنا چاہا! مگر عمران تیزی سے جھکا اور دوسرے لمحے لحیم شحیم جانی اس کے ہاتھوں

پر اٹھتا چلا گیا اور عمران نے اسے یوں گھما کر ایک میز پر پھینک دیا جیسے اس کا کوئی وزن ہی نہ ہو۔

میز ایک دھماکے سے ٹوٹتی چلی گئی اور ساتھ ہی میز کے گرد بیٹھے لوگوں کے حلق سے بھی چیخیں نکل گئیں وہ جانی سے ٹکرا کر نیچے گر پڑے تھے۔ بال کے لوگ چیختے ہوئے اٹھ کر پیچھے سمٹتے چلے گئے ——— اور پھر اس سے پہلے کہ جانی اٹھ کر دوبارہ عمران پر جھپٹتا۔ وہ چاروں غنڈے ریوالور نکالے تیزی سے عمران کے سامنے آ گئے۔ جو بڑے اطمینان سے کاؤنٹر کے ساتھ پشت لگائے یوں کھڑا تھا جیسے کوئی دلچسپ تماشا دیکھنے میں مصروف ہو۔

"کون ہو تم" ——— ان میں سے ایک نے انتہائی کرخت لہجے میں کہا۔ جب کہ باقی غنڈوں نے جانی کو سنبھال لیا جو اب بھی بری طرح گالیاں نکال رہا تھا۔

"میں نے اس گنجے گدھے سے پانی مانگا تو یہ پاگل ہو گیا۔ میرے خیال میں اسے کسی باؤلے کتے نے کاٹا ہوا ہے اس لئے پانی سے ڈرتا ہے"۔ عمران نے بڑے مطمئن لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"میں پوچھ رہا ہوں تم ہو کون ——— اور کیوں یہاں آئے ہو" ——— اسی آدمی نے غصے سے چیختے ہوئے کہا۔ وہ شاید ان غنڈوں کا سردار تھا۔

"میرا نام پرنس آف ڈھمپ ہے۔ پہلی بات تو یہ کہ میں یہاں واقعی پانی پینے آیا ہوں ——— دوسری بات یہ کہ مجھے ٹونی کی تلاش ہے" ——— عمران نے بڑے مطمئن لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ٹونی ——— کون ٹونی" ——— ٹونی کا نام سنتے ہی وہ شخص چونک پڑا۔

"ٹونی البالشن" ۔۔۔ عمران نے ٹونی کا پورا نام بتلاتے ہوئے کہا۔

"اوہ ۔۔۔ تمہیں ٹونی کی تلاش کیوں ہے؟" ۔۔۔ اس آدمی نے اس بار قدرے نرم لہجے میں کہا۔

"وہ میرا پرانا دوست ہے۔ اور میرے پاس اس کے لئے کام ہے۔" عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"لیکن ٹونی تم جیسے بینچر کا دوست نہیں ہو سکتا ۔۔۔ سمجھے ۔۔۔ تم خواہ مخواہ اس کا نام لے رہے ہو۔ چوں کہ تم اجنبی ہو۔ اور نہیں جانتے کہ ایگلن بار میں داخل ہو کر غلط حرکت کرنے والا دوسرا سانس نہیں لے سکتا ۔۔۔ اس لئے میں تمہیں اس بار معاف کر دیتا ہوں۔ تم ایک منٹ میں بار سے نکل جاؤ ورنہ گولیوں سے چھلنی کر دوں گا" ۔۔۔ سردار نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"تم پرنس آف ڈھمپ کی توہین کر رہے ہو۔ حالاں کہ تمہارا اپنا چہرہ ایسا ہے جیسے ٹوٹی ہوئی قبر ہو" ۔۔۔ عمران نے اسی انداز میں کہا۔

اور دوسرے لمحے وہ بجلی کی تیزی سے اچھلا اور اڑتا ہوا اس غنڈے کے سر کے اوپر سے ہو کر دوسری طرف جا کھڑا ہوا۔ اور اس کی فوری پھرتی نے اُسے بچا لیا ۔۔۔ ورنہ اس غنڈے کے ریوالور سے نکلی ہوئی گولی اس کے سینے پر پڑتی۔۔

عمران کے دوسری طرف پہنچتے ہی وہ سارے تیزی سے اس کی طرف گھومے مگر اس سے پہلے کہ وہ پوری طرح گھوم کر عمران کو نشانہ بناتے ۔۔۔ عمران اپنی ایڑی پر لٹو کی طرح گھوما اور اس کی ایک ٹانگ

نے دائرے میں حرکت کرتے ہوئے دو غنڈوں کو چیخ کر نیچے گرنے پر مجبور کر دیا۔ اور اس کے ساتھ ہی عمران اچھل کر ایک طرف ہٹا اور پھر وہ کسی عقاب کی طرح اڑتا ہوا ایک ریوالور بردار پر جھپٹ پڑا ۔۔۔ دوسرے لمحے وہ ریوالور بردار فٹ بال کی طرح اڑتا ہوا ہال کی میزوں پر جا گرا۔ جب کہ اس کے ہاتھ میں پکڑا ہوا ریوالور عمران کے ہاتھوں میں تھا اور اس کے ساتھ ہی گولیوں کی تڑتڑاہٹ ابھری اور چوتھا غنڈہ چیخ مار کر ایک طرف جھک گیا ۔۔۔ ریوالور اس کے ہاتھ سے نکل کر دور جا گرا تھا۔ یہ سب کچھ پلک جھپکنے میں ہو گیا ۔۔۔ اور اب ریوالور عمران کے ہاتھوں میں تھا۔ جب کہ وہ چاروں زمین پر پڑے ہوئے تھے۔

"خبردار ۔۔۔ اگر کسی نے حرکت کی" ۔۔۔ عمران نے چیخ کر کہا۔

"یہ کیا گڑبڑ ہو رہی ہے" ۔۔۔ اچانک دائیں طرف سے ایک کرخت آواز سنائی دی اور سب لوگ آواز سن کر ہی بوکھلا کر پیچھے ہٹ گئے۔ مگر عمران کے چہرے پر مسکراہٹ ابھر آئی کیوں کہ وہ ٹونی کی آواز کو پہچان چکا تھا۔

"باس ۔۔۔ یہ شخص......" ۔۔۔ ایک غنڈے نے اٹھ کر کچھ کہنا چاہا۔

"تم اُلو کے پٹھے ۔۔۔ یہ شخص ۔۔۔ گولی مار کر باہر پھینک دو۔ ایک آدمی نے تمہیں آگے لگا رکھا ہے۔ بڑے غنڈے بنے پھر رہے ہیں" ۔۔۔ اس آدمی نے غضب ناک ہوتے ہوئے کہا۔ وہ شاید پوری صورت حال سمجھ گیا تھا ۔۔۔ چوں کہ عمران کی اس طرف سے سائیڈ تھی اس لئے وہ شاید عمران کو نہ پہچان سکا تھا۔

"ان کی بجائے تم ہی گولی مار دو پیارے ٹونی الباشش" ۔۔۔ عمران نے ٹونی کی طرف مڑتے ہوئے کہا۔

"ارے ارے ۔۔۔ کہیں میں خواب تو نہیں دیکھ رہا ۔۔۔ تم پرنس۔ تم اور یہاں" ۔۔۔ ٹونی نے عمران کو دیکھتے ہی تیزی سے آنکھیں جھپکنی شروع کر دیں۔ اس کے چہرے پر شدید حیرت کے آثار نمایاں تھے۔

"شکر ہے تم نے اتنے عرصے بعد پہچان تو لیا۔ ورنہ میں تو سوچ رہا تھا کہیں تمہاری آنکھوں پر چربی نہ چڑھ گئی ہو" ۔۔۔ عمران نے ریوالور ایک طرف پھینکتے ہوئے کہا۔

"اوہ پرنس تم ۔۔۔ واقعی تم پرنس ہو" ۔۔۔ ٹونی بے اختیار دوڑتا ہوا آیا اور اس نے عمران کو یوں دونوں بازوؤں میں جکڑ لیا جیسے اُسے بازوؤں میں ہی دبا کر پچکا دے گا۔

"ارے ارے ۔۔۔ میری پسلیاں ۔۔۔ ارے یہ سٹین لیس سٹیل کی نہیں ہیں ۔۔۔ بے چاری اصلی پسلیاں ہیں" ۔۔۔ عمران نے گھٹے گھٹے لہجے میں کہا۔

اور ٹونی نے قہقہے لگاتے ہوئے اُسے چھوڑ دیا۔

"باس ۔۔۔ باس ۔۔۔۔۔۔" ۔۔۔ گنجے بارٹینڈر نے شاید آگے بڑھ کر عمران کی شکایت کرنی چاہی تھی۔

"اوہ ۔۔۔ چلو جاؤ ۔۔۔ شکر کرو کہ تم پرنس سے جھگڑا کر کے بھی زندہ ہو۔ جاؤ اپنی جانیں بچ جانے پر مٹھائیاں بانٹو ۔۔۔ ورنہ پرنس کے سامنے آنکھ اٹھانے والے آج تک زندہ نہیں رہے" ۔۔۔ ٹونی نے اُسے جھڑکتے ہوئے کہا۔

"آؤ پرنس آؤ" ۔۔۔ ٹونی نے عمران کا بازو پکڑ کر دائیں طرف بنے ہوئے دروازے کی طرف گھسیٹتے ہوئے کہا۔ اس کے لہجے میں ایسی خوشی تھی جیسے بچے کو اس کا پسندیدہ کھلونا مل گیا ہو۔

اور پھر وہ عمران کو گھسیٹتا ہوا ایک کمرے میں لے آیا۔ یہ شاید اس کا دفتر تھا۔

"پہلے بتاؤ پرنس ۔۔۔ کیا پیو گے" ۔۔۔ ٹونی نے خوشی سے ہاتھ ملتے ہوئے کہا۔

"یار ۔۔۔ اب تو مانگتے ہوئے بھی ڈر لگتا ہے۔ میں نے تمہارے گنجے بارٹینڈر سے ٹھنڈا پانی مانگا تھا وہ الٹا مجھ پر چڑھ دوڑا" ۔۔۔ عمران نے گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا۔ اور ٹونی کے حلق سے بے اختیار قہقہہ نکل گیا۔

"وہ بے چارا بھی سچا تھا ۔۔۔ بلکہ ایگلن بار میں ٹھنڈا پانی۔ خوب" ۔۔۔ ٹونی نے ہنستے ہوئے کہا اور پھر اس نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے میز کی سائیڈ پر لگا ہوا بٹن دبا دیا۔ دوسرے لمحے ایک ویٹر تیزی سے کمرے میں داخل ہوا۔

"جاؤ ۔۔۔ نیا گلاس لے کر کہیں سے ٹھنڈا پانی تلاش کر کے لے آؤ جلدی" ۔۔۔ ٹونی نے ویٹر سے مخاطب ہو کر کہا۔

"جی پانی" ۔۔۔ ویٹر نے حیرت کی شدت سے ہکلاتے ہوئے کہا۔

"ہاں پانی ۔۔۔ سادہ پانی ۔۔۔ جاؤ دفع ہو جاؤ" ۔۔۔ ٹونی نے فیصلے لہجے میں کہا اور ویٹر یوں مڑ کر بھاگا جیسے اگر وہ ایک لمحہ بھی

مزید وہاں رک گیا تو قیامت آجائے گی۔

"بڑے ٹھاٹھ میں بھائی ٹونی ——— خوب کمائی ہو رہی ہے"———

عمران نے شاندار انداز میں سجے ہوئے دفتر کو دیکھتے ہوئے کہا۔

"تمہاری دعا ہے پرنس ——— اس وقت سارا کسٹی میں ٹونی کا سکہ چلتا ہے۔ مگر تمہیں میری بار کا پتہ کس نے بتایا"——— ٹونی نے پوچھا۔

"بتایا کہاں ——— میں تو واقعی پانی پینے آیا تھا۔ جب جھگڑا ہوا تو میں نے تمہارا نام لے دیا۔ کہ چلو پانی نہ سہی ٹونی ہی مل جائے"———

عمران نے بُرا سا منہ بناتے ہوئے کہا اور ٹونی بے اختیار ہنس پڑا۔

"تم بالکل نہیں بدلے پرنس ——— وہی عادتیں ہیں تمہاری"———

"سیدھی بات تو کرنی ہی نہیں" ——— ٹونی نے ہنستے ہوئے کہا۔

اتنے میں ویٹر دوبارہ اندر داخل ہوا۔ اس کے ہاتھ میں ٹرے تھی جس میں پانی کا گلاس رکھا ہوا تھا۔ اور عمران نے گلاس اٹھا کر ایک ہی سانس میں خالی کر دیا ——— اس کا انداز ایسا تھا جیسے صدیوں بعد اُسے پانی پینے کو ملا ہو۔

"جاؤ ——— اب کافی لے کر آؤ سپیشل ——— جاؤ"——— ٹونی نے ویٹر سے مخاطب ہو کر کہا۔

"نہیں یار ——— بس ——— یہی کافی ہے ——— مزید پیاس نہیں ہے" ——— عمران نے کہا۔

"ارے ——— میں کافی کی بات کر رہا ہوں ——— پانی کا نہیں کہہ رہا۔ جاؤ جلدی سے ——— میرا منہ کیا دیکھ رہے ہو"——— ٹونی

ویٹر پیچھے مڑا اور بڑی تیزی سے واپس چلا گیا۔

"اچھا ——— یہ بتاؤ ٹونی ——— کہ ٹوپاز سے تمہارا کیا تعلق ہے"———

عمران نے سنجیدہ ہوتے ہوئے کہا۔ اس نے سوال اس انداز میں کیا تھا کہ پتہ چل جائے کہ ٹونی کہیں ٹوپاز سے تو متعلق نہیں۔

"ٹوپاز ——— وہ سمگلروں کی تنظیم ——— میرا بھلا سمگلنگ سے کیا تعلق ——— میں اس قسم کا دھندہ نہیں کرتا ——— کیوں کیا بات ہے"

ٹونی نے بھی سنجیدہ ہوتے ہوئے کہا اور عمران نے یہ سن کر کہ ٹونی کا ٹوپاز سے کوئی تعلق نہیں، اطمینان کا ایک طویل سانس لیا۔

"دراصل مجھے پتہ چلا ہے کہ ٹوپاز کے پاس ایکس وائی کی کھیپ موجود ہے۔ میں نے اس کا سودا کرنا تھا"——— عمران نے کہا۔

"ایکس وائی کی کھیپ ——— اور تم نے سودا کرنا ہے۔ مجھے بے وقوف مت بناؤ پرنس ——— کھل کر بات کرو۔ یقین رکھو ٹونی تمہارے لئے جان بھی دے سکتا ہے" ——— ٹونی نے بُرا سا منہ بناتے ہوئے کہا۔

"مجھے تمہاری جان نہیں چاہیئے۔ ٹونی میں سچ کہہ رہا ہوں مجھے ٹوپاز سے رابطہ قائم کر کے ایکس وائی کی ایک بڑی کھیپ کا سودا کرنا ہے"

عمران نے بڑے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"تمہاری مرضی پرنس ——— تم بے شک نہ بتاؤ۔ اگر تم ٹونی کو اعتماد کے قابل نہیں سمجھتے تو ٹونی کے لئے یہ ڈوب مرنے کا مقام ہے"

ٹونی نے دل گرفتہ لہجے میں کہا۔

"کہاں ہے وہ مقام"——— عمران نے چونک کر پوچھا۔

"مقام ——— کونسا مقام"——— ٹونی نے بھی چونکتے ہوئے کہا۔ اس

—— جو شاید یاد بھی نہ تھا کہ اس نے کیا کہا ہے۔
"وہی ڈوب مرنے والا" —— عمران نے جواب دیا اور ٹونی بے اختیار جھنجھلا پڑا۔
"دیکھو پرنس —— اگر تم ٹوپاز کے خلاف کام کرنا چاہتے ہو تو بیشک کرو ٹونی تمہارے ساتھ ہوگا۔ باقی رہی یہ بات کہ تم منشیات کے دھندے میں ملوث ہو اس کا میں دس بار مر کر بھی یقین نہیں کر سکتا" —— ٹونی نے دوبارہ اصل موضوع پہ آتے ہوئے کہا۔
"یہاں بادام ملتے ہیں" —— اچانک عمران نے بڑی سنجیدگی سے پوچھا۔
"بادام —— کیا مطلب —— کیا وہ کھانے والے بادام" —— ٹونی نے کچھ نہ سمجھنے والے لہجے میں پوچھا۔
"ہاں ہاں —— وہی کھانے والے بادام —— جسے توڑ کر ان کی گریوں کو کھایا جاتا ہے" —— عمران نے بڑی سنجیدگی سے سر ہلاتے ہوئے کہا۔
"ہاں —— ملتے ہیں —— مگر یہاں بادام کا کیا تعلق" —— ٹونی کا لہجہ احمقوں جیسا تھا۔ بھلا ٹوپاز کی بات ہوتے ہوتے یہ بادام کہاں سے ٹپک پڑے۔
"بڑا گہرا تعلق ہے —— اگر تم سات گریاں بادام صبح منہ نہار چبا کر کھایا کرو تو تمہاری عقل کی رفتار ۱۲۰ کلومیٹر فی سیکنڈ ہو جائے گی اور اتنی رفتار پر پہنچنے کے بعد ہی تم یہ بات سمجھ سکتے ہو کہ ٹوپاز کے خلاف کام کرنے کے لئے کوئی لائحہ عمل بھی تو ہونا چاہئے —— یعنی ایکس وائی

کی کھیپ کا سودا" —— عمران نے چبا چبا کر بات کرتے ہوئے کہا۔
"اوہ —— اب سمجھا —— واقعی مجھے بادام کھانے چاہئیں۔ مگر یقین کرو پرنس —— تمہاری بات سمجھنے کے لئے تو خلائی سیاروں کی رفتار بھی کم ہے" —— ٹونی نے بڑی طرح ہنستے ہوئے کہا۔ اب اس کی سمجھ میں بات آ گئی تھی۔ عمران ایکس وائی کی کھیپ کے سودے کی بات چیت کر کے ٹوپاز کے اندر تک پہنچنا چاہتا ہے —— واقعی اس سے اچھا اور لائحہ عمل کیا ہو سکتا تھا۔
"ٹھیک ہے پرنس —— میں ٹوپاز سے رابطہ قائم کرنے کی کوشش کرتا ہوں" —— ٹونی نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔
"کیسے کوشش کرو گے —— کیا اخبار میں اشتہار دو گے یا پولیس میں رپٹ درج کراؤ گے" —— عمران نے سپاٹ لہجے میں پوچھا۔
"نہیں پرنس —— یہاں ساراک سٹی میں پیشہ ور مجرموں کی ایک طاقتور تنظیم ہے جسے مادام بریڈی گروپ کہا جاتا ہے۔ اس کی سربراہ ایک عورت مادام بریڈی ہے —— میں نے سنا ہے کہ مادام بریڈی کی ٹوپاز کے چیف باس سے خاصی دوستی ہے۔ اور مادام بریڈی کے لئے میں کئی بار کام کر چکا ہوں۔ اس لئے مادام بریڈی کے ذریعے ٹوپاز سے رابطہ قائم کیا جا سکتا ہے" —— ٹونی نے وضاحت کرتے ہوئے کہا۔
"لیکن مادام بریڈی تو درمیان میں حصہ مانگے گی" —— عمران نے کہا۔
"حصہ نہیں —— وہ منشیات کا دھندہ نہیں کرتی۔ اس کا گروپ قتل اور جاسوسی کا دھندہ کرتا ہے" —— ٹونی نے جواب دیا۔

"اوکے ـــــ پھر تم مادام برینڈی سے بات کرو بلکہ ایسا کرو کہ کسی طرح میری اس سے ملاقات کرا دو باقی کام میں خود کر لوں گا" ـــــ عمران نے کچھ سوچتے ہوئے کہا۔

"لیکن آپ کس حیثیت سے بات کریں گے" ـــــ ٹونی نے پوچھا۔

"پرنس آف ڈھمپ ـــــ سنٹرل ایشیا کا ایک بہت بڑا منشیات کا سمگلر" ـــــ عمران نے حیثیت بتاتے ہوئے کہا۔

"بہت خوب ـــــ میں ابھی مادام برینڈی سے رابطہ قائم کرتا ہوں" ٹونی نے مسکراتے ہوئے کہا اور میز کی دراز کھول کر ایک ٹرانسمیٹر باہر نکال لیا۔

"اس سے کل کا کوئی وقت لینا۔ تاکہ کل تک میں مکمل طور پر پرنس آف ڈھمپ کا روپ بھی دھار لوں۔ اور سنو۔ مجھے یہاں کوئی بڑی سی رہائشی عمارت بھی چاہیے ـــــ جو پرنس کی حیثیت کے مطابق ہو" عمران نے کہا۔

"سب انتظام ہو جائے گا پرنس ـــــ ٹونی کے ہوتے ہوئے تمہیں کسی بات کی فکر نہیں کرنی چاہیے" ـــــ ٹونی نے بڑے مضبوط لہجے میں کہا اور عمران نے اطمینان بھرے انداز میں سر ہلا دیا۔ ٹونی نے ٹرانسمیٹر پہ فریکوئنسی سیٹ کی اور پھر بٹن دبا کر تیز لہجے میں کہا۔

"ٹونی فرام ایگلن بار کالنگ مادام اوور" ـــــ وہ بار بار یہی فقرہ دہرا رہا تھا۔

"یس مادام برینڈی سپیکنگ اوور" ـــــ اچانک دوسری طرف سے ایک مترنم نسوانی آواز سنائی دی۔

"مادام ـــــ میں ٹونی بول رہا ہوں۔ آپ سے مجھے ایک ذاتی کام ہے اوور" ـــــ ٹونی نے کہا۔

"ذاتی کام ـــــ میں سمجھی نہیں ـــــ کھل کر بات کرو اوور" مادام کے لہجے میں حیرت تھی۔

"مادام ـــــ سنٹرل ایشیا کا ایک بہت بڑا سمگلر پرنس آف ڈھمپ میرا دوست ہے۔ وہ منشیات کا دھندہ کرتا ہے وہ آج کل یہاں آیا ہوا ہے۔ اس نے ٹوپاز کے ساتھ ایکس وائی کی ایک بہت بڑی کھیپ کا سودا کرنا ہے ـــــ میں چاہتا ہوں کہ میرے ذریعے اس کا رابطہ ٹوپاز سے ہو جائے تاکہ اس سودے میں میرا بھی کوئی حصہ بن جائے اوور" ـــــ ٹونی نے وضاحت کرتے ہوئے کہا۔

"پھر اس سلسلے میں میں کیا کر سکتی ہوں۔ تم جانتے ہو میں منشیات کا دھندہ نہیں کرتی اوور" ـــــ مادام نے جواب دیا۔

"یہ مجھے معلوم ہے مادام ـــــ لیکن مجھے علم ہے کہ آپ کا رابطہ ٹوپاز کے چیف باس سے رہتا ہے۔ آپ پرنس اور ٹوپاز کے کسی نمائندے کی ملاقات کا بندوبست کرا دیں تو کام بن جائے گا اوور" ـــــ ٹونی نے کہا۔

"اوہ ـــــ یہ کام میں کر دوں گی۔ میں نے آج ہی اس سے ملاقات کرنی ہے ـــــ کیا نام بتایا تھا تم نے اپنے دوست کا اوور" مادام نے پوچھا۔

"پرنس آف ڈھمپ فرام سنٹرل ایشیا اوور" ـــــ ٹونی نے جواب دیا۔

"بڑا عجیب سا نام ہے۔ بہرحال میں بات کروں گی ——— لیکن ٹونی تم جانتے ہو کہ یہ لوگ کس قدر محتاط ہوتے ہیں۔ اس لئے کیا یہ بہتر نہ ہوگا کہ پہلے میں تمہارے دوست سے مل کر اپنے طور پر جائزہ لے لوں پھر اس کی سفارش کروں اوور" ——— مادام نے کہا۔

"بے حد مناسب ہے مادام ——— آپ کل جس وقت بھی ملاقات کرنا چاہیں مجھے بتا دیں اوور" ——— ٹونی نے جواب دیا۔

"وہ کہاں ٹھہرا ہوا ہے اوور" ——— مادام نے پوچھا۔

"وہ کسی رہائشی عمارت میں ہی ہوگا۔ مجھ سے تو سرِ راہ ہی ملاقات ہوگئی۔ اوور" ——— ٹونی نے بات کو گول کرتے ہوئے کہا۔

"تو ٹھیک ہے ——— تم اس کا ٹھکانہ معلوم کرلو۔ اور اس سے کل شام چار بجے کا وقت طے کرلو۔ ہم اس کی رہائش گاہ میں ہی اس سے ملاقات کرلیں گے اوور" ——— مادام نے کہا۔

"مادام ——— کیا یہ بہتر نہیں ہے کہ کسی ہوٹل میں ملاقات طے کرلی جائے کیونکہ ہوسکتا ہے پرنس اپنا ٹھکانہ کسی کے علم میں نہ لانا چاہے ——— وہ بھی بے حد محتاط قسم کا آدمی ہے اوور" ——— ٹونی نے کہا۔

"ٹھیک ہے مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے ——— تو کل شام چار بجے ہوٹل بمبینو کے ہال میں ملاقات ہو جائے گی اوور" ——— مادام نے جواب دیا۔

"بالکل درست ہے مادام ——— میں کل شام چار بجے سے قبل ہی آپ سے دوبارہ رابطہ قائم کروں گا اوور" ——— ٹونی نے خوشی سے بھرپور لہجے میں کہا۔

"میں ویسے تو پارٹی سے بات کرلوں گی لیکن میں ان کا رابطہ اس وقت کرلوں گی جب میں خود تمہارے پرنس سے مطمئن ہو جاؤں گی۔ تاکہ کل کو مجھ پر کوئی اعتراض نہ آسکے اوور" ——— مادام نے جواب دیا۔

"بالکل ٹھیک ہے مادام اوور" ——— ٹونی نے جواب دیا۔

"اوور اینڈ آل" ——— دوسری طرف سے کہا گیا اور ٹونی نے مسکراتے ہوئے ٹرانسمیٹر کا بٹن آف کردیا۔

"تمہاری عقل تو لغیر بادام کھائے ہی تیز ہوگئی ہے۔ تم نے اچھا کیا کہ ٹھکانہ نہیں بتایا" ——— عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تمہارے سامنے میری عقل جواب دے جاتی ہے ورنہ سارا کسٹی میں مجھ سے بڑا عقلمند کوئی پیدا ہی نہیں ہوا پرنس" ——— ٹونی نے ہنستے ہوئے کہا۔

"اگر کہو تو پیدا کرادوں" ——— عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"وہ کیسے" ——— ٹونی نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"تمہاری مادام بھی مجھے خاصی عقلمند معلوم ہوتی ہے چنانچہ میں تمہارا پیغام دے دیتا ہوں۔ اور تم دونوں کا بچہ ظاہر ہے ڈبل عقلمند ہوگا" ——— عمران نے کہا۔

"ارے ——— خدا کے لئے پرنس ——— وہ بڑی خطرناک عورت ہے۔ بظاہر حسین و دلکش لیکن دراصل بے پناہ ظالم اور سفاک ہے پورا سارا کسٹی اس کی سفاکی سے کانپتا ہے" ——— ٹونی نے انکار میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"تمہاری مرضی ——— اچھا پھر رہائش گاہ" ——— عمران نے بات

بدلتے ہوئے کہا۔

"دیکھو پرنس ۔۔۔ میرے پاس ایک بہترین رہائش گاہ موجود ہے۔ اس لئے رہائش گاہ کا کوئی پرابلم نہیں۔ اس کے علاوہ تمہیں جو سامان چاہیے وہ مجھے بتا دو۔ میں تمام بندوبست ابھی کر دیتا ہوں"۔۔۔ ٹونی نے کہا۔

"ایک نئی کار چاہیے۔ اور ایک ملازم ۔۔۔ جو چائے وغیرہ بنا کر دے دیا کرے۔ باقی مجھے کچھ نہیں چاہیے"۔۔۔ عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے میں ابھی سب انتظام کر دیتا ہوں۔ اور پھر ہم اکٹھے ہی اس رہائش گاہ پر چلتے ہیں"۔۔۔ ٹونی نے کہا اور عمران نے سر ہلا دیا۔

ہنری جیمز عمران کو رخصت کرنے کے بعد بڑے ڈھیلے قدموں سے چلتا ہوا دوبارہ کرنل ہالینڈ کے دفتر میں پہنچ گیا۔

"چھوڑ آئے اس مسخرے کو"۔۔۔ کرنل ہالینڈ نے بڑے حقارت آمیز لہجے میں کہا۔

"ہاں باس ۔۔۔ چھوڑ آیا ہوں۔ ویسے ایک بات ہے۔ یہ شخص بظاہر مسخرہ لگتا ہے لیکن ہے بہت ذہین ۔۔۔ اور پھر جب ایک سیکرٹ سروس کے سربراہ نے اسے خاص طور پر نمائندہ بنا کر بھیجا ہے تو اس میں کوئی نہ کوئی صلاحیت تو ہوگی"۔۔۔ ہنری جیمز نے عمران کی حمایت کرتے ہوئے کہا۔

"اوہ ۔۔۔ ان ایشیائی لوگوں میں کیا صلاحیت ہو سکتی ہے۔ احمق اور مسخرے لوگ ہیں۔ بس وہ ایک کرنل فریدی ہے جو واقعی ذہین آدمی ہے۔ لیکن اس کا یہ مطلب نہیں کہ ہر ایشیائی کرنل فریدی ہے۔ جس شخص کو ٹھیک

طرح بات کرنے کی تمیز نہیں ہے وہ بھلا اتنی خطرناک اور خوفناک تنظیم کا مقابلہ
کیسے کر سکتا ہے" ۔۔۔۔ کرنل ہالینڈ نے بُرا سا منہ بناتے ہوئے کہا۔ اور
ہنری جیمز خاموش ہو گیا اب بھلا وہ کیا کہہ سکتا تھا۔

"اب میرے لئے کیا حکم ہے باس" ۔۔۔۔ ہنری جیمز نے چند لمحوں
کی خاموشی کے بعد کہا۔

"سنو ہنری ۔۔۔۔ میں چاہتا ہوں کہ ہم اپنے طور پر اس ٹوپاز کا خاتمہ
کر دیں اور ایکس والی کی لیبارٹری کو بھی تلاش کریں اگر واقعی ایسی کوئی
لیبارٹری موجود ہے تو اُسے بھی تباہ کر دیں تاکہ گورننگ بورڈ کو یہ پتہ چل
جائے کہ کرنل ہالینڈ کسی مسخرے یا کرنل فریدی کا محتاج نہیں ہے"۔
کرنل ہالینڈ نے کہا۔

"ٹھیک ہے باس ۔۔۔۔ آپ جو حکم دیں میں تیار ہوں"۔
ہنری جیمز نے بڑے پُرخلوص لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تو ایسا کرتے ہیں ۔۔۔۔ میں ایجنسی کے آٹھ افراد چن کر تمہاری ماتحتی
میں دے دیتا ہوں۔ تم ایک گروپ بناؤ اور ایجنسی سے ہٹ کر گروپ کا
ایک نیا نام رکھ کر کام شروع کر دو۔ میں تمہیں ہدایات دیتا رہوں گا"۔
کرنل ہالینڈ نے کہا۔

"بالکل درست ہے باس ۔۔۔۔ مجھے امید ہے ہم یقیناً کامیاب ہو
جائیں گے" ۔۔۔۔ ہنری جیمز نے خوش ہوتے ہوئے کہا کیونکہ اُسے
یقین تھا کہ کامیابی کے بعد اس کی حیثیت و اہمیت ایجنسی میں بہت بڑھ جائے
گی اور ہو سکتا ہے کرنل ہالینڈ اُسے اسسٹنٹ بنا لے۔

"تم اپنا گروپ بنا کر منشیات کے سمگلر بن جاؤ۔ اسی طرح ہی تم ٹوپاز کے

آڑے آ سکتے ہو۔ تمہارے گروپ کا نام بلیک باس ٹھیک رہے گا۔
تمہیں علیحدہ عمارت دے دی جائے گی اور ایجنسی تمہیں ہر ممکن سہولتیں
مہیا کرے گی ۔۔۔۔ سمگلنگ اور بدمعاشی میں تیز رفتاری سے نام پیدا
کرو تاکہ ٹوپاز کے مقابلے میں آ سکو" ۔۔۔۔ کرنل ہالینڈ نے نہ صرف
گروپ کا نام تجویز کر دیا بلکہ باقی لائحہ عمل بھی طے کر دیا۔

"او۔کے باس ۔۔۔۔ بالکل درست ہے ۔۔۔۔ اور آپ فکر نہ کریں۔
بلیک باس ایک ہی رات میں بڑے بڑے بدمعاشوں کا تختہ کر دے گا"۔
ہنری جیمز نے جواب دیا۔

"او۔کے ۔۔۔۔ میں تمہارا بندوبست کر دیتا ہوں" ۔۔۔۔ کرنل ہالینڈ
نے خوش ہوتے ہوئے کہا اور پھر اس نے میز پر پڑے ہوئے ٹیلی فونوں میں
سے ایک کا رسیور اٹھا کر نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"ہیلو ۔۔۔۔ کراس پوائنٹ سے کلارک بول رہا ہوں"۔
رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے ایک آواز سنائی دی۔

"کلارک ۔۔۔۔ تم اپنے گروپ سے آٹھ آدمی ایسے چن لو جو لڑائی
بھڑائی اور قتل و غارت گری کے ماہر ہوں۔ تم اس گروپ کے انچارج
ہو گے۔ اور تمہارا انچارج ہنری جیمز ہو گا ۔۔۔۔ جس کا نام بلیک باس
ہو گا۔ اور پورا گروپ بلیک باس گروپ کہلائے گا۔ اس گروپ کا
ہیڈ کوارٹر کراس پوائنٹ ہو گا۔ سمجھ گئے" ۔۔۔۔ کرنل ہالینڈ نے
کہا۔

"بالکل سمجھ گیا باس ۔۔۔۔ لیکن اس گروپ کے قیام کا مقصد سمجھ
میں نہیں آیا" ۔۔۔۔ کلارک نے معذرت بھرے لہجے میں جواب دیتے

جوسے کہا۔

"وہ مقصد ہنری جیمز تمہیں سمجھا دے گا۔ میں ہنری جیمز کو کراس پوائنٹ پر بھیج رہا ہوں۔ وہ میک اپ میں ہے۔ اس لئے کوڈ بلیک باس ہی ہوگا۔ باقی تفصیلات تم دونوں آپس میں طے کر لینا" ــــــ کرنل ہالینڈ نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے باس ــــــ حکم کی تعمیل ہوگی" ــــــ کلارک نے کہا اور کرنل ہالینڈ نے اوکے کہہ کر رسیور رکھ دیا۔

"ہنری ــــــ تم کراس پوائنٹ چلے جاؤ۔ یہ عمارت گرین وچ روڈ پر ہے۔ اس کا نمبر تیرہ ہے۔ وہاں تمہیں ہر سہولت مل جائے گی۔ کلارک بے حد ذہین اور تیز آدمی ہے۔ وہ تمہارے بے حد کام آئے گا ــــــ اب تم نے مجھ سے رابطہ صرف الیون ہنڈرڈ ٹرانسمیٹر پر رکھنا ہے۔ مجھے ساتھ ساتھ رپورٹ دیتے رہنا تاکہ میں صورت حال کے مطابق تمہیں ہدایات دیتا رہوں" ــــــ کرنل ہالینڈ نے رسیور رکھ کر ہنری جیمز سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ٹھیک ہے باس ــــــ مجھے یقین ہے کہ ہم اپنے مشن میں ضرور کامیاب رہیں گے" ــــــ ہنری جیمز نے اٹھتے ہوئے کہا۔

"کام انتہائی تیز رفتاری سے ہونا چاہیئے تاکہ ہم جلد از جلد سرخرو ہو سکیں" ــــــ کرنل ہالینڈ نے کہا اور ہنری جیمز سر ہلاتا ہوا واپس مڑا اور پھر کمرے سے باہر نکلتا چلا گیا۔ اس کے قدموں میں ایک نیا اعتماد تھا۔ کیونکہ اب وہ ایک طاقتور گروپ کا سربراہ تھا۔ ایسا گروپ جس نے پوری سارا کس سٹی پر اپنی دہشت قائم کر رکھی تھی۔

ہوٹل البانیہ ٹوپاز کی تنظیم کا ذاتی ہوٹل تھا۔ اور اس کے تہہ خانوں میں ہی خفیہ اسلحہ سٹور کی جاتی تھیں اور یہیں سے ہی انہیں سپلائی کیا جاتا تھا۔ ہوٹل البانیہ کو انتہائی اعلیٰ طبقے کا ہوٹل بنایا گیا تھا ــــــ تاکہ اس پر پولیس یا نارکوٹکس ڈیپارٹمنٹ ہاتھ ڈالنے کی جرأت ہی نہ کر سکے۔ اور ویسے بھی اس ہوٹل کے ہر کمرے میں خفیہ کیمرے نصب تھے۔ جن کے ذریعے کمرے میں ہونے والی تمام حرکات اور گفتگو کی فلم بنائی جا سکتی تھی ــــــ اس طرح ٹوپاز کے پاس بڑے بڑے سرکاری افسروں۔ انٹیلی جنس اور پولیس کے اعلیٰ حکام کی ایسی فلمیں موجود تھیں جن کی مدد سے وقت پڑنے پر انہیں بلیک میل کر کے خاموش کیا جا سکتا تھا۔

ہوٹل البانیہ کا کمرہ نمبر تین سو پانچ سب سے آخری منزل پر تھا۔ اور یہ ٹوپاز کی خفیہ میٹنگوں اور دوسری تنظیموں کے ساتھ لین دین اور سودوں کی گفتگو کے لئے خاص طور پر تیار کیا گیا تھا ــــــ یہ ایک وسیع و عریض کمرہ

تھا جس میں جدید ترین سہولیات مہیا کی گئی تھیں۔ اس کمرے میں چیف باس
نمبر ٹو اور فور کے ساتھ موجود تھا اور مادام بریڈی کی آمد کا انتظار کیا جا رہا تھا۔
وہ تینوں کرسیوں پر بیٹھے ہوئے تھے ـــ سامنے ایک بڑی سی میز تھی
جس پر مختلف رنگوں کے ٹیلی فون پڑے ہوئے تھے۔

"میرا خیال ہے ـــ اب تک مادام کو آجانا چاہیئے" ـــ چیف باس
نے کلائی کی گھڑی کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ اور پھر اس سے پہلے کہ کوئی اس
کی بات کا جواب دیتا۔ سامنے میز پر پڑے ہوئے ایک ٹیلی فون کی گھنٹی بج
اٹھی ـــ چیف باس نے چونک کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس" ـــ چیف باس نے کہا۔

"باس ـــ مادام بریڈی اپنے دو ساتھیوں سمیت آپ کے
پاس پہنچنے کے لئے لفٹ میں سوار ہو چکی ہے" ـــ دوسری طرف
سے کہا گیا۔

"ٹھیک ہے" ـــ چیف باس نے تحکمانہ لہجے میں کہا اور رسیور
رکھ دیا۔

"مادام آ رہی ہے" ـــ چیف باس نے اپنے ساتھیوں سے کہا اور
ان دونوں نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

چند لمحوں بعد کال بیل گنگنا اٹھی تو نمبر فور نے اٹھ کر کمرے کا دروازہ کھول
دیا۔ اور اس کے ساتھ ہی چیف باس اور نمبر ٹو احتراماً اٹھ کھڑے ہوئے۔
دروازے میں ایک خوب صورت اور نوجوان لڑکی کھڑی تھی ـــ اس
نے سیاہ رنگ کا چست لباس پہنا ہوا تھا۔ لیکن اس کے چہرے پر سختی کے
کے تاثرات جیسے منجمد ہو کر رہ گئے تھے۔ آنکھوں میں بے پناہ چمک سی تھی۔

یہ مادام بریڈی تھی۔ ساراک سٹی کی حسین ناگن۔ اس کے پیچھے دو لمبے تڑنگے
نوجوان تھے ـــ جنہوں نے بہترین تراش کے کوٹ پہن رکھے تھے۔
لیکن چہروں سے وہ بھی لڑائی بھڑائی کے فن میں ماہر نظر آتے تھے۔

"خوش آمدید مادام" ـــ چیف باس نے مسکراتے ہوئے
کہا۔

"شکریہ ـــ میرے خیال میں مجھے دیر نہیں ہوئی"
مادام نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"نہیں مادام ـــ آپ صحیح وقت پر آئی ہیں ـــ تشریف رکھیئے"
چیف باس نے کہا اور مادام کے بیٹھنے کے بعد وہ خود بھی بیٹھ گیا۔ مادام
ساتھیوں نے بھی کرسیاں سنبھال لیں۔ نمبر ٹو بھی چیف باس کے ساتھ ہی
بیٹھ گیا ـــ جب کہ نمبر فور نے ایک الماری کھول کر اس میں سے شراب
کی دو بوتلیں اور چند گلاس نکال کر درمیانی میز پر رکھ دیئے اور پھر بوتلیں کھول
کر اس نے جام بھر دیئے۔

"لیجئے مادام" ـــ چیف باس نے جام اٹھاتے ہوئے کہا اور ان
سب نے اپنے اپنے سامنے رکھے ہوئے جام اٹھا لیے۔

"کون سا مسئلہ آپڑا آپ کو ـــ جس کے لئے ہماری ضرورت پڑ
گئی" ـــ مادام نے چسکی لیتے ہوئے کہا۔

"مادام ـــ ساراک سٹی میں ایک شخص موجود ہے۔ جس کا نام علی عمران
ہے۔ پاکیشیا کا رہنے والا ہے۔ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے لئے کام
کرتا ہے۔ انتہائی خطرناک آدمی سمجھا جاتا ہے ـــ بظاہر ایک احمق سا
آدمی معلوم ہوتا ہے۔ لیکن دراصل بے حد عیار۔ چالاک اور تیز طرار آدمی ہے۔

ہم چاہتے ہیں کہ تم اُسے تلاش کر کے ہلاک کر دو۔ تمہیں منہ مانگا معاوضہ دیا جائے گا۔" ۔۔۔ چیف باس نے مشن کی تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"انتہائی حیرت انگیز بات ہے جو تم ۔۔۔ تمہاری تنظیم بے پناہ طاقتور ہے۔ تمہارے پاس پورا مرڈر سیکشن ہے۔ اور تم صرف ایک احمق سے ایشیائی کے لئے ہم سے معاوضہ دے کر بات چیت کر رہے ہو ۔۔۔ کیا تم خود اُسے ہلاک نہیں کر سکتے۔" ۔۔۔ مادام بریڈی نے حیرت بھرے انداز میں کہا۔

"وہ شخص ٹوپاز کے خلاف کام کر رہا ہے اور چوں کہ وہ بنیادی طور پر جاسوس ہے۔ اس لئے اس سے وہ تنظیم ہی نپٹ سکتی ہے۔ جو جاسوسی کے طریقے و انداز جانتی ہو ۔۔۔ ہم براہِ راست سامنے نہیں آنا چاہتے۔ اس لئے ہم نے فیصلہ کیا ہے کہ تم یہ کام کر دو۔" ۔۔۔ چیف باس نے کہا۔

"ہونہہ ۔۔۔ ٹھیک ہے ۔۔۔ اس کا اتہ پتہ بتاؤ۔" ۔۔۔ مادام نے کچھ سوچتے ہوئے کہا۔

"اس کا کوئی اتہ پتہ نہیں ہے۔ بس اتنا ہی معلوم ہے کہ وہ ایشیائی ہے۔ میک اپ کا ماہر ہے اس لئے اس کا حلیہ بھی نہیں بتایا جا سکتا۔ تمہیں خود اُسے تلاش کرنا پڑے گا ۔۔۔ بس اس کی ایک ہی پہچان ہے۔ کہ وہ احمقانہ اور مسخری قسم کی گفتگو کرنے کا عادی ہے۔ تمہارے اس آدمی جیسا اس کا قد و قامت ہے۔" ۔۔۔ چیف باس نے مادام کے ایک ساتھی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

"اس طرح تو بڑی مشکل ہے۔ ساناک سٹی تو انسانوں کا جنگل ہے۔ یہاں ایک آدمی کو صرف ان باتوں سے تو تلاش نہیں کیا جا سکتا۔"

مادام نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"اس سے زیادہ ہمیں بھی کچھ نہیں معلوم ۔۔۔ اسی لئے تو تمہاری خدمات حاصل کی جا رہی ہیں۔" ۔۔۔ چیف باس نے کہا۔

"اس کا اصل نام اور دیگر کوئی نام؟" ۔۔۔ مادام نے کچھ سوچتے ہوئے کہا۔

"اس کا اصل نام علی عمران ہے۔ اور ویسے وہ پرنس آف ڈھمپ کے نام سے بھی اپنے آپ کو ظاہر کرتا رہتا ہے۔" ۔۔۔ چیف باس نے کراس ورلڈ آرگنائزیشن سے حاصل کردہ معلومات کو یاد کرتے ہوئے کہا۔

"پرنس آف ڈھمپ ۔۔۔ بڑا عجیب سا نام ہے۔" مادام نے بُری طرح چونکتے ہوئے کہا۔ کیوں کہ اُسے ٹونی کی کال یاد آگئی تھی جو ابھی تھوڑی دیر پہلے ہی اس نے رسیو کی تھی۔

"ہاں ۔۔۔ نام تو عجیب ہے۔ بہرحال اکثر وہ یہ نام بھی استعمال کرتا ہے۔" ۔۔۔ چیف باس نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے ۔۔۔ میں اس مشن کو سرانجام دینے کے لئے تیار ہوں ۔۔۔ کتنا معاوضہ دے سکتے ہو؟" ۔۔۔ مادام نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"تم کتنا معاوضہ طلب کرتی ہو؟" ۔۔۔ چیف باس نے کہا۔

"دس لاکھ ڈالر ۔۔۔ اور وہ بھی پیشگی۔" ۔۔۔ مادام نے جواب دیا۔

"دس لاکھ ڈالر تو خیر کوئی بات نہیں ۔۔۔ لیکن یہ پیشگی کیوں؟" چیف نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"دیکھو یو تم —— تمہارے لئے یہ مشن مشکل ہو سکتا ہے۔ لیکن ہمارے لئے نہیں۔ ہو سکتا ہے میں کل ہی مشن میں کامیاب ہو جاؤں۔ تو تم سوچو کہ اتنے آسان ٹارگٹ کے لئے دس لاکھ ڈالر زیادہ ہیں اور دینے سے انکار کر دو —— تو ہمارے تمہارے درمیان ایک مستقل نزاع کی صورت بن جائے گی" —— مادام نے کہا۔

"ایسی کوئی بات نہیں —— بہرحال ایسے سودوں کا جو اصول ہے وہ قائم رہے گا —— پانچ لاکھ ڈالر پیشگی اور پانچ لاکھ ڈالر کام ہونے کے بعد" —— چیف باس نے کہا۔

"چلو ٹھیک ہے مجھے منظور ہے —— رقم نکالو" —— مادام نے رضامند ہوتے ہوئے کہا۔

چیف باس نے نمبر ٹو کو اشارہ کیا اور اس نے اٹھ کر ایک الماری کھولی اور اس میں سے ایک بڑا سا بیگ نکال کر مادام کے سامنے رکھ دیا۔ مادام نے اُسے کھول کر دیکھا —— اس میں نوٹ بھرے ہوئے تھے۔ مادام نے انہیں صرف چند لمحے غور سے دیکھا اور پھر بیگ بند کر کے اپنے ایک ساتھی کے حوالے کر کے وہ اٹھ کھڑی ہوئی۔

"او کے یو تم —— مجھے یقین ہے میں کل ہی تمہیں خوش خبری سنا دوں گی" —— مادام نے مسکراتے ہوئے کہا اور تیزی سے دروازے کی طرف مڑتی چلی گئی۔ اس کے ساتھی بھی اس کے پیچھے ہی کمرے سے باہر نکل گئے۔

چند لمحوں تک کمرے میں خاموشی طاری رہی۔ پھر چیف باس نے خاموشی کا پردہ چاک کرتے ہوئے کہا۔

"بات میری سمجھ میں نہیں آئی۔ یا تو مادام انکار کر رہی تھی یا پھر یک دم نہ صرف راضی ہو گئی بلکہ وہ یقینی طور پر کل تک کامیاب ہونے کی بات کر رہی ہے"

"باس —— میرا خیال ہے وہ پرنس آف ڈھمپ کا نام سن کر چونکی ہے۔ اور پھر یہ نام سنتے ہی وہ فوراً تیار ہو گئی ہے۔ میرا خیال ہے اس نام کے آدمی کے متعلق وہ پہلے سے جانتی تھی کہ وہ کہاں موجود ہے —— اس لئے وہ نہ صرف ذہنی طور پر تیار ہو گئی ہے۔ بلکہ اُسے اپنی کامیابی کا بھی حتمی یقین ہے" —— نمبر ٹو نے کہا۔

"مگر وہ کیسے جان سکتی ہے۔ اگر وہ پرنس آف ڈھمپ کو جانتی ہے تو اُسے یقیناً علی عمران کو بھی جاننا چاہیے۔ لیکن علی عمران کے نام پر وہ بالکل نہیں چونکی" —— چیف باس نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"باس —— مادام بریڈی کی پرائیوٹ سیکرٹری میری دوست ہے۔ اگر آپ کہیں تو میں فون پر اس سے بات کر کے پوچھوں ہو سکتا ہے۔ اُسے اس سلسلے میں کوئی علم ہو" —— نمبر فور نے کہا۔

"کیا وہ تمہیں اپنی مادام کے راز بتا دے گی؟" —— چیف باس نے کہا۔

"کوشش کر دیکھنے میں کیا حرج ہے۔ کم از کم ہمیں علم ہو جائے گا کہ اصل صورت حال کیا ہے۔ یہ بھی تو ہو سکتا ہے مادام کسی بھی ایشیائی آدمی کو ہلاک کر کے ہمارے سامنے لا ڈالے کہ یہی علی عمران ہے —— ہمارے پاس اس بات کا کیا ثبوت ہو گا کہ جسے اس نے ہلاک کیا ہے وہ اصلی علی عمران ہے یا نہیں" —— نمبر فور نے کہا۔

"اوہ ___ یہ پہلو بھی واقعی قابل غور ہے۔ اور یہ بھی ہو سکتا ہے چالاک مادام بریڈی دس لاکھ ڈالر کمانے کے لئے یہ چال بھی چل جائے"۔ چیف باس نے تشویش بھرے لہجے میں کہا۔

"اس کا تو ایک ہی حل ہے کہ مادام بریڈی علی عمران کو ہلاک کرنے کی بجائے زندہ ہی ہمارے حوالے کرے تاکہ ہم اس بات کی پوری طرح تسلی کر لیں کہ وہی ہمارا مطلوبہ آدمی ہے"۔ ___ نمبر ٹو نے کہا۔

"ٹھیک ہے ___ میں مادام کو اس بات کی ہدایت کر دیتا ہوں۔ نمبر فور ___ تم سیکرٹری سے معلوم تو کرو"۔ ___ چیف باس نے کہا۔ اور نمبر فور نے سامنے پڑے ہوئے ٹیلی فونوں میں سے ایک کا رسیور اٹھایا اور نمبر گھمانے شروع کر دیئے۔

"ہیلو ___ جولین سپیکنگ"۔ ___ چند لمحوں بعد ہی دوسری طرف سے ایک مترنم سی آواز سنائی دی۔

"ہیلو ڈارلنگ ___ اسمتھ بول رہا ہوں۔ سناؤ کیا ہو رہا ہے"۔ نمبر فور نے بڑے عاشقانہ لہجے میں کہا۔

"اوہ ___ اسمتھ ___ تم کہاں غائب ہو جاتے ہو ___ کئی کئی دن خبر ہی نہیں لیتے ... آج آ رہے ہو"۔ ___ جولین کے لہجے میں یکدم مسرت عود کر آئی۔

"ضرور آؤں گا ___ سناؤ تمہاری مادام کا کیا حال ہے۔ سنا ہے آج کل کسی پرنس کے ساتھ اس کا عشق چل رہا ہے"۔ ___ نمبر فور نے کہا۔

"پرنس ___ نہیں تو ___ ایسی تو کوئی بات نہیں۔ مادام تو پتھر کی بنی ہوئی ہے۔ وہ کسی شہنشاہ سے عشق نہیں کر سکتی۔ پرنس تو کوئی حیثیت

ہی نہیں رکھتا"۔ ___ جولین نے ہنستے ہوئے کہا۔

"اچھا ___ میں نے تو سنا تھا کہ کوئی ریاست ڈھمپ ہے اس کا پرنس تمہاری مادام پر عاشق ہے"۔ ___ نمبر فور نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"نہیں ___ تمہیں غلط رپورٹ ملی ہے۔ اگر ایسی بات ہوتی تو مجھے ضرور علم ہوتا۔ تم سناؤ ___ پھر کس وقت آ رہے ہو"۔ ___ جولین نے کہا۔

"کل رات کو کسی بھی وقت آؤں گا ___ ٹھیک ہے ___ میرا انتظار کرنا"۔ اسمتھ نے کہا۔

"ٹھیک ہے ___ میں منتظر رہوں گی"۔ ___ جولین نے کہا اور اسمتھ نے بائی بائی کہہ کر رسیور رکھ دیا۔

"نہیں باس ___ جولین اس سے بے خبر ہے"۔ ___ اسمتھ نے کہا۔

"ہاں ___ میں سن رہا تھا۔ بہرحال ٹھیک ہے وہ جو چاہے کرے ہمیں اپنے کام سے مطلب ہے"۔ ___ چیف باس نے کہا اور کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا۔ نمبر فور اور ٹو بھی اٹھ کھڑے ہوئے۔

"ٹھیک ہے ___ میں تھوڑی دیر بعد مادام کو کہہ کر علی عمران کو زندہ لے آنے کا کہہ دوں گا۔ اب میٹنگ برخاست"۔ چیف باس نے کہا اور پھر وہ تینوں ایک دوسرے کے پیچھے چلتے ہوئے کمرے سے باہر نکلتے چلے گئے۔



عمران مادام بیڈسی سے ملنے کی تیاریوں میں مصروف تھا۔ جوزف اور جوانا کو اس نے اپنی رہائش گاہ پر ہی بلا لیا تھا۔ صفدر کیپٹن شکیل اور جولیا علیحدہ علیحدہ ہوٹلوں میں مقیم تھے اور یہ سب لوگ آج صبح ہی پہنچے تھے ——— ٹونی نے واٹرونگ سٹریٹ پر ایک خوبصورت کوٹھی عمران کے حوالے کر دی تھی۔ اور اس نے چوکیداری اور کچن کے کاموں کے لئے تین آدمی بھی بھیج دیئے تھے ——— باہر پورچ میں سیاہ رنگ کی ایک لمبی سی کار موجود تھی۔ جیسے ہی عمران کو صفدر نے اپنے ساتھیوں سمیت آنے کی اطلاع دی۔ عمران نے جوزف اور جوانا کو اپنے پاس ہی بلا لیا ——— اور ان تینوں کو ہدایت کر دی کہ وہ میک اپ میں ہوٹل ہمینو میں پہنچ جائیں اور وہاں صرف نگرانی کریں اور محتاط رہیں۔ ہو سکتا ہے ان کی ضرورت پڑ جائے ——— جوزف اور جوانا کے آنے کے بعد عمران نے ٹونی کے آدمی کے ذریعے ضروری خریداری کرنی تھی۔

اور اس وقت عمران میک اپ میں سفید سلک کی شیروانی، تنگ موری کا پاجامہ اور سر پر خوبصورت شہزادوں جیسی پگڑی باندھے تیار کھڑا تھا ——— اس نے میک اپ سے چہرے کو اس قدر خوبصورت بنا لیا تھا کہ چہرے پر عورتیں بھی ایک نظر دیکھنے کے بعد نظریں نہ ہٹا سکتی تھیں۔ مخصوص انداز میں بندھی ہوئی پگڑی کے اوپر خوبصورت کلغی لگی ہوئی تھی ——— جس کے عین درمیان میں ایک قیمتی ہیرا جگمگا رہا تھا۔ کانوں میں سونے کے رنگ اور گلے میں سچے موتیوں کا ست لڑا ہار جگمگا رہا تھا۔ غرضیکہ وہ مکمل طور پر ایک خوبصورت مشرقی شہزادہ دکھائی دے رہا تھا ——— لباس اس پر اتنا سج رہا تھا کہ خود اپنے اوپر قربان ہو جانے کو جی چاہ رہا تھا۔ ادھر جوزف اور جوانا دونوں نے خاکی رنگ کی وردیاں پہنی ہوئی تھیں اور ان دونوں کے پہلوؤں میں ہولسٹر لٹک رہے تھے جن میں خوفناک قسم کے پستولوں کے دستے جھانک رہے تھے۔ ان دونوں کا قد و قامت ——— جسم اور حلیہ اور اس پر خاکی وردی اور ریوالور انہیں خاصا دہشت خیز بنا رہے تھے۔

"سنو جوانا ——— تم پہلی بار میرے ساتھ اس حلیے میں جا رہے ہو۔ اپنے آپ کو کنٹرول میں رکھنا۔ تم نے ایک شہزادے کے باڈی گارڈ کی اداکاری کرنی ہے ——— تمہاری کسی حرکت سے یہ محسوس نہیں ہونا چاہئے کہ تم نقلی باڈی گارڈ ہو یا میں نقلی شہزادہ ہوں" ——— عمران نے جوانا کو سمجھاتے ہوئے کہا۔

"آپ بے فکر رہیں باس ——— میں اپنے فرائض بخوبی سمجھتا ہوں۔"

جوانا نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"تم ضرورت سے زیادہ بڈھے چھوٹ واقع ہوئے ہو۔ اس لئے سمجھ رہا ہوں" ——— عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور جوانا بے اختیار ہنس دیا۔

"میرے سارے کس بل آپ نے نکال دیئے ہیں باس ——— ویسے مجھے خوشی ہے کہ آپ نے مجھے کام کا موقع دیا ہے۔ آپ کو کوئی شکایت نہیں ہوگی" ——— جوانا نے ہنستے ہوئے جواب دیا۔

"او۔ کے جوزف ——— تم باڈی گارڈ ہونے کے ساتھ ساتھ میرے سیکرٹری بھی ہو۔ سمجھ گئے" ——— عمران نے جوزف سے کہا۔

"باس ——— اس نئے رنگروٹ کو سمجھاؤ ——— مجھے بھلا کیا سمجھانا" جوزف نے برا سا منہ بناتے ہوئے کہا۔

"منہ سنبھال کر بات کرو جوزف ——— ورنہ دانت باہر نکال کر گنوا دوں گا ——— مجال ہے ایک بھی اندر رہ جائے" ——— جوانا نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"ارے ارے ——— تم دونوں آپس میں ہی لڑتے رہے تو میں بے چارہ شہزادہ کہاں جاؤں گا" ——— عمران نے مصنوعی غصے سے کہا۔

"تم دانت باہر نکالنے کی بات کر رہے ہو۔ میں تمہارے دانت تمہارے پیٹ میں پہنچا دوں گا۔ خبردار جو میرے منہ لگے" ——— جوزف بھلا کہاں پیچھے رہنے والا تھا۔

؎۔ جوانا کے تفصیلی تعارف کے لئے پڑھیئے کتاب "عمران کی موت"

"پھر ٹھیک ہے ——— تم دونوں ایک دوسرے کے دانت اندر باہر
...و میں یہاں بیٹھ کر مکھیاں مارتا ہوں" ——— عمران نے غصیلے لہجے میں
...ا اور مڑ کر باہر کی طرف چل پڑا۔

"ساری باس ——— آپ جوزف کو سمجھا دیں۔ اس نے خود ہی
...بات کی ہے" ——— جوانا نے کہا۔

"جوزف ——— اب اگر تم جوانا سے لڑے تو دس دن کا کوٹہ
...ند" ——— عمران نے جوزف سے کہا۔

"ارے ارے باس ——— فار گاڈ سیک ——— ایسا نہ کرنا ———
...انا تو میرا جنگل بھائی ہے" ——— جوزف نے دانت نکالتے ہوئے کہا۔
...ر عمران جنگل بھائی کی ترکیب پر بے اختیار ہنس پڑا۔ کیونکہ جوزف نے
...ان بوجھ کر لفظ جنگل استعمال کیا تھا اگر وہ جنگلی بھائی کہتا تو پھر اُسے خود
...ی جنگلی بننا پڑتا ——— اسی لمحے میز پر پڑے ہوئے ٹیلی فون کی گھنٹی بج
...ی۔

"پرنس آف ڈھمپ سپیکنگ" ——— عمران نے رسیور اٹھاتے
...وئے کہا۔

"ٹونی بول رہا ہوں پرنس ——— کیا آپ کو لینے کے لئے میں آؤں"
...نی نے کہا۔

"ارے نہیں ٹونی ——— میں خود ہوٹل مینو پہنچ جاؤں گا۔ اپنے سیکرٹری
...ر باڈی گارڈ سمیت" ——— عمران نے ہنستے ہوئے کہا۔

"او ہو ——— یعنی مکمل پرنس ——— ٹھیک ہے۔ لیکن اس بات کا
...ال رکھیئے۔ کہ وقت پر پہنچ جائیے گا۔ مادام وقت کی بے حد پابند ہے"

ٹونی نے کہا۔

"وہ وقت کی پابند ہے جب کہ وقت میرا پابند ہے۔ تم فکر نہ کرو۔"
عمران نے کہا اور دوسری طرف سے ٹونی نے گڈ بائی کہہ کر رسیور رکھ دیا۔
تو عمران نے بھی رسیور رکھا اور کلائی پر بندھی ہوئی گھڑی پر نظر ڈالی ابھی
چار بجنے میں پندرہ منٹ باقی تھے ——— اس نے شیروانی کی جیب میں
سے بی۔ ٹو ٹرانسمیٹر نکالا۔ اور اس کا بٹن آن کر دیا۔ یہ پرنس والا مخصوص
لباس جوزف اپنے ہمراہ لے آیا تھا۔ وہ مکمل بیگ ہی اٹھا لایا تھا۔ جسے
عمران عمرو عیار کی زنبیل کہا کرتا تھا ——— جوزف کی عادت تھی کہ جب بھی
اُسے عمران بلاتا تو وہ اپنے آپ ہی بیگ ساتھ لے لیتا۔ کیوں کہ اُسے
علم تھا کہ اس بیگ میں ہر وہ شعبدہ موجود ہے۔ جس کی ضرورت بہر حال پڑتی
ہے ——— اور اب بھی اس کے بیگ لے آنے کی بنا پر ہی عمران نے
باقاعدہ پرنس بننے کا فیصلہ کر لیا ورنہ ہو سکتا تھا کہ وہ صرف نام کا ہی
پرنس رہ جاتا۔

عمران نے جیسے ہی بی۔ ٹو کا بٹن دبایا۔ ٹرانسمیٹر پر سرخ رنگ کا
بلب جل اٹھا۔ چند لمحوں تک مسلسل سرخ بلب جلتا رہا۔ پھر ایک جھماکے
سے وہ سبز ہو گیا ——— اور عمران سمجھ گیا کہ صفدر کال ملنے کے بعد اب
کسی محفوظ جگہ پہنچ گیا ہے۔

"یس ——— صفدر سپیکنگ اوور" ——— دوسری طرف سے
صفدر کی آواز سنائی دی۔

"عمران بول رہا ہوں۔ کیا تم لوگ ہوٹل بیلنو پہنچ گئے ہو اوور"
عمران نے پوچھا۔

"جی ہاں ——— عمران صاحب ——— میں کیپٹن شکیل اور جولیا تینوں
اس وقت ہوٹل کے ہال میں ہی موجود تھے جب آپ کی کال ملی تھی میں تو فوراً ٹوائلٹ
میں آ گیا اوور" ——— صفدر نے جواب دیا۔

"ہال کی کیا پوزیشن ہے۔ وہاں کوئی خاص بات محسوس کی تم نے اوور"
عمران نے پوچھا۔

"کچھ غیر فطری سی سرگرمیاں تو محسوس ہو رہی ہیں۔ ایک بڑی سی میز ہال
کے ایک کونے میں خاص طور پر بچھائی جا رہی ہے اور وہاں لوگوں کو بیٹھنے
اور چلنے سے بھی منع کیا جا رہا ہے ——— بس اس سے زیادہ کچھ نہیں
اوور" ——— صفدر نے جواب دیا۔

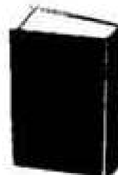
"تم لوگوں نے کار حاصل کر لی ہے اوور" ——— عمران نے پوچھا۔
"جی ہاں ——— اس وقت ہمارے پاس دو کاریں ہیں۔ ایک جولیا کے
پاس اور دوسری میرے اور کیپٹن شکیل کے پاس اوور" ——— صفدر
نے جواب دیا۔

"او کے ——— میں جوزف اور جوانا کے ہمراہ ابھی وہاں پہنچ رہا ہوں۔
ہو سکتا ہے مجھے وہاں سے اغوا کیا جائے یا کوئی دوسری صورت حال پیش
آ جائے۔ تو تم نے قطعاً مداخلت نہیں کرنی ——— صرف نگرانی کرنی ہے۔
جس وقت میں مداخلت کی ضرورت سمجھوں گا۔ ایس ماو ایس دے
دوں گا اوور" ——— عمران نے اُسے ہدایات دیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے عمران صاحب ——— آپ بے فکر رہیں اوور" ———
صفدر نے جواب دیا۔

"اوور اینڈ آل" ——— عمران نے کہا اور ٹرانسمیٹر کا بٹن آف کر کے

اس نے جیب میں ڈالا۔ اور پھر آئینے کے سامنے رک کر اس نے آخری بار اپنا جائزہ لیا اور مطمئن انداز میں سر ہلاتا ہوا پورچ کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ جوزف اور جوانا بھی اس کے پیچھے چل پڑے۔



ہنری جیمز ابھی ابھی اٹھ کر اپنے ہیڈ کوارٹر کے دفتر میں آیا تھا۔ بلیک باس گروپ تمام رات حرکت میں رہا تھا اور اس نے ایک ہی رات میں جرائم پیشہ لوگوں میں بے تحاشا فائرنگ ——— لوٹ مار، قتل و غارت کر کے تہلکہ مچا دیا تھا۔ وہ طوفان کی سی تیزی سے مختلف باروں میں گھستے۔ وہاں اپنے کارڈ پھینکتے اور پھر بے تحاشا فائرنگ کر کے اور لوٹ مار کر کے نکل جاتے ——— جہاں مقابلہ ہوتا وہاں پھر قتل و غارت تک بھی نوبت پہنچ جاتی۔ ہنری جیمز نے نہ صرف اپنے لئے کالا نقاب منتخب کیا تھا۔ بلکہ اس کے گروپ کا ہر ممبر کالا نقاب پہنتا تھا ——— ایک ہی رات میں انہوں نے سارا گ سٹی کی بیشتر باروں اور جوئے خانوں کو تہہ و بالا کر دیا تھا۔ اور صبح وہ واپس ہیڈ کوارٹر لوٹے تھے۔ ان کے دو ساتھی

معمولی زخمی ہوئے تھے۔ ہنری جیمز نے واپس آکر کرنل ہالینڈ کو رات کے واقعات کی تفصیلی رپورٹ دی اور پھر تین چار گھنٹے آرام کرنے کے بعد اس نے ممبروں کو سادہ لباس میں زیر زمین دنیا کے اڈوں میں روانہ کر دیا۔ تاکہ رات کو ہونے والی کارروائی کی رپورٹ معلوم ہو جائے ——— اور پھر دوپہر کو اُسے رپورٹ مل گئی کہ بلیک باس کا نام زیر زمین دنیا کے ہر آدمی کے نام پر ہے۔ اور اس گروپ کی خاصی دہشت بیٹھ چکی ہے۔

دوپہر کے کھانے کے بعد ہنری جیمز کچھ دیر کے لئے آرام کرنے کے لئے لیٹ گیا تھا۔ اور اب وہ دفتر میں اس مقصد کے لئے آیا تھا کہ آج رات کی کارروائی کا لائحہ عمل طے کیا جا سکے ——— اُسے یقین تھا کہ آج رات مقابلہ سخت ہو گا کیونکہ ہر آدمی چوکنا ہو گا۔ اس لئے وہ چاہتا تھا کہ ایسا لائحہ عمل طے ہو جائے۔ کہ اس کا کوئی آدمی بھی ضائع نہ ہو اور مزید دہشت بھی بیٹھ جائے ——— اس نے یہی پروگرام بنایا تھا کہ آج رات کی طوفانی کارروائی کے بعد کل سے وہ زیر زمین دنیا کے گروں سے رابطہ قائم کرے گا تاکہ جواء و سمگلنگ کے دھندے میں مصروف ہو کر تو پا زکے آڈے آیا جا سکے۔

ابھی وہ دفتر میں آکر بیٹھا ہی تھا کہ کلارک اندر داخل ہوا۔ اس کے چہرے پر غیر معمولی جوش کے آثار نمایاں تھے۔

"باس ——— ہمیں ایک نادر موقع ملا ہے۔ اس سے ہمیں بھرپور فائدہ اٹھانا چاہئے۔ اگر ہم نے اس موقع سے فائدہ اٹھایا۔ تو ہم زیر زمین دنیا میں سرفہرست آ جائیں گے" ——— کلارک نے پُر جوش لہجے میں کہا۔ اس کی آنکھیں اندرونی جوش کی وجہ سے چمک رہی تھیں۔

"کیسا موقع" ——— ہنری جیمز نے چونکتے ہوئے کہا۔

"باس ۔۔۔ ابھی ابھی مجھے اطلاع ملی ہے کہ سنٹرل ایشیا کا کوئی بہت بڑا سمگلر پاک سٹی میں آیا ہوا ہے۔ وہ زیر زمین دنیا کے ایک بہت بڑے بدمعاش ٹونی کا دوست ہے ۔۔۔ اور ٹونی آج اس کی ملاقات مادام بریڈی سے کرا رہا ہے۔ اور خاص بات یہ ہے کہ مادام بریڈی کے ٹوپاز کے چیف باس سے تعلقات ہیں۔ ٹونی کے ایک خاص آدمی نے مجھے بتایا ہے کہ اصل چکر منشیات کے کسی بہت بڑے سودے کا ہے ۔۔۔ ایکس وائی کی بہت بڑی کھیپ کا سودا ہونا ہے۔ اور یہ سودا مادام بریڈی کے ذریعے ٹوپاز سے طے ہونا ہے۔ آج چار بجے ہوٹل ہینو میں اس سمگلر جس کا نام پرنس آف ڈسمپ ہے اور مادام بریڈی کی ملاقات طے ہے ۔۔۔ ٹونی بھی وہیں موجود ہوگا۔ اگر ہم وہاں اچانک دہشت پھیلا دیں تو ہمارے گروپ کا نام سرفہرست آجائے گا" ۔۔۔ کلارک نے تفصیل بتلاتے ہوئے کہا۔

"ایکس وائی اور ٹوپاز" کے الفاظ پر ہنری جیمز بری طرح چونک پڑا۔ چونکہ کلارک کو اس گروپ کے اصل مقصد کا ابھی تک علم نہیں تھا۔ اس لئے اس کی نگاہوں میں ان الفاظ کی کوئی اہمیت نہ تھی ۔۔۔ جب کہ ہنری جیمز جانتا تھا کہ ٹوپاز اور ایکس وائی لیبارٹری ہی ان کے گروپ کا اصل ٹارگٹ ہیں۔ اس لئے صرف دہشت ڈالنے سے کوئی فائدہ نہیں۔ اگر ایسا موقع مل رہا ہے تو اس سے کیوں نہ باقاعدہ فائدہ اٹھایا جائے۔ اور اس ایشیائی سمگلر کی نگرانی اور تعاقب کرکے ٹوپاز تک پہنچا جائے اور ہوسکتا ہے لیبارٹری کی بھی نشاندہی ہو جائے ۔۔۔ چنانچہ اس نے کلارک کو کوئی جواب دینے کی بجائے میز کی دراز سے ٹرانسمیٹر نکالا اور کرنل بالینڈ سے رابطہ قائم کرنے لگا۔

"بلیک باس ۔۔۔ کالنگ کرنل اوور" ۔۔۔ ہنری جیمز نے ٹرانسمیٹر کا بٹن آن کرکے بار بار یہی فقرہ دہرانا شروع کر دیا۔

"یس کرنل سپیکنگ اوور" ۔۔۔ چند لمحوں بعد ہی دوسری طرف سے کرنل کی باوقار آواز ابھری۔ اور ہنری جیمز نے کلارک سے ملنے والی تمام رپورٹ تفصیل سے دوہرا دی۔

"اوہ ۔۔۔ یہ ہمارے لئے بے حد اچھا موقع ہے۔ تم ایسا کرو کہ صرف ان لوگوں کی نگرانی کرو۔ مکمل نگرانی۔ مجھے یقین ہے کہ ان کے ذریعے ہم ٹوپاز کے چیف باس پر بھی ہاتھ ڈالنے میں کامیاب ہو جائیں گے ۔۔۔ اور شاید لیبارٹری کا بھی اتہ پتہ معلوم ہو جائے گا اوور" ۔۔۔ کرنل بالینڈ نے کہا۔

"میرا بھی یہی خیال تھا جناب ۔۔۔ کہ ہمیں خواہ مخواہ کی دہشت کی بجائے بالواسطہ طور پر اس ایشیائی سمگلر کے ذریعے ٹوپاز تک پہنچ جانا چاہئے اوور" ۔۔۔ ہنری جیمز نے جواب دیا۔

"ابھی تو تین بجے ہیں ۔۔۔ تمہارے پاس ایک گھنٹہ موجود ہے۔ تم سب میک اپ میں ۔۔۔ تیار ہو کر وہاں پہنچ جاؤ۔ تم اور کلارک ہوٹل کے اندر چلے جانا اور کوشش کرنا کہ ان لوگوں سے نزدیک تر بیٹھنا اور اگر بفرض محال نزدیک جگہ نہ ملے تو ائیر پاور ساتھ لے جانا ۔۔۔ اس طرح تم دور رہ کر بھی ان کی باتیں اطمینان سے سن لو گے اوور" ۔۔۔ کرنل بالینڈ نے باقاعدہ ہدایت جاری کرتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے باس ۔۔۔ ایسا ہی ہوگا اوور" ۔۔۔ ہنری جیمز نے جواب دیا۔

"انتہائی محتاط رہنے کی ضرورت ہے۔ یہ لوگ اپنی حفاظت اور نگرانی کے بارے میں بے حد حساس ہوتے ہیں ——— ہو سکتا ہے انہوں نے نگرانی کو چیک کرنے کے لئے کوئی سیکنڈ لائن بھی بنائی ہوئی ہو۔ اس لئے محتاط رہنے کی ضرورت ہے۔ تم براہِ راست سامنے آنے کی بجائے سائنسی آلات سے مدد لینا ——— ایجنسی کے پاس ایسے جدید ترین آلات کی کمی نہیں ہے اوور" ——— کرنل ہالینڈ نے کہا۔

"میں سمجھتا ہوں باس ——— آپ بے فکر رہیں اوور" ہنری جیمز نے بڑے اعتماد بھرے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوکے ——— مجھے رپورٹ ضرور دینا اوور اینڈ آل" دوسری طرف سے کرنل ہالینڈ نے کہا اور رابطہ ختم ہو گیا۔ ہنری جیمز نے بھی ٹرانسمیٹر آف کر کے واپس دراز میں ڈال دیا۔

"اب ہمیں اپنے طور پر لائحہ عمل تیار کرنا چاہئے" ——— ہنری جیمز نے کلارک سے کہا۔

"باس ٹھیک کہہ رہے ہیں۔ یہ لوگ بے حد محتاط اور ہوشیار ہوتے ہیں اگر انہیں نگرانی کے بارے میں ذرا بھی شبہ ہو گیا تو حالات بگڑ بھی سکتے ہیں ——— اس لئے واقعی ہمیں جدید سائنسی آلات کی مدد سے نگرانی کرنی چاہئے۔ میرا خیال ہے ہم میگا ویژن وگن ہمراہ لے لیں۔ اس کے راڈار کے ذریعے ہم بڑے اطمینان سے دور رہ کر بھی ان کی کارروائی کو چیک کر سکتے ہیں ——— اور ایک ہیلی کاپٹر خاصی اونچائی پر ہونا چاہئے۔ تا کہ اس کے ذریعے کسی عمارت کا اندرونی جائزہ یا محل وقوع کی فلم بنائی جا سکے" ——— کلارک نے کہا۔

"ٹھیک ہے ——— تم جلد از جلد یہ سب بندوبست کرو۔ ہمیں کم از کم ساڑھے تین بجے تک ضرور ہوٹل کے ہال میں پہنچ جانا چاہئے۔ تاکہ ہم مناسب جگہ پر بیٹھ سکیں" ——— ہنری جیمز نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔ اور کلارک اٹھ کر تیز تیز قدم اٹھاتا کمرے سے باہر نکلتا چلا گیا۔ کلارک کے جانے کے بعد ہنری جیمز بھی لباس بدلنے کے لئے ڈریسنگ روم کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ اور اس نے اپنے چہرے پر وہی میک اپ مستقل کر لیا تھا جو کہ عمران نے کیا تھا ——— ایک تو اس لئے کہ یہ میک اپ بہترین تھا۔ اور اتنا اچھا میک اپ دوبارہ کرنا ہنری جیمز کے بس کا روگ نہیں تھا اور دوسری بات نفسیاتی تھی اس میک اپ میں ہنری جیمز اتنا خوب صورت اور وجیہہ لگتا تھا کہ لڑکیاں بے اختیار اس پر للچائی ہوئی نظریں ڈالتی تھیں اور ہنری جیمز کا دل بلیوں اچھلنے لگتا تھا ——— اس لئے اب بھی وہ صرف لباس بدلنا چاہتا تھا۔ نہ کہ میک اپ۔

ٹوپاز کے چیف باس سے ہوٹل البانیہ میں ملاقات کرنے اور پانچ لاکھ ڈالر کی رقم ملنے کے بعد جب مادام بریڈی واپس اپنے ہیڈکوارٹر پہنچی تو اس کا چہرہ خوشی سے کھلا جا رہا تھا ——— یوں لگتا تھا جیسے دس لاکھ ڈالر اُسے بیٹھے بٹھائے گلی میں پڑے ہوئے مل گئے ہوں۔

"میڈم ——— اتنے بڑے شہر میں ہم اس آدمی کو کیسے تلاش کریں گے" ——— ہیڈکوارٹر پہنچتے ہی اُس کے ایک ساتھی نے تشویش بھرے لہجے میں کہا۔

"جیمز ——— ہمیں اس آدمی کو تلاش کرنے کی بھی ضرورت ہی نہیں ہے۔ اس سے آج شام چار بجے میری ملاقات طے ہے"

مادام بریڈی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ملاقات طے ہے ——— اس آدمی سے جس کی تلاش کے لئے ٹوپاز دس لاکھ ڈالر خرچ کر رہی ہے" ——— اس کے دونوں ساتھیوں نے

حیرت کی شدت سے آنکھیں پھاڑتے ہوئے کہا۔

"ہاں ——— تمہیں معلوم نہیں ہے جب میں ہوٹل البانیہ جانے کے لئے تمہاری آمد کا انتظار کر رہی تھی تو ایگلی بار کے ٹونی کی کال آئی تھی ——— اس نے بتایا کہ سنٹرل ایشیا سے اس کا ایک دوست پرنس آف ڈھمپ آیا ہوا ہے۔ وہ منشیات کا بہت بڑا اسمگلر ہے۔ اور ٹوپاز سے ایکس وائی کی بہت بڑی کھیپ کا سودا کرنا چاہتا ہے ——— ٹونی کا مطلب تھا کہ میں پرنس آف ڈھمپ کی ٹوپاز کے چیف باس سے ملاقات کرا دوں"

مادام بریڈی نے اپنے ساتھیوں کو تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"اوہ ——— تو یہ وہی آدمی ہے جس کی تلاش ٹوپاز کو ہے"

جیمز نے آنکھیں پھاڑتے ہوئے کہا۔

اس وقت تو میں اس گیم کو نہیں سمجھی تھی اور میں نے ویسے احتیاط کے طور پر ٹونی سے کہا کہ میں پہلے پرنس سے خود ملاقات کروں گی۔ اور اگر واقعی میں مطمئن ہو گئی کہ وہ منشیات کا سمگلر ہے تو ٹوپاز کے چیف باس سے اس کا رابطہ کرا دوں گی ——— لیکن جب ٹوپاز کے چیف باس نے بتایا کہ ایک شخص علی عمران جو کہ پاکیشیا کا آدمی ہے۔ اور شاید وہاں کی سیکرٹ سروس کا ممبر ہے۔ آج کل ٹوپاز کے آڑے آ رہا ہے ——— اور جب اس نے بتایا۔ وہ اکثر اپنا نام پرنس آف ڈھمپ بھی بتاتا رہتا ہے تو میں سارا کھیل سمجھ گئی ——— یہ شخص علی عمران بے حد ذہین آدمی لگتا ہے۔ اس نے ٹوپاز کے خلاف کچھ کام کیا ہوگا جس سے ٹوپاز متاثر ہوئی ہوگی بلکہ صحیح لفظوں میں خوف زدہ ہو گئی ہوگی ——— اس لئے اس نے سوچا کہ وہ اس آدمی کو ہلاک کرنے کا مشن ہمیں سونپ دے۔ ادھر اس پرنس

نے خواہ مخواہ اندھیرے میں ٹامک ٹوئیاں مارنے کی بجائے ٹوپاز کے چیف باس سے براہِ راست پہنچنے کے لئے نئی ترکیب سوچی ۔۔۔ اس نے ٹونی کو گانٹھا اور ٹونی چونکہ جانتا ہے کہ میرا ٹوپاز کے چیف باس سے تعلق ہے اس لئے اس نے ایکس وائی کی کھیپ کے سودے کا بہانہ بنایا ۔ اور پرنس آف ڈھمپ خود سمگلر بن گیا ۔۔۔ اس طرح ظاہر ہے میرے ذریعے ٹوپاز کے چیف باس تک براہِ راست پہنچ جاتا" ۔۔۔ مادام بریڈی نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"اوہ ۔۔۔ تو یہ چکر ہے۔ اب میں سمجھ گیا لیکن آپ ٹوپاز کے چیف باس کو بتا دیتیں۔ وہ خود ہی اس سے نپٹ لیتا" ۔۔۔ جیمز نے کہا۔

"تو ہمیں دس لاکھ ڈالر کیسے ملتے۔ بالکل مفت میں۔ اور ساتھ ہی ٹوپاز پر ہماری دھاک بھی بیٹھ جاتی ہے۔ کہ ہم نے ایک روز میں ان کا مشن مکمل کر دیا ہے ۔۔۔ اس طرح آئندہ بھی ہمیں ان کی طرف سے کام مل سکتا ہے" ۔۔۔ مادام بریڈی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تو اب آپ کا کیا پروگرام ہے" ۔۔۔ جیمز نے پوچھا۔

"پروگرام کیا ہونا ہے۔ میں اس پرنس سے بات کروں گی۔ اور چیک کروں گی کہ واقعی وہ ہمارا مطلوبہ آدمی ہے تو وہیں ہوٹل میں ہی اُسے گولی مار دوں گی ۔۔۔ اور پھر اس کی لاش ٹوپاز کے چیف باس کے قدموں میں ڈال کر مزید پانچ لاکھ ڈالر وصول کر لوں گی" مادام بریڈی نے کہا۔

اور پھر اس سے پہلے کہ جیمز اس کی بات کا جواب دیتا۔ ٹرانسمیٹر کی تیز سیٹی سے کمرہ گونج اٹھا۔ ٹرانسمیٹر ایک الماری میں پڑا ہوا تھا۔

"دیکھو رچرڈ ۔۔۔ کون ہے" ۔۔۔ مادام نے دوسرے آدمی سے مخاطب ہو کر کہا اور دوسرا آدمی تیزی سے اٹھ کر الماری کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ اس نے الماری کھول کر اس میں سے ٹرانسمیٹر نکالا اور اس کا بٹن آن کر کے اُسے لا کر مادام کے سامنے رکھ دیا۔

"ہیلو ۔۔۔ چیف باس ٹوپاز کالنگ مادام اوور" ۔۔۔ بٹن دبتے ہی چیف باس کی آواز سنائی دینے لگی اور مادام کے چہرے پر چیف باس کا نام سن کر الجھنوں کا جال سا بچھ گیا۔

"یس ۔۔۔ مادام سپیکنگ اوور" ۔۔۔ مادام نے کچھ سوچتے ہوئے بٹن آن کر کے جواب دیا۔

"مادام ۔۔۔ مشن میں ایک معمولی سی ترمیم کرنی ہے۔ اور وہ یہ کہ آپ نے علی عمران کو تلاش کر کے ہلاک نہیں کرنا بلکہ اُسے زندہ حالت میں ہمارے حوالے کرنا ہے اوور" ۔۔۔ چیف باس نے کہا۔

"وہ کیوں ۔۔۔ میں اس ترمیم کا مقصد نہیں سمجھی اوور" ۔۔۔ مادام نے الجھے ہوئے لہجے میں کہا۔

"مادام ۔۔۔ میرے ساتھی اس بات پر مطمئن نہیں ہیں کہ واقعی وہ ہمارا مطلوبہ آدمی ہے اوور" ۔۔۔ چیف باس نے کہا۔

"اوہ ۔۔۔ میں سمجھ گئی ۔۔۔ تمہیں خطرہ ہے کہ میں کسی بھی ایشیائی آدمی کو ہلاک کر کے تم تک اس کی لاش پہنچا دوں گی۔ ایسی کوئی بات نہیں۔ مادام بریڈی ایسی نہیں ہے ۔۔۔ تم اپنے ساتھیوں کو سمجھا دو اوور" ۔۔۔ مادام نے قدرے غصیلے لہجے میں کہا۔

"سمجھانے کی بات نہیں مادام ۔۔۔ یہ بات درست بھی ہے ہمیں

حل مسئلہ ہو جائے گی جب کہ تمہیں اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا اوور ۔"
چیف باس نے کہا ۔
"کیوں نہیں فرق پڑتا ۔ کسی کو گولی مار کر اس کی لاش کو اٹھا لے آنا آسان ہوتا ہے ۔ بجائے اس کے کہ اس خطرناک آدمی کو زندہ اغوا کیا جائے ۔ تم خود بتا رہے ہو کہ وہ شخص انتہائی خطرناک ہے ——— ہو سکتا ہے زندہ اغوا کرنے کی صورت میں ہمیں کوئی لمبا جانی نقصان اٹھانا پڑے اوور ۔"
مادام نے جواب دیا ۔
"کیسی باتیں کر رہی ہو مادام ——— تمہارے لئے کسی ایک آدمی کا اغوا کوئی مسئلہ ہے اوور ۔" ——— چیف باس نے بُرا مناتے ہوئے کہا ۔
"تو ٹھیک ہے ——— ہمارے لئے چونکہ اس ترمیم سے خطرات بڑھ گئے ہیں اس لئے معاوضہ بھی اب پندرہ لاکھ ڈالر ہو گا اوور ۔"
مادام نے سنجیدہ لہجے میں کہا ۔
"نہیں ——— یہ زیادتی ہے ۔ تم پہلے ہی زیادہ معاوضہ مانگ چکی ہو اوور ۔" ——— چیف باس نے کہا ۔
"تو ٹھیک ہے ——— میں پانچ لاکھ ڈالر واپس بھجوا دیتی ہوں ۔ اور ہمارا تمہارا معاہدہ ختم اوور ۔" ——— مادام نے سخت لہجے میں کہا ۔
"اچھا مادام ——— یوں ہی سہی ——— تم اس آدمی کو زندہ ہمارے حوالے کر دو ۔ بقایا دس لاکھ ڈالر وصول کر لو اوور ۔" ——— چیف باس نے مجبوراً رضامند ہوتے ہوئے کہا ۔ ویسے اس کے لہجے سے محسوس ہو رہا تھا کہ وہ اس معاوضے کے بڑھنے پر خاصا برہم ہے ۔

"نہیں ——— تم نے خود ہی معاہدے کے اصول کی بات کی تھی کہ آدھا کام سے پہلے اور آدھا کام کے بعد ——— اس لئے تم بقایا ڈھائی لاکھ ڈالر پہلے ادا کرو اوور ۔" ——— مادام نے طنزیہ انداز میں کہا ۔
"چلو یہ بھی سہی ——— تم اپنا آدمی ہوٹل البانیہ بھیج کر کاؤنٹر سے ڈھائی لاکھ ڈالر منگوا سکتی ہو اوور ۔" ——— چیف باس نے کہا ۔
"ٹھیک ہے ——— اب یہ بتاؤ کہ اس آدمی کو کہاں تمہارے حوالے کیا جائے اوور ۔" ——— مادام نے کہا ۔
"کیا وہ تمہارے پاس آ گیا ہے اوور ۔" ——— چیف باس نے حیران ہوتے ہوئے کہا ۔
"آیا تو نہیں ۔ ——— لیکن آج شام چار بجے کے بعد میں اُسے اغوا کر لوں گی ۔ لیکن میں اُسے ایک لمحے کے لئے بھی اپنے پاس نہیں رکھنا چاہتی ۔ اس لئے جگہ بتا دو اوور ۔" ——— مادام نے کہا ۔
"اگر ایسی بات ہے تو پھر تم اُسے مشرقی ساحل کی عقابی چٹان کے پاس پہنچا دینا ۔ وہاں میرے آدمی اُسے لے لیں گے اور تمہیں بقایا ساڑھے سات لاکھ ڈالر مل جائیں گے اوور ۔" ——— چیف باس نے کہا ۔
"ٹھیک ہے ——— تم اپنے آدمی چار بجے رقم سمیت وہاں بھیج دینا ۔ چار بجے کے بعد کسی بھی وقت ہم وہاں پہنچ سکتے ہیں اور سنو ——— وہاں اپنا انتظام خود کر لینا ۔ ہم اس آدمی کو تمہارے حوالے کرنے کے بعد کسی بات کے ذمہ دار نہیں ہوں گے اوور ۔" ——— مادام نے کہا ۔
"ٹھیک ہے ——— تم بے فکر رہو ۔ میرے آدمی چار بجے سے رات دس بجے تک وہاں انتظار کریں گے اوور ۔" ——— چیف باس نے کہا ۔

"اوور اینڈ آل" ــــ مادام نے کہا اور ٹرانسمیٹر بند کر دیا۔

"یہ مسئلہ ٹیڑھا کر دیا اس چیف باس نے" ــــ جیمز نے برا سا منہ بناتے ہوئے کہا۔

"کیسے" ــــ مادام نے چونک کر پوچھا۔

"یہی کہ اب اس آدمی کو اغوا کرنا پڑے گا" ــــ جیمز نے جواب دیا۔

"ارے ایسی کوئی بات نہیں ــــ وہ تو مجھے مل ہی اس لئے رہا ہے کہ میں اس کی ملاقات چیف باس سے کرا دوں۔ چنانچہ میں ملاقات کے بعد اس کی ملاقات چیف باس کے آدمیوں سے کرا دوں گی اور میرا کام ختم ــــ مجھے تو الٹا آسانی ہو گئی ہے۔ اب تو ٹونی کو بھی مجھ پر کوئی گلہ نہیں ہو گا" ــــ مادام نے مسکراتے ہوئے کہا اور جیمز اور رچرڈ دونوں بے اختیار ہنس پڑے۔ واقعی چیف باس نے مشن کو مزید آسان بنا دیا تھا۔

"اچھا اب اس پرنس سے ملنے کی تیاری ہونی چاہیئے۔ ویسے اول تو مجھے امید نہیں ہے کہ وہاں کوئی ناخوشگوار واقعہ پیش آئے۔ لیکن پھر بھی ہمیں ہر قسم کے انتظامات کر لینے چاہئیں ــــ رچرڈ ــــ تم اپنے آدمیوں کو ہوٹل سے باہر تعینات کر دینا۔ تاکہ کسی بھی گڑبڑ کی صورت میں وہ امداد کر سکیں۔ ورنہ دوسری صورت میں مشرقی ساحل تک وہ صرف نگرانی کے فرائض ہی سرانجام دیں گے ــــ کسی کام میں مداخلت نہیں کریں گے۔ کیوں کہ میں نہیں چاہتی کہ اس پرنس کو ذرہ برابر بھی شبہ ہو اور جیمز تم ہوٹل البانیہ کسی آدمی کو بھیج کر ڈھائی لاکھ ڈالر منگوا لو۔

اور تم اپنے آدمیوں کو مشرقی ساحل پر دوسرے نگرانی پر تعینات کر دو۔ ہو سکتا ہے چیف باس وہاں کوئی گڑبڑ کرنے کی کوشش کرے۔ تو ہمیں پہلے سے اس بات کا علم ہونا چاہیئے" ــــ مادام نے ان دونوں کو تفصیلی ہدایات دیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے مادام" ــــ ان دونوں نے کہا اور پھر وہ تیز تیز قدم اٹھاتے کمرے سے باہر نکلتے چلے گئے۔

عمران کی سیاہ رنگ کی جدید ماڈل کی کار جب ہوٹل بمبینو کے پورچ میں رکی تو گیٹ پر کھڑا ہوا دربان تیزی سے آگے بڑھا وہ شاید دروازہ کھولنا چاہتا تھا ـــــ لیکن اس سے پہلے ہی جوزف اور جوانا دونوں اگلی سیٹوں سے باہر آگئے۔ جوانا کار ڈرائیو کر رہا تھا جب کہ جوزف اس کے ساتھ والی سیٹ پر بیٹھا ہوا تھا۔ دربان ان دو قوی ہیکل حبشیوں کو دیکھ کر ٹھٹھک کر رک گیا۔

"جاؤ اندر ـــــ منیجر سے کہو ـــــ پرنس آف ڈھمپ تشریف لائے ہیں۔ ان کا شایان شان استقبال کیا جائے" ـــــ جوانا نے کرخت اور تحکمانہ لہجے میں دربان سے مخاطب ہو کر کہا اور دربان پرنس کا نام سن کر ٹھٹھک کر دو قدم پیچھے ہٹ گیا۔ اسی لمحے جوزف نے بڑے مؤدبانہ انداز میں کار کا پچھلا دروازہ کھول دیا ـــــ اور عمران بڑے باوقار انداز میں باہر نکل آیا۔ دربان چند لمحے پھٹی پھٹی آنکھوں سے عمران کو دیکھتا

رہا۔ اس نے شاید آج تک مشرقی شہزادوں کے بارے میں قصے ہی سن رکھے تھے۔ اب جب اس نے پہلی بار مشرقی شہزادے کو پوری سج دھج سے دیکھا تو اس کی آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئیں۔

"سنا نہیں تم نے" ـــــ جوانا نے غصے سے دھاڑتے ہوئے دربان سے کہا اور دربان چونک کر مڑا اور پھر تیر کی طرح اڑتا ہوا مین گیٹ کھول کر ہال میں چلا گیا۔

"یا ما جسٹ ہوا کر ـــــ ابھی بے چارے کا ہارٹ فیل ہو جاتا تو اس پردیس میں کفن دفن کے پیسے ادا کرنے پڑ جاتے" ـــــ عمران نے دھیمے لہجے میں کہا اور جوانا کے چہرے پر مسکراہٹ آ گئی۔

اور پھر آگے آگے عمران اور اس کے دائیں بائیں ایک قدم پیچھے جوزف اور جوانا بڑے اکڑے ہوئے انداز میں چل پڑے۔

ہوٹل کے برآمدے اور باہر پارکنگ میں موجود لوگ بڑی حیرت بھری نظروں سے یہ سب کچھ دیکھ رہے تھے۔ مین گیٹ کے قریب پہنچتے ہی جوانا نے آگے بڑھ کر دروازہ کھولنا چاہا ـــــ مگر اسی لمحے دروازہ خود بخود کھل گیا اور ایک ادھیڑ عمر آدمی جو اس باختہ انداز میں دکھائی دیا۔ عمران کو دیکھتے ہی وہ رکوع کے بل جھکتا چلا گیا۔

"ہوٹل بمبینو کی انتظامیہ پرنس کو خوش آمدید کہتی ہے" ـــــ ادھیڑ عمر آدمی نے بڑے مؤدبانہ انداز میں کہا۔

"کیا تمہارا نام انتظامیہ ہے۔ عجیب سا نام ہے" ـــــ عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میں ہوٹل کا منیجر ہوں حضور والا" ـــــ ادھیڑ عمر آدمی نے سیدھے

ہو کر بڑے مؤدبانہ انداز میں جواب دیا۔

"سیکرٹری ___ اسے کہو کہ ہمارے راستے سے ہٹ جائے۔ ورنہ ہم اپنے راستے میں آنے والی رکاوٹ کو جبراً ہٹا دیتے ہیں" ___ عمران نے جوزف سے مخاطب ہو کر کہا۔

"اوہ ___ گستاخی ہو گئی حضور والا ___ تشریف لائیے" ___ منیجر نے فوراً ایک طرف ہٹتے ہوئے کہا اور پھر عمران جوزف اور جوانا سمیت اندر داخل ہو گیا۔ اس کی اپنی سج دھج ہی ایسی تھی کہ اسے جو دیکھتا بس دیکھتا ہی رہ جاتا ___ اور پھر سونے پر سہاگہ اس کے دیو ہیکل باڈی گارڈ ___ یہی وجہ تھی کہ جیسے ہی عمران ہال میں داخل ہوا۔ ہال میں موجود ہر شخص چونک کر انہیں دیکھنے لگا۔ یوں لگتا تھا جیسے پورے ہال پر سکتہ طاری ہو گیا ہو۔

"پرنس ___ ادھر آجائیے" ___ اچانک ایک کونے سے ٹونی نے اٹھ کر کہا۔

"سیکرٹری ___ یہ کون بدتمیز ہے ___ جو ہم سے اس طرح مخاطب ہونے کی گستاخی کر رہا ہے" ___ عمران نے بھاری اور باوقار آواز میں جوزف سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یہ لوگ آپ کی حیثیت نہیں جانتے پرنس ___ اس لئے قابل معافی ہیں" ___ جوزف نے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"نہیں ___ ہم گستاخی کرنے والے کو معاف نہیں کر سکتے۔ اسے اس کی گستاخی کی سزا ملنی چاہئے" ___ عمران نے ٹونی کی

طرف قدم بڑھاتے ہوئے کہا۔

اور اس کا فقرہ سنتے ہی جوزف اور جوانا نے بجلی کی سی تیزی سے ہولسٹروں سے ریوالور کھینچ لئے اور ہال میں موجود ایک عورت کی بے اختیار چیخ نکل گئی۔

"میں جبری ہوں پرنس ___ آپ کا دوست" ___ ٹونی نے بری طرح بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔ اور عمران نے ہاتھ اونچا کر کے جوزف اور جوانا کو فائرنگ کرنے سے روک دیا۔

"اوہ ___ تم ٹونی ___ یہ ٹھیک ہے تم ہماری دوستی کے دعویدار ہو لیکن ہم اپنی شان میں گستاخی برداشت نہیں کر سکتے" ___ عمران نے تیز اور کرخت لہجے میں کہا۔

"میں معافی چاہتا ہوں پرنس ___ آئندہ ایسا نہ ہوگا" ___ ٹونی نے باقاعدہ جھک کر آداب بجا لاتے ہوئے کہا۔ وہ شاید سمجھ گیا تھا کہ عمران مادام بریڈی کے سامنے شان و شوکت ظاہر کرنا چاہتا ہے

"ہم نے تمہیں معاف کیا" ___ عمران نے بڑے شاہانہ انداز میں کہا اور اس کا یہ فقرہ کہتے ہی جوزف اور جوانا دونوں نے ریوالور واپس ہولسٹروں میں ڈال دیئے۔

"ادھر تشریف لائیے پرنس ___ مادام بریڈی آپ سے ملاقات کے لئے چشم براہ ہیں" ___ اس بار جبری نے بڑے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"اوہ ___ ہم مادام بریڈی کا شکریہ ادا کرتے ہیں کہ انہوں نے ہم سے ملاقات کے لئے یہاں آنے کی زحمت کی" ___ عمران تیزی سے

بھول کر نہیں دیکھنے میں ہی مشغول تھا۔

"مسٹر ۔۔۔ کیا پیش کروں" ۔۔۔۔ منیجر نے جو عمران کے پیچھے پیچھے آ رہا تھا۔ ویٹر کی بجائے خود آگے بڑھ کر بڑے نیاز مندانہ انداز میں پوچھا۔

"آپ کے ہوٹل کا سب سے مہنگا اور اچھا مشروب کون سا ہے مسٹر منیجر" عمران کی بجائے جوزف نے منیجر سے مخاطب ہو کر کہا۔

"پامول جوس ہے جناب ۔۔۔۔ یہ جوس مختلف پرانی شرابوں اور پھلوں کے رس کو ملا کر بنایا جاتا ہے اور اس کا ایک جام ایک ہزار ڈالر کی قیمت کا ہے" ۔۔۔۔ منیجر نے بڑے مودبانہ لہجے میں کہا۔

"مسٹر منیجر ۔۔۔ شاید تمہارے ہوٹل میں کبھی کوئی اعلیٰ شخصیت نہیں آئی۔ تم پرنس کو جام کی قیمت بتا کر ان کی توہین کر رہے ہو" ۔۔۔۔ جوزف نے انتہائی کرخت لہجے میں کہا۔ وہ بڑا منجھا ہوا سیکرٹری نظر آ رہا تھا۔

"میں معافی چاہتا ہوں حضور" ۔۔۔۔ منیجر نے ندامت بھرے لہجے میں کہا۔

"تو سنو ۔۔۔ ہوٹل کے ہال میں اس وقت جتنے بھی لوگ موجود ہیں پرنس کی طرف سے سب کو ایک ایک جام اس جوس کا پیش کیا جائے۔ اور پرنس کے لئے صرف سادہ پانی کا ایک گلاس" ۔۔۔۔ جوزف نے بڑے شاہانہ انداز میں آرڈر دیتے ہوئے کہا اور مادام بریڈی اور اس کے ساتھیوں کے ساتھ ساتھ ٹونی کی آنکھیں بھی حیرت سے پھٹتی چلی گئیں ۔۔۔۔ اتنا مہنگا جام کوئی شخص خود پینے کی جرأت نہ کر سکتا تھا۔ اور پرنس پورے ہال کو رس کے جام پیش کر رہا تھا۔

منیجر کو جیسے اپنے کانوں پر یقین نہ آ رہا تھا۔ اتنا بڑا آرڈر تو شاید آج تک

اس میز کی طرف مڑ گیا۔ جدھر ٹونی نے اشارہ کیا تھا اور اسی لمحے اس کی نظریں قریبی میز پر بیٹھے ہوئے سبز چیمبرز پر پڑیں ۔۔۔۔ سبز چیمبرز چونکہ اسی میک اپ میں تھا جو عمران نے خود کیا تھا۔ اس لئے عمران ایک ہی نظر میں اُسے پہچان گیا تھا۔

عمران کے میز کے قریب پہنچتے ہی وہاں بیٹھی ہوئی ایک خوب صورت غیر ملکی لڑکی اٹھ کر کھڑی ہو گئی۔ اس کے دو ساتھی بھی اس کے ساتھ ہی کھڑے ہو گئے۔

عمران سمجھ گیا کہ یہی مادام بریڈی ہو گی جس کے تعلقات ٹوپاز کے چیف باس سے ہیں۔ مادام بریڈی کی آنکھوں میں دلچسپی کے ساتھ ساتھ پسندیدگی کے تاثرات بھی نمایاں تھے ۔۔۔۔ وہ بھی شاید پہلی بار کسی مشرقی شہزادے کی شان و شوکت دیکھ رہی تھی۔ اس کے ساتھیوں کو تو جیسے سکتہ سا ہو رہا تھا۔

"خوش آمدید پرنس" ۔۔۔۔ مادام بریڈی نے بڑے لگاوٹ بھرے لہجے میں مصافحے کے لئے ہاتھ بڑھاتے ہوئے کہا۔

"آپ کا شکریہ ۔۔۔۔ لیکن ہم عورتوں سے مصافحہ نہیں کیا کرتے یہ ہماری ثقافت کے خلاف ہے" ۔۔۔۔ عمران نے بے نیازانہ لہجے میں کہا۔ اور مادام بریڈی نے ندامت بھرے انداز میں بڑھا ہوا ہاتھ واپس کھینچ لیا۔

جوزف نے تیزی سے کرسی سیدھی کی اور عمران بڑے وقار سے کرسی پر بیٹھ گیا۔ جوزف اور جوانا اس کے دائیں بائیں بڑے چوکنے انداز میں کھڑے ہو گئے ۔۔۔۔ ہال میں موجود ہر شخص اپنی تمام مصروفیات

کسی کو کہنے نہ دیا تھا۔ سرسری اندازے کے مطابق اس وقت ہال میں ایک سو افراد موجود تھے ——— یعنی ایک لاکھ ڈالر کا آرڈر ——— اور خود اپنے لئے سادہ پانی کا ایک گلاس۔

"تم نے سنا نہیں ——— مسٹر منیجر" ——— جوزف نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"یس ——— یس سر" ——— منیجر نے ہکلاتے ہوئے کہا اور پھر تیزی سے مڑ گیا اور چند لمحوں بعد بیروں نے اس مہنگے ترین مشروب کے جام پورے ہال میں تقسیم کرنے شروع کر دیئے اور ہال میں موجود ہر شخص حیرت سے آنکھیں پھاڑے یہ فیاضی دیکھ رہا تھا۔

"آپ واقعی حیرت انگیز آدمی ہیں پرنس" ——— مادام برینڈی کا لہجہ بتا رہا تھا کہ وہ بُری طرح پرنس سے متاثر ہو گئی ہے۔

"شکریہ ——— اور ہاں مسٹر ٹونی ——— ہمارے پاس وقت کم ہے۔ مادام برینڈی نے اس سلسلے میں کیا جواب دیا ہے" ——— عمران نے کہا اور پھر ٹونی سے مخاطب ہو کر کہا۔

"آپ نے کتنا سودا کرنا ہے پرنس ——— کچھ پتہ چلے"۔ مادام برینڈی نے اشتیاق آمیز لہجے میں کہا۔

"دیکھئے مادام ——— میں سودے کی بات براہِ راست دوسرے فریق سے کرنا چاہتا ہوں کہ وہ جتنا مال بھی لیبارٹری میں زیادہ سے زیادہ بنا سکتے ہیں بنائیں۔ اور ایک سال تک جو بھی مال بنے وہ مجھے دیں ——— دوسرے لفظوں میں ایک سال کے لئے میں پورا مال خرید لینا چاہتا ہوں۔ اگر وہ چاہیں تو میں ایک سال کے مال کی مکمل رقم ایڈوانس دینے کے لئے تیار ہوں"۔

عمران نے بڑے بے نیازانہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا اور مادام کی آنکھوں میں شدید حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔

"کیا آپ کو اندازہ ہے پرنس ——— کہ آپ کتنا بڑا سودا کر رہے ہیں میرے خیال میں یہ سودا کھربوں ڈالر سے بھی بڑھ جائے گا" ——— مادام نے دانتوں سے ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا۔

"رقم کی بات کر کے میری توہین نہ کریں مادام ——— میں دس سال تک مال ایڈوانس پر خرید سکتا ہوں۔ ہاں اگر آپ اس سلسلے میں اپنا کوئی حصہ رکھنا چاہیں تو مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے" ——— عمران نے بڑے باوقار لہجے میں کہا۔

"ایک بات بتا دوں پرنس ——— پاکیشیا کا ایک شخص علی عمران پہلے ہی ایک بہت بڑا سودا ٹو پازے کر چکا ہے۔ آپ کا نمبر اس کے بعد آئے گا" ——— مادام نے بغور عمران کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہا۔ وہ شاید علی عمران کا نام استعمال کر کے عمران کے تاثرات دیکھنا چاہتی تھی۔ اور عمران اچانک اپنا نام مادام کے منہ سے سن کر کوشش کے باوجود اپنے آپ کو چونکنے سے نہ روک سکا۔

"علی عمران ——— پاکیشیا میں اس نام کا ایک مسخرہ تو ضرور موجود ہے جو کبھی کبھی وہاں کی سیکرٹ سروس کے لئے کام کرتا ہے۔ لیکن وہاں ایسا کوئی آدمی اس نام کا موجود نہیں ہے جو اس دھندے میں ہو۔ اس لئے آپ کو غلط رپورٹ ملی ہے ——— بہرحال یہ باتیں ٹو پازے سے ملنے پر ہو جائیں گی"۔ عمران نے اپنے چونکنے کا جواز پیش کرتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے پرنس ——— آپ بے فکر رہیں ——— میں آپ کی

ملاقات چیف باس سے کرا دیتی ہوں۔ میں نے اس سے بات کر لی تھی بس میں اپنے طور پر مطمئن ہونا چاہتی تھی ـــــ اور میں پوری طرح مطمئن ہوں۔ رہی حصے والی بات ـــــ تو چونکہ میرا یہ فیلڈ نہیں ہے۔ اس لئے مجھے حصے کی ضرورت نہیں سبھے آپ کے کسی کام آ کر خوشی ہوگی "ـــــ مادام بریڈی نے جواب دیا۔

"شکریہ مادام ـــــ آپ کی اعلیٰ ظرفی نے ہمیں دلی مسرت بخشی ہے۔ سودا ہو جانے پر ہم آپ کو ایک یادگار اور قیمتی ہیرا تحفے میں پیش کریں گے "ـــــ عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"شکریہ پرنس ـــــ اب رہی بات ملاقات کی ـــــ تو اگر آپ تیار ہوں تو ابھی چلے چلتے ہیں۔ یا پھر اگر آپ کوئی وقت مقرر کریں تو "
مادام نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"میں کام کو ٹالنے کا عادی نہیں ہوں مادام ـــــ میں ابھی دو سکے فراق سے ملنے کے لئے تیار ہوں "ـــــ عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"او کے ـــــ آیئے ـــــ پھر چلتے ہیں "ـــــ مادام نے اٹھتے ہوئے کہا۔

"سیکرٹری ـــــ بل ادا کر دیا جائے "ـــــ عمران نے بھی اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے جوزف سے کہا۔ اور جوزف نے اثبات میں سر ہلایا اور پھر اپنے کوٹ کی جیبوں سے بڑی مالیت کے ڈالروں کی دو گڈیاں نکال کر بڑے لاپرواہ انداز میں میز پر پھینک دیں ـــــ منیجر جو قریب ہی کھڑا تھا تیزی سے آگے بڑھا اور اس نے گڈیاں اٹھا لیں۔

"یہ ڈیڑھ لاکھ ڈالر ہیں مسٹر منیجر ـــــ ایک لاکھ ڈالر بل ـــــ اور باقی پچاس ہزار ڈالر پرنس کی طرف سے ہوٹل کی انتظامیہ کو بخشیش "
جوزف نے جواب دیا اور پھر وہ عمران کے ساتھ ہی گیٹ کی طرف اڑتا چلا گیا۔ منیجر یوں بت بنا ہوا نوٹوں کی گڈیوں کو دیکھ رہا تھا جیسے ابھی ان گڈیوں میں سے کوئی بھوت نکل آئے گا ـــــ نوٹ بالکل اصلی تھے۔ اس لحاظ سے پچاس ہزار ڈالر بخشیش اُسے یوں معلوم ہو رہا تھا جیسے اس کا ذہن مفلوج ہو کر رہ گیا ہو۔

"آیئے ـــــ میری کار میں آ جایئے "ـــــ عمران نے باہر نکلتے ہی اپنی کار کی طرف بڑھتے ہوئے مادام بریڈی سے کہا۔

"ٹھیک ہے "ـــــ مادام نے کہا اور پھر اس نے اپنے ساتھیوں کو مخصوص اشارہ کیا اور اس کے ساتھی تیزی سے اپنی کار کی طرف بڑھتے چلے گئے۔

"میرے لئے کیا حکم ہے پرنس "ـــــ ٹونی نے اس بار مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"شکریہ دوست تمہارا ـــــ تحفہ تمہیں مل جائے گا "
عمران نے کہا۔ اور پھر کار میں سوار ہو گیا۔ جوزف پہلے ہی مادام بریڈی کو کار میں بٹھا چکا تھا ـــــ اور عمران کے بیٹھتے ہی کار تیزی سے آگے بڑھی۔ اسی لمحے مادام کے ساتھیوں کی کار ان سے آگے آ گئی۔

"ڈرائیور ـــــ میرے ساتھیوں کی کار کے پیچھے چلتے رہو "
مادام نے جوانا سے جو ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھا تھا مخاطب ہو کر کہا اور جوانا نے سر ہلا کر کار آگے بڑھا دی۔

چیف باس بڑی بے چینی کے عالم میں لیبارٹری کے مخصوص کمرے میں ٹہل رہا تھا۔ بنبر ٹو اور فور خاموشی سے کرسیوں پہ بیٹھے ہوئے تھے ——— چیف باس نے اپنا ہیڈ کوارٹر لیبارٹری میں ہی بنایا ہوا تھا اور یہ لیبارٹری جو ایکس وائی تیار کرتی تھی۔ مکمل طور پر سمندر کے نیچے بنائی گئی تھی اور مشرقی ساحل سے بیس میل دور بنائی گئی تھی۔ دراصل یہاں ایک جزیرہ تھا جو سمندر میں ڈوب گیا تھا ——— لیکن جزیرے کی وجہ سے یہاں سمندر کی سطح تھوڑی گہرائی پر تھی۔ اور ٹوپاز نے اس لیبارٹری کی تیاری پہ اربوں ڈالر خرچ کئے تھے۔ اور پانچ سال تک مسلسل کام کرنے کی وجہ سے یہ لیبارٹری تیار ہوئی تھی ——— ٹوپاز کے ماہرین نے جب ایکس وائی ایجاد کی تو یہ فیصلہ کیا گیا کہ اس کی باقاعدہ لیبارٹری قائم کی جائے۔ لیکن لیبارٹری کی مشینری اور تیاری کے لئے اربوں ڈالر سرمایہ چاہیئے تھا ——— اس لئے ٹوپاز نے بڑے بڑے صنعت کاروں کو اس

سودے میں شامل کر لیا۔ اور یہ حکومت سے خفیہ طور پر یہ لیبارٹری قائم کی گئی ——— لیبارٹری کی تیاری کے لئے ہر قسم کے ماہرین کو دنیا بھر سے اغوا کر لیا گیا۔ اور جب لیبارٹری تیار ہو گئی تو اسے خفیہ رکھنے کے لئے ان سب کو ہلاک کر دیا گیا ——— چوں کہ بہت سے صنعت کار اس لیبارٹری کے حصہ دار تھے۔ اس لئے ٹوپاز نے لیبارٹری کی حد تک ایک گورننگ بورڈ بنایا ہوا تھا۔ جس میں سب صنعت کار شامل تھے ——— اور منافع جو اربوں ڈالر سالانہ بنتا تھا۔ گورنرز میں باقاعدہ تقسیم کیا جاتا تھا۔ ٹوپاز اس میں آدھے کی حصہ دار تھی۔ اور اس کے علاوہ باقی سمگلنگ سے بورڈ کا کوئی تعلق نہ تھا ——— وہ براہ راست ٹوپاز کا کام تھا چیف باس ٹوپاز کا سربراہ تھا۔ اور چوں کہ ایکس وائی کی ایجاد بھی اس کے اپنے ذہن کی تخلیق تھی اس لئے اسی نے یہ سارا دھندہ پھیلا رکھا تھا ——— بظاہر وہ بھی حکومت کا ایک بہت بڑا ٹھیکیدار تھا اور لیبارٹری کو خفیہ رکھنے کے لئے اس نے حکومت سے مچھلیاں پکڑنے کا ٹھیکہ لے رکھا تھا ——— اور اس مقصد کے لئے ایک کافی بڑا جہاز جو کہ بظاہر بوتھم اینڈ کمپنی کی ملکیت تھا۔ اس جزیرے کے قریب ہر وقت موجود رہتا تھا۔ اس جہاز کا مقصد بظاہر صرف مچھلیاں پکڑنا تھا ——— لیکن دراصل لیبارٹری میں جانے آنے اور مال کی تقسیم کے لئے اسی جہاز کو کام میں لایا جاتا تھا اور ہر طرف لانچیں اور ٹریلر بکھرے ہوئے تھے جو کہ بوتھم اینڈ کمپنی کی ملکیت تھے ——— یہ سب لانچیں اور ٹریلر بظاہر مچھلی کے کاروبار سے متعلق تھے لیکن ساتھ ساتھ ایکس وائی کی ترسیل بھی انہی کی ذریعے کی جاتی تھی۔ یہ سارا نظام اتنی خوبی سے چل رہا تھا کہ نارکوٹک ایجنسی سر توڑ کوششوں کے باوجود

اس لیبارٹری کا سراغ نہ لگا سکی تھی۔

چیف باس ٹہلتے ٹہلتے رک گیا۔ کیوں کہ کمرے میں تیز سیٹی کی آواز گونج اٹھی تھی۔ یہ آواز میز پر پڑے ہوئے ٹرانسمیٹر سے نکل رہی تھی چیف باس پھرتی سے آگے بڑھا اور اس نے ٹرانسمیٹر کا بٹن آن کر دیا۔

"ہیلو جیمز ——— مادام بریڈی گروپ کالنگ چیف باس اوور" بٹن دبتے ہی مادام بریڈی کے ساتھی جیمز کی آواز کمرے میں گونج اٹھی۔

"یس چیف باس سپیکنگ اوور" ——— چیف باس نے باوقار لہجے میں کہا۔

"چیف باس ——— تمہارے مطلوبہ آدمی کو ہم لے کر مشرقی ساحل پر عقابی چٹان کے پاس پہنچ رہے ہیں اوور" ——— جیمز نے اطلاع دیتے ہوئے کہا۔

"اوہ ——— کیا وہ زندہ ہے اوور" ——— چیف باس نے اشتیاق بھرے لہجے میں کہا۔

"نہ صرف زندہ ہے بلکہ بالکل ٹھیک ٹھاک ہے۔ وہ ایک مشرقی شہزادے کے میک اپ میں ہے۔ اس کے ساتھ دو قوی ہیکل مسلح حبشی ہیں جو بے حد لڑاکے اور خطرناک دکھائی دیتے ہیں ——— وہ اس کے باڈی گارڈ اور سیکرٹری ہیں وہ ہمراہ آ رہے ہیں اوور" ——— جیمز نے جواب دیا۔

"یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ وہ اپنی مرضی سے خود موت کے منہ میں آ جائے۔ اصل صورت حال بتاؤ اوور" ——— چیف باس نے چونکتے ہوئے کہا۔

"صورت حال یہ اس قسم کی ہے کہ وہ مشرقی شہزادے کے روپ میں ہے۔ اور سنٹرل ایشیا کا خشیات کا بہت بڑا سمگلر بنا ہوا ہے۔ مادام نے اُسے ٹریس کر لیا تو اس نے یہ روپ دھارا ہے ——— دراصل اُسے بھی علم ہو گیا تھا کہ مادام کے آپ سے تعلقات ہیں۔ اس لئے اس نے مادام کو استعمال کرنے کا پروگرام بنایا اور سمگلر کا روپ دھار لیا۔ مادام سے اس نے کہا کہ وہ ٹوپاز کے چیف باس سے مل کر انچس وادی کا بہت بڑا سودا کرنا چاہتا ہے ——— کھربوں ڈالر کا سودا ——— اور وہ یہ تمام رقم ایڈوانس دینے کے لئے تیار ہے۔ اگر تمہاری طرف سے یہ ہدایت نہ آتی کہ اُسے زندہ پہنچایا جائے تو مادام کا پروگرام یہ تھا کہ اُسے گولی مار کر ہلاک کر دیا جاتا ——— اور اس کی لاش تم تک پہنچا دی جاتی۔ لیکن چوں کہ تم اُسے زندہ چاہتے تھے اس لئے مادام نے ارادہ بدل دیا۔ اور چوں کہ وہ پرنس خود تم سے سودے کی آڑ میں ملنا چاہتا تھا۔ اس لئے مادام اُسے اپنے ہمراہ لے کر تمہاری مطلوبہ جگہ آ رہی ہے ——— اب تم جانو اور تمہارا کام ——— ہمارا مشن ختم ہو جائے گا اوور" ——— جیمز نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"اس بات کا کیا یقین ہے کہ واقعی وہ شخص ہمارا مطلوبہ آدمی ہے ہو سکتا ہے وہ کوئی سمگلر ہو اور ہم سے سودا کرنا چاہتا ہو" ——— چیف باس نے کچھ دیر سوچنے کے بعد کہا اس کے ذہن میں کھربوں ڈالر ناچ رہے تھے۔

"ہم اسے تمہارے حوالے کر دیں گے ——— تم اس سے پوچھ گچھ کر لینا اگر وہ تمہارا مطلوبہ آدمی نکلا تو ٹھیک ——— ورنہ ہمیں بتا دینا ہم پھر اصل آدمی کو تلاش کریں گے اوور" ——— جیمز نے جواب دیا۔

"دیکھو جیمز ـــــــ ہمارے تمہارے درمیان سودا یہ ٹھہرا تھا کہ تم مطلوبہ آدمی ہمارے حوالے کرو۔ ہم تمہیں ساڑھے سات لاکھ ڈالر ادا کر چکے ہیں۔ بقیہ ساڑھے سات لاکھ ڈالر تمہیں اس وقت مل سکتے ہیں جب وہ آدمی صحیح نکلا اوور"۔ ـــــــ چیف باس نے کہا۔

"مادام کو یقین ہے کہ وہ اصل آدمی ہے۔ اس لئے تو وہ اسے لے کر آ رہی ہے اوور"۔ ـــــــ جیمز نے بُرا سا منہ بناتے ہوئے کہا۔

"تو ٹھیک ہے ـــــــ اگر وہ اصل نکلا تو ساڑھے سات لاکھ ڈالر تمہیں بھجوا دیئے جائیں گے اوور"۔ ـــــــ چیف باس نے کہا۔

"نہیں ـــــــ یہ غلط ہے ـــــــ اگر تم اعتماد نہیں کر سکتے تو ہم بھی اعتماد نہیں کر سکتے۔ تم اصل آدمی کو مار کر دفن کر دو اور ہم سے کہہ دو کہ وہ اصل نہیں تھا بلکہ سمگلر تھا اور تم سے سودا کر کے چلا گیا ـــــــ تو ہم کیا کریں گے۔ ظاہر ہے اصل آدمی تو ختم ہو چکا ہو گا ہم اسے بعد میں کہاں سے ڈھونڈیں گے اوور"۔ ـــــــ جیمز نے ناخوشگوار لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تو پھر اس کی ایک صورت ہے کہ تم یا مادام اس آدمی کے ساتھ ہی ہمارے پاس آ جاؤ۔ تمہارے سامنے ہی سب فیصلہ ہو جائے گا اوور"۔ ـــــــ چیف باس نے تجویز پیش کرتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے ـــــــ میں ساحل پر پہنچ کر مادام کو مطلع کر دوں گا تم لوگ ساحل پر کوئی شرارت نہ کرنا اوور"۔ ـــــــ جیمز نے کہا۔

"کیا مادام تمہارے ساتھ نہیں ہے اوور"۔ ـــــــ چیف باس نے کہا۔

"نہیں ـــــــ وہ ہماری کار کے پیچھے اس آدمی کے ساتھ کار میں بیٹھی ہوئی ہیں اوور"۔ ـــــــ جیمز نے جواب دیا۔

"او۔ کے ـــــــ میں اپنے آدمیوں کو حکم دے دیتا ہوں وہ تم کو ہمراہ لے آئیں گے ـــــــ تم کس وقت پہنچ جاؤ گے اوور"۔ ـــــــ چیف باس نے پوچھا۔

"ہم زیادہ سے زیادہ دس منٹ تک پہنچ جائیں گے اوور"۔ جیمز نے جواب دیا۔

"او۔ کے ـــــــ اوور اینڈ آل"۔ ـــــــ چیف باس نے جواب دیا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ٹرانسمیٹر آف کر کے اس کی نئی فریکوئنسی سیٹ کر کے دوبارہ آن کر دیا۔

"ہیلو ـــــــ چیف باس کالنگ نمبر الیون اوور"۔ ـــــــ چیف باس نے کہا۔

"یس ـــــــ نمبر الیون سپیکنگ اوور"۔ ـــــــ دوسری طرف سے جواب ملا۔

"کیا پوزیشن ہے اوور"۔ ـــــــ چیف باس نے پوچھا۔

"ہمارے آدمی تیار ہیں باس ـــــــ جیسے ہی وہ مطلوبہ آدمی پہنچا اُسے فوراً آپ تک پہنچا دیا جائے گا اور رقم مادام ہیڈی یا اس کے آدمیوں کے حوالے کر دی جائے گی اوور"۔ ـــــــ نمبر الیون نے ہدایات کے مطابق جواب دیا۔

"سنو ـــــــ یہ لوگ دس منٹ کے اندر اندر تم تک پہنچنے والے ہیں۔ نئی ہدایات سن لو۔ مادام بھی اس کے ہمراہ ہے۔ اگر مادام خود یا

اس کا کوئی آدمی یا وہ سب ساتھ آنا چاہیں تو اس آدمی کے ہمراہ انہیں لے آنا۔ اور اس آدمی کے ساتھ دو مسلح حبشی ہیں انہیں بھی ساتھ لے آنا۔ تھم دینے کی ضرورت نہیں ہے ۔۔۔ لیکن اب انہیں لیبارٹری میں لے آنے کی بجائے جہاز میں لے آنا ہے۔ میں وہیں ہوں گا اوور" ۔۔۔ چیف باس نے کہا۔

"ٹھیک ہے باس ۔۔۔ نئے احکامات کی تعمیل ہو گی اوور" نمبر الیون نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اور سنو ۔۔۔ جو آدمی آ رہا ہے۔ اس کے ساتھ تم لوگوں کا رویہ بے حد مودبانہ ہونا چاہیے۔ لیکن اس کے ساتھ ساتھ تم سب بے حد محتاط رہو گے ۔ اور جیسے ہی یہ لوگ جہاز پر پہنچیں تم سب نے اردگرد پھیل جانا ہے اور ہر طرف سے مکمل نگرانی کرنی ہے۔ کوئی مشکوک آدمی اگر دکھائی دے تو صرف اغوا کر لینا یا گولی مار دینا اوور" ۔۔۔ چیف باس نے مزید ہدایات دیتے ہوئے کہا۔

"بہتر باس ۔۔۔ ایسا ہی ہو گا ۔۔۔ آپ بے فکر رہیں اوور" دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اوور اینڈ آل" ۔۔۔ چیف باس نے کہا اور ٹرانسمیٹر بند کر دیا۔

"یہ آپ نے اچھا کیا کہ انہیں جہاز تک ہی محدود رکھا" ۔۔۔ نمبر فور نے باس سے مخاطب ہو کر کہا۔

"میں کسی غیر متعلق آدمی کو لیبارٹری میں کیسے آنے دیتا۔ وہیں جہاز میں ہی فیصلہ ہو جائے گا" ۔۔۔ چیف باس نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"بالکل باس" ۔۔۔ ان دونوں نے بیک آواز جواب دیتے ہوئے کہا۔

"نمبر فور ۔۔۔ تم لیبارٹری میں رہو اور ہر لحاظ سے چوکنا رہنا۔ میں اور نمبر ٹو جہاز میں چلتے ہیں تاکہ وہاں حفاظتی انتظامات کیے جا سکیں" چیف باس نے نمبر فور سے مخاطب ہو کر کہا۔ اور نمبر فور نے اثبات میں سر ہلا دیا ۔۔۔ اور چیف باس اور نمبر ٹو تیز تیز قدم اٹھاتے کمرے سے باہر نکلتے چلے گئے۔

ھنری ــــ جیمز اور کلارک چار بجے سے تھوڑی دیر پہلے ہی ہوٹل امبینو کے ہال میں پہنچ گئے اور پھر انہوں نے دانستہ ایک ایسی میز سنبھالی جو ٹونی اور مادام بریڈی کے میز کے قریب تھی ــــ ٹونی اور مادام بریڈی کو چونکہ وہ اچھی طرح جانتے تھے اس لئے انہیں اس سلسلے میں کوئی پریشانی نہ اٹھانی پڑی ویسے بھی ان دونوں نے کانوں میں ایئر یا ورٹین لگائے ہوئے تھے ــــ یہ بٹن سو گز تک ہونے والی آہستہ ترین گفتگو کو بھی طاقت ور بنا دیتے تھے۔ اس طرح سو گز کے فاصلے کے اندر معمولی سی آواز بھی انہیں یوں سنائی دے رہی تھی۔ جیسے زور زور سے بات کی جا رہی ہو ــــ اور چونکہ ان کی میز ٹونی اور مادام بریڈی کی میز سے سو گز کے اندر رہی تھی اس لئے وہ پوری طرح مطمئن تھے۔ ہوٹل کے باہر میگا ویژن ویگن موجود تھی ــــ اور اوپر فضاؤں میں نگرانی کرنے والا خصوصی ہیلی کاپٹر بھی پرواز کر رہا تھا اس لئے وہ پوری طرح مطمئن تھے۔

پھر ٹھیک ۵ بجے انہوں نے ہوٹل کے منیجر کو کمرے سے نکل کر بڑی بے چینی کے عالم میں باہر جاتے دیکھا اور چند لمحوں بعد وہ دونوں چونک پڑے۔ گیٹ پر ایک خوب صورت اور وجیہہ نوجوان مشرقی لباس میں موجود تھا ــــ اس کی پگڑی پر ایک قیمتی ہیرا چمک رہا تھا۔ اور گلے میں سچے موتیوں کا ست لڑا ہار تھا۔ اس کے پیچھے دائیں بائیں دو دیو ہیکل حبشی چل رہے تھے۔ جنہوں نے باڈی گارڈ کی یونیفارم پہنی ہوئی تھی۔ اور پہلوؤں پر ہولسٹر لٹکے ہوئے تھے ــــ ان کے چہروں سے ہی نظر آ رہا تھا کہ وہ انتہائی خطرناک قسم کے لڑاکے ہیں۔

"بہت خوب صورت شہزادہ ہے" ــــ کلارک نے متاثر ہوتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"ہاں ــــ واقعی ــــ جیسے میں سنتا آیا ہوں مشرقی شہزادوں کی باتیں ویسا ہی ہے۔ ویسے اس کے چہرے پر موجود معصومیت دیکھو کون تصور کر سکتا ہے کہ ایسا معصوم آدمی سمگلر بھی ہو سکتا ہے"۔ ہنری جیمز نے جواب دیا۔

"اگر باس ہمارا کام بن جائے تو ایجنسی کا بہت بڑا کارنامہ ہوگا۔ اس لئے شہزادہ کی گرفتاری بھی ایک عظیم کارنامہ ہوگا" ــــ کلارک نے کہا۔ اور ہنری جیمز نے سر ہلا دیا۔ اور پھر وہ خاموش سے بیٹھے شہزادے اور مادام بریڈی کے درمیان ہونے والی باتیں سنتے رہے ــــ شہزادے نے واقعی فیاضی کی اعلیٰ مثال قائم کی تھی بھلا ڈیڑھ لاکھ ڈالر یوں پھینک دینا اور خود صرف سادہ پانی کا گلاس پینا۔ ان کے اس خود غرض و ذہین خواب کی باتیں ہی دکھائی دے رہی تھیں۔

"پھر جب پرنس اور مادام کی باتوں کے درمیان پیچھے لیبارٹری - اور پھر ٹوپاز کے الفاظ سنائی دیے تو ہنری جیمز کا دل خوشی سے بلیوں اچھلنے لگا اور اسی لمحے جب پاکیشیا کے علی عمران کا نام درمیان میں آیا تو وہ بری طرح چونک پڑا ــــــ اور جب مادام نے بتایا کہ علی عمران ٹوپاز سے سودا کر چکا ہے تو اس کا دل ایک لمحے کے لئے ڈوب سا گیا وہ تصور بھی نہ کر سکتا تھا کہ اس کا دوست جو اپنے آپ کو سیکرٹ سروس کا نمائندہ بتا رہا تھا دراصل سمگلر ہے ــــــ بہر حال اب اُسے کرنل ہالینڈ کے فیصلے پر خوشی ہو رہی تھی کہ اس نے عمران کو کورا جواب دے دیا تھا ۔ ورنہ ظاہر ہے عمران ان کو ڈبل کراس کر رہا تھا۔

پھر جب اُسی وقت ٹوپاز کے چیف باس سے ملاقات کی بات ہوئی اور وہ لوگ اٹھ کھڑے ہوئے تو ہنری جیمز تیزی سے اٹھا - اس نے کلارک کو بھی اٹھنے کا اشارہ کیا ــــــ بل وہ پہلے ہی ادا کر چکے تھے ۔ اور ویسے بھی لوگ ہال میں آ جا رہے تھے ۔ اس لئے وہ ان کے دروازے کی طرف بڑھنے سے پہلے ہی تیز تیز قدم اٹھاتے ہال سے باہر نکل آئے ــــــ اور چند لمحوں بعد ان کی ویگن ہوٹل کمپاؤنڈ سے باہر آ گئی - کلارک ویگن چلا رہا تھا - ہنری جیمز نے اس میں موجود میگا ویژن چیکنگ نظام آن کر دیا - اب ڈیش بورڈ پر لگی ہوئی ایک چھوٹی سی سکرین روشن ہو گئی تھی ــــــ اس سکرین پر ویگن سے پانچ فرلانگ تک منظر دکھائی دیتا تھا - ویگن پر لگا ہوا بظاہر ریڈیو ایریل دراصل بہت طاقت ور انٹینا تھا - جس سے میگا شعاعیں پانچ فرلانگ تک پھیل جاتی تھیں اور پھر ان شعاعوں کے درمیان ہر چیز کا منظر سکرین پر روشن ہو جاتا تھا ــــــ اس طرح وہ پانچ فرلانگ دور رہ کر بھی

تمام منظر ویگن کی سکرین پر آسانی سے دیکھ سکتے تھے - پھر انہوں نے سکرین پر پرنس، مادام، بیٹی اور پرنس کے دو ساتھی حبشیوں کو سیاہ رنگ کی کار میں بیٹھتے دیکھا جب کہ مادام کے دو ساتھی ایک سرخ رنگ کی کار میں بیٹھ چکے تھے - ٹونی وہیں رہ گیا تھا۔

"بس ہمیں ان دو کاروں کا خیال رکھنا ہے" ــــــ ہنری جیمز نے کہا اور کلارک نے سر ہلا دیا اور جب دونوں کاریں آگے پیچھے چلتی ہوئیں سڑک پر آ کر دائیں طرف مڑ گئیں تو کلارک نے بھی ویگن ذرا فاصلے پر لگا دی۔

ہنری جیمز نے ڈیش بورڈ پر لگا ہوا ایک بٹن دبا دیا۔

"یس ــــــ جیمس سپیکنگ اوور" ــــــ بٹن دبتے ہی آواز سنائی دی - یہ جیمس وہ پائلٹ تھا جو ہیلی کاپٹر اڑا رہا تھا۔

"ٹھیک ہاں چیکنگ ــــــ کیا تم ویگن چیک کر رہے ہو اوور" ہنری جیمز نے کہا۔

"یس باس ــــــ آپ ابھی ابھی ہوٹل ہمینو سے چلے ہیں اوور" جیمس نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے ــــــ ہم سے آگے چار کاروں کے بعد ایک سیاہ رنگ کی ہے ماؤنٹ کار ہے - جدید ماڈل کی - اور اس سے آگے سرخ رنگ کی مزدا جا رہی ہے ــــــ کیا تم نے انہیں چیک کر لیا ہے اوور" ہنری جیمز نے کہا۔

"یس سر ــــــ میں نے انہیں چیک کر لیا ہے اوور" جیمس نے چند لمحوں کی خاموشی کے بعد جواب دیتے ہوئے کہا۔

"یہ دونوں ہماری مطلوبہ کاریں ہیں - تم نے انہیں نگاہ میں رکھنا ہے

اوور" ـــــ ہنری جیمز نے کہا۔

"ٹھیک ہے باس ـــــ آپ بے فکر رہیں۔ اب یہ میری نگاہوں سے دور نہیں ہو سکتیں اوور" ـــــ جیمسن نے جواب دیا اور ہنری جیمز نے اوور اینڈ آل کہہ کر بٹن آف کر دیا۔ اب وہ مزید مطمئن ہو گیا تھا۔

"باس ـــــ ان کا رخ مشرقی ساحل کی طرف ہے" ـــــ کلارک نے ایک موڑ مڑتے ہی کہا۔

"ہو سکتا ہے ـــــ بہرحال جلد ہی پتہ لگ جائے گا"

ہنری جیمز نے مطمئن لہجے میں کہا۔ اور پھر تھوڑی سی دیر بعد وہ واقعی مشرقی ساحل پر پہنچ گئے۔

"اب اس سے آگے جانا ہمارے لئے خطرناک ثابت ہو سکتا ہے۔ یہاں ساحل بالکل ویران ہے۔ اس لئے ہم چیک کر لئے جائیں گے" ـــــ کلارک نے ویگن کی رفتار آہستہ کرتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے ـــــ ویگن ایک طرف لگا دو۔ ہم یہیں سے بھی انہیں چیک کر سکتے ہیں۔ پھر جیمسن بھی انہیں چیک کر رہا ہے" ـــــ ہنری جیمز نے کہا۔

اور کلارک نے ویگن ایک طرف کھڑی ہوئی کاروں کے درمیان روک دی۔ ویگن پر دونوں کاریں تیز رفتاری سے سنسان ساحل کی طرف بڑھتی صاف دکھائی دے رہی تھیں کہ اچانک ہنری جیمز کی نظریں دو اور کاروں پر پڑیں ـــــ جو ان دونوں کاروں سے کافی فاصلے پر ایک دوسرے کے پیچھے جا رہی تھیں۔ اور پھر ان کے پیچھے دو اور کاریں بھی نظر آ گئیں۔

"یہ تو پورا کارواں جا رہا ہے" ـــــ ہنری جیمز نے بڑبڑاتے

ہوئے کہا۔

"دراصل یہ سمگلر ہیں اس لئے کوئی کسی دوسرے پر اعتماد نہیں کرتا۔ میرا خیال ہے مادام ہری کے آدمی اور اس پرنس کے آدمی ایک دوسرے کے تعاقب میں ہیں" ـــــ کلارک نے کہا۔

"لگتا تو ایسے ہی ہے" ـــــ ہنری جیمز نے کہا۔ اس کی نظریں سکرین پر جمی ہوئی تھیں۔ اور پھر تھوڑی سی دیر بعد وہ چونک پڑا۔ کیونکہ دونوں مطلوبہ کاریں سکرین پر آؤٹ ہو گئی تھیں۔

"اوہ ـــــ یہ تو آؤٹ ہو گئی ہیں ـــــ ہمیں آگے جانا چاہیئے" ـــــ ہنری جیمز نے کہا۔

"آپ جیمسن سے بات کریں۔ اگر ہمیں چیک کر لیا گیا تو سارا مشن خراب ہو جائے گا" ـــــ کلارک نے کہا اور ہنری جیمز نے تیزی سے ڈیش بورڈ پر لگا ہوا بٹن دباتے ہوئے جیمسن کو کال کرنا شروع کر دیا۔

"یس جیمسن سپیکنگ اوور" ـــــ چند لمحوں بعد ہی دوسری طرف سے جیمسن کی آواز سنائی دی۔

"کیا تم مطلوبہ کاروں کو چیک کر رہے ہو اوور" ـــــ ہنری جیمز نے تیز لہجے میں پوچھا

"جی ہاں ـــــ وہ میری رینج میں ہیں اوور" ـــــ جیمسن نے جواب دیا۔

"تو پھر ہمیں بتلاتے رہو ـــــ وہ ہماری رینج سے باہر ہو گئی ہیں اوور" ہنری جیمز نے کہا۔

"دونوں کاریں جنوبی چٹان کی طرف بڑھی چلی جا رہی ہیں۔ ان کی رفتار

خاصی تیز محسوس ہو رہی ہے۔ اور اب وہ رک رہی ہیں ۔۔۔۔ چٹان کے پیچھے سے دس مسلح افراد نکل کر کاروں کے گرد پھیل گئے ہیں۔ اب کاروں میں سے لوگ نکل رہے ہیں۔ ایک عورت ہے ۔۔۔۔ ایک کوئی ایشیائی آدمی ہے۔ اس نے سر پر تاج سا پہنا ہوا ہے۔ دو قوی ہیکل حبشی ہیں اور دو دیگر آدمی ہیں۔ وہ سب گھیرنے والوں سے بات چیت کر رہے ہیں" جیمسن نے باقاعدہ کمنٹری کرنی شروع کر دی۔

"باس ۔۔۔۔ اب یہ سب لوگ ایک بہت بڑی لانچ پر سوار ہو رہے ہیں اوور" ۔۔۔۔ جیمسن نے بتایا۔

"اوہ ۔۔۔۔ لانچ کس کمپنی کی ہے اوور" ۔۔۔۔ ہنری جیمز نے بری طرح چونکتے ہوئے کہا۔

"بوتھم اینڈ کمپنی کی ۔۔۔۔ اوور" ۔۔۔۔ جیمسن نے جواب دیا۔

"لانچ کس طرف جا رہی ہے اوور" ۔۔۔۔ ہنری جیمز نے پوچھا۔

"باس ۔۔۔۔ میرا خیال ہے اس لانچ کا رخ مچھلیاں پکڑنے والے بڑے جہاز کی طرف ہے۔ جو سمندر کے اندر موجود ہے ۔۔۔۔ جی ہاں باس لانچ اسی جہاز کی طرف جا رہی ہے۔ باس ۔۔۔۔ لانچ اب جہاز کے قریب پہنچ گئی ہے ۔۔۔۔ لانچ میں موجود سب افراد جہاز میں سوار ہو رہے ہیں اوور" ۔۔۔۔ جیمسن نے کہا۔

"ٹھیک ہے ۔۔۔۔ انہیں چیک کرتے رہو۔ میں ابھی دوبارہ بات کرتا ہوں۔ اوور اینڈ آل" ۔۔۔۔ ہنری جیمز نے کہا اور پھر اس نے بٹن آف کر کے ایک ناب کو تیزی سے گھمانا شروع کر دیا۔ ناب کو چند لمحے دائیں بائیں گھمانے کے بعد اس نے نئی فریکونسی سیٹ کی اور ٹرانسمیٹر

کا بٹن آن کر دیا۔

"ہیلو ۔۔۔۔ بلیک باس کالنگ کرنل اوور" ۔۔۔۔ ہنری جیمز نے تیز لہجے میں بار بار یہی فقرہ دوہرانا شروع کر دیا۔

"یس کرنل سپیکنگ اوور" ۔۔۔۔ چند لمحوں بعد ہی دوسری طرف سے کرنل کی آواز سنائی دی۔

"باس ۔۔۔۔ ہوٹل میں ایشیائی سمگلر پرنس اور مادام بریڈی کی ملاقات ہوئی۔ جس میں ٹوپاز اور لیبارٹری کا بھی ذکر آیا اور کھربوں ڈالر کے سودے کی بھی بات چیت ہوئی ۔۔۔۔ پھر مادام بریڈی نے پرنس کو ٹوپاز کے چیف سے ملانے کی حامی بھر لی۔ اور وہ دونوں اسی وقت چل پڑے۔ مادام بریڈی اور اس کے دو ساتھی اور پرنس اور اس کے دو حبشی ساتھی۔ ہم نے انہیں چیک کیا ۔۔۔۔ مشرقی ساحل تک میگا ویشرن ویگن کے ذریعے اور بعد ازاں ہیلی کاپٹر کے ذریعے یہ لوگ مشرقی ساحل پر موجود عقابی چٹان کے قریب پہنچ کر رک گئے۔ وہاں پہلے سے دس مسلح افراد چھپے ہوئے تھے ۔۔۔۔ ان کے درمیان بات چیت ہوتی رہی پھر وہ بوتھم اینڈ کمپنی کی بڑی لانچ میں بیٹھ کر سمندر میں چلے گئے اور لانچ سمندر میں مستقل طور پر موجود بوتھم اینڈ کمپنی کے بڑے جہاز کے پاس جا کر رکی ۔۔۔۔ اور وہ سب لوگ جہاز میں داخل ہو گئے ہیں اور اس وقت جہاز میں ہیں اوور" ہنری جیمز نے تفصیلی رپورٹ دیتے ہوئے کہا۔

"اوہ ۔۔۔۔ اس کا مطلب ہے بوتھم اینڈ کمپنی کی آڑ میں ٹوپاز کام کر رہی ہے۔ اور جہاز میں یقیناً ان کا چیف باس بھی ہو گا۔ اسی لئے وہ لوگ اس سے ملنے جہاز میں گئے ہیں۔ مجھے پہلے سے اس کمپنی پر شک تھا۔ لیکن کوئی ثبوت

نہ مل رہا تھا۔ لیکن اب اس موقع کو ضائع نہیں ہونا چاہئے ——— تمہارے ساتھ کتنے آدمی ہیں اوور "——— کرنل ہالینڈ نے بڑے پُرجوش لہجے میں پوچھا۔

"صرف میں اور کلارک ہیں۔ جیمسن اوپر فضا میں ہیلی کاپٹر چلا رہا ہے اوور" ہنری جیمز نے جواب دیا۔

"اچھا ——— تم وہیں رکو میں جیمسن کو بلا لیتا ہوں وہ ہیلی کاپٹر پر مجھے لے جائے گا۔ اور ہم کوسٹ گارڈ کی مدد سے ابھی جہاز کو گھیر لیتے ہیں۔ میں تمام بندوبست کر کے آتا ہوں اوور "——— کرنل ہالینڈ نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے باس ——— ہم انتظار کر رہے ہیں اوور" ——— ہنری جیمز نے مطمئن لہجے میں جواب دیا۔ اُسے خوشی تھی کہ آخری آپریشن کے لئے کرنل خود آ رہا ہے۔ ظاہر ہے اب تمام ذمہ داری کرنل پر براہِ راست پڑ جائے گی ——— کیونکہ وہ اچھی طرح جانتا تھا کہ بوتھم اینڈ کمپنی کے مالکان کے حکومت سے گہرے تعلقات ہیں۔ اس لئے اگر کوئی غلط نتیجہ بھی نکلا تو کرنل خود سنبھالتا پھرے گا۔

"اوور اینڈ آل" ——— دوسری طرف سے کہا گیا اور ہنری جیمز نے بٹن آف کرتے ہوئے ایک طویل سانس لی۔ اب ظاہر ہے اس کے پاس کرنل کا انتظار کرنے کے اور کوئی کام نہ تھا۔

صفدر، کیپٹن شکیل اور جولیا ——— تینوں ہوٹل کے ہال میں ایک ہی میز پر بیٹھے ہوئے تھے۔ صفدر اور کیپٹن شکیل میک اپ میں تھے۔ وہ یہاں کے مقامی لوگوں کے میک اپ میں تھے ——— جب کہ جولیا اپنے اصل حلیے میں تھی کیونکہ وہ ویسے ہی یہاں کی مقامی عورت لگتی تھی۔

"ارے ——— بہت خوب صورت لگ رہا ہے اپنا یار"

اچانک باتیں کرتے کرتے صفدر نے چونک کر ہوٹل کے مین گیٹ کی طرف دیکھتے ہوئے کہا اور کیپٹن شکیل اور جولیا بھی ادھر ہی دیکھنے لگے۔ گیٹ پر عمران شہزادے کے روپ میں نظر آ رہا تھا ——— اور اس کے پیچھے دائیں بائیں جوزف اور جوانا اکڑے کھڑے تھے۔ جولیا کو تو جیسے سکتہ ہو گیا تھا۔ عمران اس لباس میں اتنا جچ رہا تھا کہ جولیا کے دل میں سرسراہٹ سی ہونے لگی۔

"واقعی بہت خوب صورت شہزادہ بنا ہے" ——— کیپٹن شکیل

نے کہا اور جولیا نے ایک طویل ٹھنڈا سانس لیا۔ اب ظاہر ہے وہ سوائے حسرت بھرا سانس لینے کے اور کچھ کہہ بھی نہ سکتی تھی ——— اس کے ٹھنڈا سانس لیتے ہی صفدر اور کیپٹن شکیل نے چونک کر اس کی طرف دیکھا اور پھر وہ دونوں بے اختیار ایک دوسرے کو معنی خیز نظروں سے دیکھ کر ہنس پڑے ——— اور جولیا نے خفیف ہو کر سر جھکا لیا۔

"یہ پتھر ہے جولیا ——— سنگلاخ پتھر ——— اور پتھروں سے امیدیں وابستہ کرنا حماقت ہی ہوتی ہے" ——— صفدر نے کہا۔

"ارے ——— کیا کہہ رہے ہو ——— کیسی امیدیں ——— خواہ مخواہ مجھے بنا رہے ہو۔ میری جوتی کو بھی پرواہ نہیں" ——— جولیا نے خفت بھرے انداز میں کہا۔

"شکر ہے یہاں تنویر موجود نہ تھا ——— ورنہ جولیا کے اس طرح سانس لینے پر وہ اس شہزادے کو گولی مار دینے سے بھی دریغ نہ کرتا" ——— کیپٹن شکیل نے مسکراتے ہوئے کہا اور جولیا اُسے غصے سے آنکھیں دکھانے لگی۔

ان کی میز چونکہ اس میز کے کافی قریب تھی جس پر اب عمران آ کر بیٹھا تھا۔ اور وہاں ایک نوجوان عورت اور تین مرد پہلے سے ہی بیٹھے تھے۔ ایک مرد کا نام ٹونی معلوم ہوا تھا ——— کیونکہ اس نے دوستی میں عمران کو دور سے آواز دے دی تھی اور عمران چونکہ اس وقت پورے شاہی وقار میں تھا اس لئے وہ ناراض ہو گیا ——— پھر انہوں نے عمران کی فیاضی بھی دیکھی اور ان کے سامنے ہی جوزف نے ڈیڑھ لاکھ ڈالر کی گڈیاں نکال کر میز پر لاپرواہی سے پھینک دی۔ اور صفدر ان گڈیوں کو دیکھ کر بے اختیار مسکرا دیا ——— کیونکہ ان گڈیوں کا تماشہ اُسے معلوم تھا۔ وہ عمران

کی عادت جانتا تھا کہ اس طرح کی فیاضی وہ اس وقت کرتا ہے جب وہ اپنے مخصوص انداز میں گڈیاں تیار کر لیتا ہے ——— اُسے معلوم تھا کہ ان گڈیوں کے اوپر اور نیچے کے ——— زیادہ سے زیادہ تین نوٹ اصلی ہوں گے اور باقی جعلی کرنسی بھری ہوئی ہو گی ——— بعد میں بے چارہ منیجر بیٹھ کر اپنی قسمت کو روئے گا۔

بہرحال وہ مادام بریڈی اور عمران کے درمیان ہونے والی گفتگو سنتے رہے۔ اور جب فوری طور پر اکٹھے جانے کا پروگرام بن گیا تو اس نے کیپٹن شکیل اور جولیا کو مخصوص اشارہ کیا اور تینوں تیزی سے اٹھے اور گیٹ کی طرف بڑھتے چلے گئے ——— صفدر نے ایک نوٹ ایش ٹرے کے نیچے پہلے ہی دبا دیا تھا۔

"جولیا ——— تم اپنی کار میں جاؤ اور ہم سے دور رہ کر ہمیں کور کرنا شاید ہماری نگرانی ہو ——— اگر ایسا ہو تو زیرو ٹو ٹرانسمیٹر پر ہمیں آگاہ کر دینا" ——— صفدر نے برآمدے میں پہنچتے ہی تیز لہجے میں کہا اور پھر جولیا ان سے بچھڑ کر علیحدہ۔ اپنی کار کی طرف بڑھتی چلی گئی۔

صفدر نے سٹیئرنگ سنبھالا اور کیپٹن شکیل کے ساتھ والی سیٹ پر بیٹھتے ہی اس نے کار آگے بڑھائی اور پھر اُسے ہوٹل کمپاؤنڈ سے باہر نکال کر سڑک پر لے آیا ——— اس نے سڑک پر ایک طرف کار روک دی۔ چونکہ ہوٹل کمپاؤنڈ کی بیرونی دیوار بالکل چھوٹی سی تھی اس لئے یہاں سے بھی مین گیٹ صاف نظر آ رہا تھا۔ اور پھر تھوڑی دیر بعد انہوں نے مادام بریڈی اور عمران کو ہوٹل سے باہر آتے دیکھا ——— عمران، مادام بریڈی جوزف اور جوانا سیاہ رنگ کی بڑی سی کار میں بیٹھ گئے جب کہ مادام

بریڈی کے دو ساتھی دوسری کار میں ——— تھی وہیں رہ گیا۔ مادام بریڈی کے ساتھیوں کی کار آگے آ گئی اور عمران کی کار ان کے پیچھے تھی۔ اور پھر وہ ہوٹل کمپاؤنڈ سے باہر نکل کر دائیں طرف بڑھتے چلے گئے۔ مناسب فاصلہ دے کر صفدر نے بھی اپنی کار پیچھے لگا دی ——— وہ عقب نما آئینے میں اپنے تعاقب کو چیک کر رہا تھا۔ لیکن سڑک پر تو کاروں کا ایک سمندر سا بہہ رہا تھا۔ اس لئے وہ پوری طرح مطمئن نہ ہو سکا کہ آیا اس کا تعاقب ہو رہا ہے یا نہیں۔

مختلف سڑکوں سے گزرنے کے بعد جب عمران کی کار ایک ایسی سڑک پر جا ہو گئی جہاں ٹریفک بے حد کم تھی۔ تو صفدر نے اندازہ لگایا کہ ایک کار ان کے پیچھے آ رہی ہے ——— اسی لمحے ٹرانسمیٹر کی سیٹی بج اٹھی۔ اور صفدر نے بٹن دبا دیا۔

"جولیا سپیکنگ ——— تمہارا تعاقب ہو رہا ہے صفدر ——— پیلے رنگ کی کار اور اس کے پیچھے سیاہ رنگ کی کار ہے اوور" دوسری طرف سے جولیا نے کہا۔

"ٹھیک ہے ——— میں سمجھ گیا ——— تم بھی اپنے تعاقب کا خیال رکھنا اوور" ——— صفدر نے کہا۔

"میں نے چیک کر لیا ہے۔ میرا تعاقب نہیں ہو رہا اوور" ——— جولیا نے جواب دیا۔

"او کے ——— اوور اینڈ آل" ——— صفدر نے کہا اور بٹن آف کر دیا۔

تھوڑی دیر بعد عمران کی کار ساحل پر پہنچ کر ایک ویران حصے کی

طرف بڑھتی چلی گئی۔ صفدر نے کار اس کے پیچھے لگا دی۔ لیکن یہاں آگے جا کر ساحل اتنا ویران ہو گیا تھا کہ اب ان کا چھپنا محال تھا ——— صفدر نے فوری طور پر ایک اور ترکیب سوچی اور اپنی کار ایک طرف کر کے روک دی۔

"باہر آ جاؤ ——— اور ٹہلتے ہوئے ساحل کی طرف چلو ——— یوں جیسے ہم سیر کرنے آئے ہوں" ——— صفدر نے کیپٹن شکیل سے مخاطب ہو کر کہا اور پھر دروازہ کھول کر باہر نکل آیا۔ کیپٹن شکیل نے بھی اس کی پیروی کی اور پھر وہ دونوں یوں ایک دوسرے کے ہاتھوں میں ہاتھ ڈالے ہنستے اور اچھلتے ہوئے ساحل کی طرف بڑھتے چلے گئے جیسے وہ یہاں آئے ہی صرف تفریح کے لئے ہوں ——— ابھی وہ تھوڑی ہی دور آگے بڑھے ہوں گے کہ اچانک ایک کار ان کی کار کے قریب آ کر رکی۔ لیکن وہ دونوں پیچھے دیکھے بغیر اسی انداز میں آگے بڑھتے چلے گئے۔ اور پھر چند لمحوں بعد کار ایک جھٹکے سے آگے بڑھتی چلی گئی ——— تھوڑی دیر بعد ایک اور کار بھی وہاں سے گزر گئی۔ جب انہوں نے کنکھیوں سے اسے کافی دور جاتے دیکھ لیا تو وہ تیزی سے واپس مڑے۔ اسی لمحے جولیا کی کار ان کی کار کے قریب آ کر رک گئی۔ جولیا حیرت سے انہیں آتے ہوئے دیکھ رہی تھی ——— اور پھر صفدر کے کہنے پر کیپٹن شکیل اور وہ دونوں جولیا کی کار میں ہی سوار ہو گئے۔

"کیا ہوا" ——— جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

"کچھ نہیں ——— تم آگے بڑھتی چلو ——— اگر ہم اور آگے جاتے تو یقیناً ہم پر حملہ کر دیا جاتا" ——— صفدر نے کہا اور جولیا نے سر ہلاتے ہوئے کار آگے بڑھا دی۔ تھوڑی ہی دور جانے کے بعد اچانک صفدر نے

جولیا کو کار روکنے کے لئے کہا اور پھر خود تیزی سے نیچے اتر گیا۔ اس نے کوٹ
کی جیب سے ایک چھوٹی سی دور بین نکالی جو جسامت کے لحاظ سے تو چھوٹی
تھی لیکن اس میں انتہائی طاقت ور لینز نصب تھے ـــــ صفدر نے
کار ریت کے ایک ٹیلے کے قریب رکوائی تھی اور پھر وہ کار سے اتر کر تیزی
سے اس ٹیلے پر چڑھتا چلا گیا۔ اس نے وہاں لیٹ کر دور بین آنکھوں سے
لگائی اور پھر اسے دور ساحل پر ایک بہت بڑی چٹان نظر آئی ـــــ یہ
چٹان اڑتے ہوئے عقاب کی طرح تھی۔ عمران اور مادام بریڈی کی کاریں اس
چٹان کے قریب پہنچ چکی تھی۔ تعاقب میں آنے والی کاریں کافی پیچھے رکی
ہوئی تھیں ـــــ اور پھر چٹان کے عقب سے دس مسلح افراد نکل کر عمران
کی کار کے گرد پھیلتے چلے گئے۔ مادام بریڈی اور اس کے ساتھی ان لوگوں
سے بات چیت کرتے رہے ـــــ اور چند لمحوں بعد ایک بڑی سی
لانچ چٹان کے عقب سے نکلی اور وہ سب اس لانچ میں سوار ہو گئے۔
صفدر نے لانچ پر کمپنی کا نام پڑھ لیا۔ یہ لانچ بوتھم اینڈ کمپنی کی تھی ـــــ پھر
لانچ تیزی سے سمندر کے اندر تیرتی چلی گئی۔ صفدر اس وقت تک اسے
دیکھتا رہا جب تک وہ نظر آتی رہی جب وہ نظروں سے اوجھل ہو گئی تو صفدر
نے ایک طویل سانس لی ـــــ اور دور بین جیب میں ڈال کر وہ تیزی
سے نیچے اتر آیا۔

"واپس گھاٹ پر چلو ـــــ جلدی ـــــ ہمیں وہاں سے کوئی
لانچ حاصل کرنی ہے" ـــــ صفدر نے جولیا سے مخاطب ہو کر کہا اور
جولیا نے تیزی سے کار واپس موڑ لی۔ اور پھر صفدر نے مختصر الفاظ میں
جو کچھ دیکھا کیپٹن شکیل اور جولیا کو بھی بتا دیا۔ اپنی کار کے قریب پہنچ کر
صفدر نے کیپٹن شکیل کو اپنی کار بھی لے آنے کے لئے کہا اور پھر تھوڑی دیر
بعد دونوں کاریں تیزی سے دوڑتی ہوئیں گھاٹ کی طرف بڑھتی چلی گئیں۔
گھاٹ سے ذرا دور کاریں روک کر وہ نیچے اتر آئے۔ گھاٹ پر بے شمار
لانچیں موجود تھیں۔ کرایہ پر بھی چلتی تھیں اور لوگوں کی ذاتی بھی تھیں۔ صفدر
نے ایک ایسی لانچ کا پتہ کیا جس میں غوطہ خوری کا بھی سامان موجود ہو اور
جلد ہی وہ لانچ کرایہ پر حاصل کرنے میں کامیاب ہو گیا ـــــ لانچ ایک
بوڑھے آدمی کی تھی۔ اور خاصی جدید قسم کی تھی۔ اس میں غوطہ خوری کا جدید
سامان بھی تھا ـــــ صفدر نے کرایہ کے ساتھ ساتھ ضمانت کے طور پر
خاصی بڑی رقم بھی بوڑھے کو دے دی۔ اور اسے بتایا کہ وہ صرف غوطہ خوری
کی مشق کھلے سمندر میں کرنا چاہتے ہیں ـــــ بوڑھے نے جولیا کو ہمراہ دیکھ
کر لانچ کرایہ پر دے دی۔ کیونکہ اس کے ذہن کے مطابق نوجوان عورت
کو ساتھ رکھنے والے کسی غیر قانونی کام میں ملوث نہیں ہو سکتے ـــــ پھر
صفدر اور کیپٹن شکیل کا انداز بھی خاصا شریفانہ تھا۔ اور بوڑھا یہ بھی جانتا
تھا کہ وہ لانچ لے کر بھاگ نہیں سکتے کیونکہ لانچ میں پٹرول اتنا
تھا کہ وہ چالیس میل کے دائرے میں ہی گھوم سکتے تھے۔

بہرحال لانچ حاصل کرنے کے بعد صفدر نے لانچ آگے بڑھا دی۔
اس نے اندازے کے مطابق لانچ کا رخ ادھر کر دیا جدھر بوتھم اینڈ کمپنی
کی لانچ گئی تھی ـــــ لانچ پر نمبر بھی درج تھے جو اس کے ذہن میں موجود
تھے۔ سمندر میں کافی اندر آنے کے بعد انہوں نے ادھر ادھر گھومتی ہوئی بوتھم
اینڈ کمپنی کی کئی لانچیں اور ٹرالر دیکھے اور پھر انہیں دور سے ایک بڑا
بحری جہاز نظر آنے لگ گیا ـــــ صفدر نے دور بین آنکھوں سے

لگائی اور پھر اس کا چہرہ چمک اٹھا۔ اس نے اپنی نمبروں والی لانچ کو اس جہاز سے واپس آتے چیک کر لیا ـــــ اس بار لانچ خالی تھی۔ چنانچہ صفدر سمجھ گیا کہ عمران کو اسی جہاز میں لے جایا گیا ہے۔ اس جہاز کے گرد بہت سی لانچیں گھومتی ہوئی نظر آ رہی تھیں۔ اس لئے اس کے قریب جانا خطرے سے خالی نہ تھا ـــــ اور پھر عمران نے بھی انہیں صرف نگرانی کا ہی حکم دیا تھا۔ اس لئے صفدر نے مناسب سمجھا کہ وہ وہیں رک جاتے ہیں۔ البتہ غوطہ خوری کا لباس پہن لیا جائے ـــــ تاکہ اگر عمران کی طرف سے ایس کاشن ملے تو پھر فوری طور پر وہ سمندر کی سطح کے نیچے سے ہوتے ہوئے جہاز تک پہنچ سکیں۔ چنانچہ اس نے کیپٹن شکیل اور جولیا کو تمام صورت حال بتائی اور وہ بھی اس کی رائے سے متفق ہو گئے ـــــ چنانچہ انہوں نے لانچ کا انجن بند کر دیا تاکہ پٹرول خرچ نہ ہو اور پھر تینوں تیزی سے غوطہ خوری کا لباس پہننے میں مصروف ہو گئے۔

ختم شد